
پیر طریقت رہبر شریعت شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت علامہ
ابوالرضا اللہ بخش نیّر رحمۃ اللہ علیہ
نقشبندی
چشتی
قادری
علماء اور مشائخ کے جھرمٹ میں

شفز 1

پیر طریقت رہبر شریعت۔مناظر اسلام۔محقق اعظم مفسر قرآن، نیّر ملّت اسیر دیار حبیب ﷺ

ابوالرضا حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیّر چشتی حسنی نقشبندی مجددی

باروی قادری رضوی سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

بانی انجمن سپاہِ مصطفےٰ ﷺ رجسٹرڈ پاکستان

بانی:۔جامعہ نیّر المدارس رجسٹرڈ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

سجادہ نشین دربار عالیہ چشتیہ قادریہ انوارِ نقشبندیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ پنجاب پاکستان

کون نیّر ملت؟ جس نے نہ صرف اپنی زندگی یادالٰہی میں گزاری بلکہ ہزاروں تاریک دلوں کو یادخداوندی سے منور کر دیا۔کون نیّر تاباں؟ جس نے بھٹکتے ہوئے بندوں کو رب سے ملا دیا۔جس نے گم کردہ راہ انسانوں کو قربِ محبوب کی منزل سے ہمکنار کر دیا۔جس نے بندگانِ خدا کو لذت نیم شبی اور آہِ سرگاہی سے آشنا کر دیا۔جسکی ایک نگاہ نے بیگانوں کو اپنا بنا دیا۔جس کے پُر اثر کلام نے قلب وجگر میں درد و گداز و ناز و نیاز اور سوز و ساز پیدا کر دیا۔جس نے ذہین مسلم کو بیدار اور عشق مصطفےٰ سے سرشار کر دیا۔جس نے معرفت کے خزاں رسید چمن کر پُر بہار اور صحرائے طریقت و شریعت کو گل وگلزار کر دیا۔میدان مناظرہ کا مجاہد، تحقیق و تصنیف کا بادشاہ آسمانِ خطابت پر جس کا سورج نصف صدی تک پوری آب و تاب سے چمکتا رہا۔پاکستان کا کونسا شہر ہے جہاں انہوں نے محبت رسول ﷺ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ملک کے در و دیوار آج بھی اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ نیّر ملّت نے عشق رسول ﷺ کے وہ راگ الاپے ہیں جن کی صدا آج بھی کانوں میں گونج رہی ہے۔

تعارف:۔

اسم گرامی:۔اللہ بخش نیّر

ولدیت:۔استاذ العلما شیخ الحدیث والتفسیر حضرت ابوالانوار علامہ پیر خواجہ محمد اللہ یار چشتی حیدری سلیمانیؒ

کنیّت:۔ابوالرضا

خطابات والقابات:۔اسیر دیار حبیب ﷺ ملّت مناظر اسلام۔محقق اہلسنت۔

ولادت باسعادت:۔ 10 ستمبر 1938ء بروز ہفتہ بمطابق 13 رجب المرجب 1357ھ

مقام ولادت:۔دربار عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ تحصیل و ضلع لیہ پنجاب پاکستان

ابتدائی حالات:۔استاذ العلما حضرت خواجہ محمد اللہ یار چشتی حیدریؒ کی پہلی بیوی اور اُن سے تمام اولاد فوت ہوگئی تھی پھر انہوں نے امّ نیّر زہرہ بتول (جو کہ رابعہ العصر کے لقب سے مشہور تھی اور وہ قطب الاقطاب سید السادات حضرت قبلہ پیر سید محمد افضل شاہ گیلانیؒ آف پیر کوٹ شریف ضلع جھنگ کے دستِ حق پرست پر بیعت تھی) سے شادی فرمائی اور منت مانی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے حبیب ﷺ کے طفیل بیٹا عطا فرمائے تو وہ دینِ مصطفےٰ ﷺ کے لیے وقف ہوگا۔تو 10 ستمبر 1938ء بروز ہفتہ حضرت علامہ نیّرؒ پیدا ہوئے ابتدائی نام گھر والوں نے محمد حسین رکھا۔لیکن حضرت خواجہ اللہ یار چشتی کے استاذ مکرم شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ صالح محمد قریشی ہاشمی چشتی سلیمانی (جو کہ قیوم زمان قطب زمانہ خواجہ خواجگان حضرت قبلہ خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کے خلیفۃ مجاز تھے) انہوں نے اپنے مرشد کے نام پر نیّر ملّت کا نام "اللہ بخش" رکھا جو بعد میں نیّر تاباں بن کر چمکے۔اور حضرت مولانا مفتی عبدالرحیمؒ خطیب جامع مسجد شمالی لیہ جو کہ عالم ربانی حضرت قبلہ مولانا نور محمد چشتی سلیمانیؒ کے صاحبزادے تھے انہوں نے حضرت نیّر ملت کی تحنیک فرمائی۔

نسب:۔

حضور نیّر ملّت کا سلسلہ نسب یوں ہے مولانا محمد اللہ بخش نیّر بن مولانا خواجہ محمد اللہ یار چشتی بن میاں نور محمد بن میاں احمد نامدار میاں احمد نامدار کا سلسلہ چند واسطوں سے سابق ریاست بہاولپور کے ضلع رحیم یار خان کی تحصیل خان پور کے بزرگ حضرت مخدوم محی الدین جیٹھ تک پہنچتا ہے اور ان کا سلسلہ نسب عم رسول حضرت عباس ہاشمی قریشی سے جا ملتا ہے۔ان کی اولاد اب عباسی لاڑ۔جام اور میاں کہلاتی ہے۔حضرت مخدوم محی الدین کو والدہ جیٹھکے نام سے پکارتی تھی جس کی وجہ سے وہ مخدوم جیٹھ کے نام سے مشہور ہو گئے۔اور ان کے دادا حضرت مخدوم نور سلطان المعروف بھٹہ سلطان تھے۔تو اب وہ مخدوم جیٹھ بھٹہ کے نام سے مشہور ہیں۔ان کے نام سے ریلوے اسٹیشن بھی قائم ہے۔اور ان کے ایک عقیدت مند نے ان کے نام پر جیٹھ بھٹہ شوگر ملز بھی قائم کی ہے۔ان کا مزار آج بھی مرکز خلائق ہے۔ان

کی اولاد جنوبی پنجاب میں ''لاڑ'' یا ''جام'' کے لفظ سے پہچانی جاتی ہے اور دربار شریف سے منسلک اولاد ''میاں'' کہلاتی ہے۔

مخدوم محی الدین جیٹھ کی اولاد میں سے میاں احمد جو اپنی حکمت اور دانائی کی بنا پر ''نامدار۔'' کے لقب سے مشہور تھے۔ تقسیم برصغیر سے پہلے ضلع لیہ کے علاقہ میں آئے۔ اور اسی علاقہ میں شادی کرلی۔ ان کے سسرال نے اس مطالبہ پر انہیں بیٹی کا رشتہ دیا کہ آپ واپس اپنے علاقہ میں نہیں جائیں گے بلکہ آپ یہیں رہیں گے۔ جو انہوں نے قبول کرلیا۔ لہذا انہوں نے چار چکوک چکمبر 149/TDA چکمبر 149A/TDA چکمبر 149B/TDA چکمبر 149C/TDA میں زمین خریدی جو آج تک ان کے ورثا میں تقسیم در تقسیم ہوتی آرہی ہے۔

شجرہ مبارکہ:۔ حضور نیّر ملّت کے جدّ امجد حضرت قبلہ مخدوم حافظ غلام محی الدین قادریؒ المعروف جیٹھ بھٹہ سرکارؒ کا شجرہ نسب یوں ہے حضرت حافظ غلام محی الدین جیٹھ بھٹہ سر کار ولد حضرت شجاع سلطان المعروف شجرا حسلطان نا حضرت نور سلطان المعروف بھٹہ سلطان بن حضرت مخدوم چنی محمد بن حضرت مخدوم عبداللہ بن حضرت مخدوم شاہ کرم بن حضرت مخدوم علی بن حبر الامہ حضرت عبداللہؓ بن عم رسول حضرت عباسؓ بن حضرت خواجہ عبدالمطلب بن حضرت ہاشم بن عبدمناف۔

تعلیم وتربیت:۔ حضور نیّر ملت کی تعلیم وتربیت ان کے والد گرامی استاذ العلما شیخ الحدیث والتفسیر حضرت خواجہ پیر محمد اللہ یار چشتی حیدری سلیمانیؒ نے فرمائی موقوف علیہ اور دورۂ حدیث تک کتب اپنے والد گرامی سے پڑھیں۔ اور کچھ عرصہ استاذ العلما صوفی باصفا حضرت قبلہ مولانا حامد علی نقشبندی مجددیؒ بانی جامعہ نورانیہ رضویہ لیہ کے حلقہ درس فقہ وتفسیر وحدیث میں شامل ہوتے رہے۔

دینی علوم کے ساتھ ساتھ آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول لیہ سے لاہور بورڈ کے تحت 1955ء میں میٹرک کا امتحان ہائی فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ دوران میٹرک دربار حضرت سید سخی شاہ حبیبؒ کے قریب آپ کی ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جن کے بارے میں بعد میں علم ہوا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ انہوں نے فرمایا بیٹا آپ نے عالم دین بننا ہے اور ساری زندگی دین کی خدمت کرنا ہے اور ایک زمانہ آپ سے علمی وروحانی طور پر فیضیاب ہوگا۔

اس ملاقات کے بعد آپ کے مزاج اور خیالات میں تبدیلی آئی۔ اس سے پہلے آپ کا خیال تھا کہ ایف ایس سی کر کرے ایم بی بی ایس ڈاکٹر بنوں گا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کروں گا کیونکہ ہمارا علاقہ بہت پسماندہ تھا لیکن

قدرت کو کچھ اور منظور تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں جسمانی علاج کی بجائے انہیں روحانی علاج کے لیے چن لیا۔

1960-61ء میں آپ استاذ المحدثین غزالی زماں رازی دوراں حضرت قبلہ سید احمد سعید کاظمی بانی جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان کے دورۂ حدیث میں شامل ہوئے۔ حضرت قبلہ کاظمی کریمؒ نے طریقہ محدثین پر حضور نیّر ملت کو سند حدیث عطا فرمائی اور سر پر دستارِ فضیلت باندھی اور اس کے ساتھ ساتھ طریقت کے سلاسل اربعہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ اور سہروردیہ کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس طرح آپ فاضل جامعہ انوار العلوم ملتان اور تلمذ اَسعیدی کہلائے۔

غزالی زماں سیّد احمد سعید کاظمیؒ اپنے شاگرد رشید حضور نیّر ملّت سے بے حد شفقت فرماتے تھے مختلف مسائل کے حوالہ سے خط وکتابت بھی رہتی تھی۔ 1982ء میں جب نیّر ملت تیسری بار حجاز مقدس بسلسلہ ادائے حج تشریف لے گئے۔ اور آپ 80 افراد کے گروپ لیڈر بھی تھے اور اس قافلہ میں بہت سے علماء، صوفیاء اور مشائخ بھی تھے خصوصی طور پر نیّر ملت کے مرشد خانہ سے قطب العصر پیر طریقت رہبر شریعت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتھم العالیہ سجادہ نشین دربار عالیہ پیر بارو شریف بھی ساتھ تھے۔ چونکہ مکہا لمکرمہ اور مدینہ المنورہ میں کافی سارے آپ کے عقیدتمند موجود ہیں تو حضور نیّر ملّت نے مکہ اور مدینہ میں قیام کے دوران ہر رات کسی نہ کسی عقیدتمند کے گھر میں میلاد شریف کی محفل سجائی۔ آپ کے چہرے پر قدرت نے ایسا رُعب وجلال رکھا تھا کہ ہر دیکھنے والا دیکھتا رہ جاتا تھا اور ہر وقت آپ کے گرد ارادتمندوں کا ہجوم بھی حکومت سعودیہ کو پریشان کر گیا۔ حکومت سعودیہ نے آپ کے ساتھ اپنی سی آئی ڈی لگادی۔ چونکہ وہ لوگ وہابی مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور میلاد شریف کے خلاف تھے تو انہوں نے حضور نیّر ملّت کے متعلق غلط رپورٹیں پیش کیں۔ جس کی بنا پر حجکیے بعد حضور نیّر ملّتکو حکومت سعودیہ نے گرفتار کرلیا۔ گرفتاری کے وقت پاکستانی وہابی ساتھ آئے تھے تاکہ نیّر ملت کو گرفتار کرایا جاسکے۔ FIR بھی پاکستانی دیوبندیوں وہابیوں نے درج کرائی۔ FiR میں میلاد شریف منانے کے علاوہ یہ بھی لکھوایا گیا کہ یہ شخص مشرک ہے۔ نبی کریم ﷺ اللہ کی طرح **حیی لا یموت** مانتا ہے۔ علم نبی کو علم الٰہی کے برابر مانتا ہے۔ اور یہ شخص شاتم الوھابیہ ہے آپ کی کافی ساری تقاریر کی کیسٹ اور تصانیف بھی دلائل کے طور پر عدالت سعودیہ کو پیش کی گئی۔ جب قاضی سعودیہ کی عدالت میں حضور نیّر ملّت نے ان مسائل پر عقیدہ اہلسنت پیش کیا اور دیوبندیہ اور وہابیہ کی حقیقت پیش کی تو قاضی سعودیہ نے فیصلہ لکھا ''**فلا الزام علیه**'' اس شخص پر کوئی الزام نہیں ہے۔ بہر حال آپ باعزت بری ہو کر واپس آئے۔ ان مقدمہ کے دوران جہاں اہلسنت کے دیگر اکابرین نے تعاون فرمایا وہاں حضور غزالی زمان سید احمد سعید کاظمیؒ نے خصوصی شفقت فرمائی۔ آپ کی دعاؤں اور تعاون سے حضور نیّر ملّت واپس پاکستان تشریف لائے۔ 1983ء میں جب حضور غزالی زمان سید احمد سعید کاظمیؒ حضرت مولانا صوفی حامد علی صاحب بانی جامعہ نعمانیہ رضویہ لیّہ کے عرس مبارک پر تشریف لائے۔ تو دوران خطاب حضور نیّر ملّت کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اور دوران خطاب بار بار آپ کو دعاؤں سے نوازا۔ اور فرمایا ''مولانا آپ نے اپنے مسلک اور اکابرین کی عزت کی لاج رکھ لی ہے۔'' بعد میں حضور نیّر ملّت کو ایک درویش کہنے لگے کہ نیّر صاحب تجھے آج سیّد نے اپنی دعاؤں سے بام ثریا تک پہنچا دیا ہے۔ آج تجھے نیّر سے ''نیّر تاباں'' بنا دیا ہے۔

بیعت ارادت:۔

حضور نیّر ملت کا خانوادہ چونکہ آستانہ عالیہ جبی شریف سے منسلک تھا اور آپ کے والد کریم حضرت خواجہ اللہ یار چشتی حیدری سلیمانی چونکہ آستانہ جبی شریف کے تاجدار سید السالکین برہان الواصلین حضرت خواجہ پیر سید حیدر علی شاہ گیلانیؒ کے مرید خاص بلکہ خلیفۃ مجاز تھے اسی لیے سیّد حید علیشاہ گیلانی کے سجادہ نشین قطب الاقطاب حضرت پیر سیّد حسن علیشاہ گیلانیؒ آستانہ عالیہ جبی شریف اکثر انکے گھر شریف لایا کرتے تھے۔ تو حضرت سید حافظ حسن علی شاہؒ نے حضور نیّر ملّت کو بچپن میں ہی اپنی غلامی میں قبول فرمالیا۔ اور آخری دم تک کمال شفقت فرماتے رہے۔ اور آپ اکثر نیّر ملت سے فرماتے کہ آپ کو ہماری طرف سے ہر چیز کی اجازت ہے 1982ء میں جب حکومت سعودیہ نے حضور نیّر ملت کو میلاد شریف کی محفل سجانے کے جرم گرفتار کرلیا تھا تو اس وقت پیر سید حافظ حسن علی شاہؒ نے علامہ نیّر

صاحب کے حق میں بڑی دعائیں فرمایا کرتے تھے۔اور فرمایا کرتے کہ اے اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں اُس کامل مؤمن کا چہرہ دوبارہ نہ دیکھ لوں۔اور فرماتے کہ آج اگر کسی نے کامل الایمان مرد کو دیکھنا ہے تو میرے نیرؔ کو دیکھ لے۔ فرماتے تھے کہ علامہ نیرؔ صاحب پر صرف مجھے یہ نہیں بلکہ پورے سلسلہ عالیہ چشتیہ کو ناز ہے۔

حضور نیرؔ ملت کی رہائی کے لیے سید احمد سعید کاظمیؒ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقیؒ، مولانا عبدالستار خان نیازی، خواجہ قمرالدین سیالویؒ، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، خواجہ فقیر محمد باروی مولانا محمد شفیع اوکاڑوی، مفتی محمد رفیق الحسنی، حضرت صاحبزادہ احمد حسن سہواگ پیر خواجہ معین الدین تونسوی، پیر سیّد منظور احمد شاہ ساہیوال، صاحبزادہ حاجی فضل کریم، اور دیگر علماؤ مشائخ نے کوشش فرمائیں تو وہاں حضرت پیر سید حافظ حسن علی شاہ صاحب بھی کہیں پیچھے نہیں رہے۔اور حسن علی شاہؒ نے اپنے برادر عزیز سید غلام دستگیر شاہ صاحب گیلانی جو کہ ریاض سعودی عرب میں ایک بڑی ہسپتال میں ڈاکٹر تھے۔اور ان کے سعودی شہزادوں سے اچھے مراسم تھے۔ پیر سید حسن علی شاہ نے اپنے برادر عزیز ڈاکٹر سید غلام دستگیر شاہ کو بڑی سختی سے حکم دیا کہ علامہ نیرؔ صاحب کا مقدمہ ہر حال میں ختم کرایا جائے تو انہوں نے مقدمہ کو ختم کرانے کے لیے دن رات محنت کی اور اپنا اثر ورسوخ استعمال فرمایا اور کئی مرتبہ مکہ جیل ''**سبجن العمومی**'' میں علامہ نیرؔ صاحب سے ملنے کے لیے آئے اور انہیں حوصلہ دیا کہ گھبرائیں نہیں انشااللہ العزیز آپکا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جب علامہ نیرؔ صاحب کے عزیز واقارب پیریشان ہو کر پیر سید حافظ حسن علی شاہ کے پاس دُعا کے لیے گئے تو آپ نے جوش میں آ کر فرمایا کہ ''نیرؔ پہلے آئے گا اور دستگیر بعد میں آئیگا''اور اسی طرح ہوا علامہ نیرؔ صاحب پاکستان پہلے پہنچے جبکہ ڈاکٹر سید دستگیر پاکستان بعد میں آئے تھے۔

بیعت خلافت:۔

1961ء میں حضور نیرؔ ملّت کو حضور غزالی زماں رازی دوران سید احمد سعید کاظمیؒ نے طرقہ محدثین پر سند حدیث عطا فرمائی اور تبلیغ دین کا حکم فرمایا تو آپ نے درس وتدریس کے علاوہ خطابات کا سلسلہ شروع کر دیا ورتھوڑے ہی عرصہ میں ملک کے طول وعرض میں آپ کے فنِ خطابت کا ڈنکا بجنے لگا۔ جہاں آپ نے عشق مصطفےٰ ﷺ ڈوبے ہوئے ترانوں سے سارا عالم بوستاں بنا دیا تھا، حبِ رسول ﷺ نکہتوں سے ساری فضا کو عطرداں بنا دیا تو وہاں آپ دنیائے سنیّتکے لیے مجسم احسان نجدیت، وہابیت، دیوبندیت، مرزائیت، رافضیت، اور دیگر عقائد باطلہ کے لیے تیغ براں، گستاخانِ رسالت مآب ﷺ کے لیے زہر میں بجھا ہوا شمشیر وسناں تھے۔

1964ء میں غوث زماں، قیوم دوران قطب العصر استاذ العلما حضرت خواجہ محمد عبداللہ باروکریمؒ کی ولایت کاملہ کا سورج نصف النہار پر چمک رہا تھا۔ یہ سچ ہے کہ اگر طلب صادق ہو تو یار مل کر رہتا ہے۔تڑپ سچی ہو تو کوئے دلبر تک رسائی ہو کر رہتی ہے۔غوث زماں پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ باروکریم رحمۃ اللہ علیہ کی محبت حضرت نیرؔ ملت کو ان کے آستانہ عالیہ پیر باروشریف تک کھینچ لائی۔ جب آستانہ عالیہ پر حضور نیرؔ ملت حاضر ہوئے تو اس وقت حضرت قبلہ باروکریمؒ اپنا دربارلگائے محبت والفت اور شریعت ومعرفت کے موتی لٹا رہے تھے۔حضرت باروکریمؒ نے کمال شفقت ومحبت سے اپنے قریب بٹھایا اور پوچھا مولانا صاحب کہاں سے آئے ہیں؟ حضور نیرؔ ملت نے جواب دیا جمن شاہ سے آیا ہوں۔ پھر پوچھا جمن شاہ میں ہمارے مسلک کے جیّد عالم دین، رافضیوں اور خارجیوں کے لیے سیف بے نیام مولانا اللہ بخش نیرؔ صاحب ہیں کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟ حضور نیرؔ ملت نے جواب دیا۔حضور اسی نیرؔ کی تلاش میں تو آپ کے پاس آیا ہوں۔اسی نیرؔ سے تو ملا دیجیے پھر کیا تھا بس حضور باروکریمؒ کی نگاہ کرم اُٹھی اور دل کے پار ہو گئی۔علامہ نیرؔ صاحب سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گئے۔تو مرشد باروکریمؒ نے فرمایا نیرؔ صاحب تم میرے مرید نہیں بلکہ میری مراد ہو جس طرح باقی صحابہکریم نبی کریم ﷺ کے مرید تھے اور عمر فاروق مرادِ رسول تھے۔

غوث زمان قطب دوران حضرت پیر خواجہ محمد عبداللہ باروکریمؒ نے آپ کو ولایت عُلیا دائرہ لاتعین بلکہ دائرہ تیومیت تک تدریجاََ اسباق پڑھائے۔ چونکہ حضور نیرؔ ملت طبیعت رسا رکھتے تھے اس لیے جلد ہی تمام سلوک کے مراحل اور مراقبات کوٹ کر لیا۔حضور نیرؔ ملت فرماتے تھے کہ مرشد کی طرف سے اسم ذات کا سبق روزانہ چوبیس ہزار تک تھا جبکہ میں ہر رات ایک لاکھ دو لاکھ تین لاکھ کبھی کبھی چار لاکھ تک کرتا تھا۔سلوک کے اسباق کی تکمیل کے بعد مرشد عظیم حضرت باروکریمؒ نے 3 شوال المکرم ۱۳۸۴ھ بمطابق 6 فروری 1965ء بروز ہفتہ حضور نیرؔ ملت کے سر پر دستارِ خلافت دو مرتبہ اپنے دست مبارک سے باندھی اور دو مرتبہ سلاسل اربعہ نقشبندیہ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ کی اجازت مرحمت فرمائی، اس طرح آپ سلسلہ عالیہ بارویہ کے مجاز اور باروی کہلائے۔ جو دستار مبارک مرشد عظیم باروکریمؒ نے اپنے دستِ اقدس سے علامہ نیرؔ صاحب کے سر پر باندھی تھی اس کو سنبھال کر رکھا اور وصیت فرمائی جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے سر پر میرے مرشد کی دستار باندھ دینا اور مرے گلے میں وہ دستار ڈال دینا جو میرے استاذ مکرم غزالی زماں رازی دوراں سید احمد سعید کاظمیؒ نے مجھے بندھائی تھی۔لہذا آپ کی وصیت پر عمل کیا گیا۔

مرشد باروکریمؒ کی نظر میں حضور نیرؔ ملت کا مقام کیا تھا آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب 1976ء میں شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلما فقیر العصر حضرت قبلہ صوفی محمد خالد علی نقشبندی مجددی خلیفہ مجاز باروکریمؒ وبانی جامعہ نعمانیہ رضویہ لیہ کا انتقال پُرملال ہوا تو مرشد عظیم باروکریمؒ نے حضور نیرؔ ملت اور سرتاج الفقہاؒ حضرت قبلہ مفتی غلام حسن باروی نقشبندیؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اب نظر آپ دونوں پر ہے۔مشورہ کر کے میرا جنازہ تم دو میں سے کوئی ایک پڑھا دے۔سرتاج الفقہا مفتی غلام حسن باروی نے اپنا حق حضور نیرؔ ملت کو سونپ دیا اور کہا میری طرف سے آپ کو اجازت ہے کہ میرے مرشد کا جنازہ آپ پڑھائیں۔لیکن جب 1979ء میں مرشد عظیم باروکریمؒ کا وصال پُرملال ہوا تو کچھ دوستوں نے شیخ الحدیث استاذ العلماؒ حضرت علامہ مولانا محمد شریف رضوی بانی جامعہ سراجیہ بھکر کو وفات کی اطلاع دی تو انہوں نے سمجھا کہ مجھے جنازہ پرھانے کے لیے کہا جا رہا ہے جب وہ دربار عالیہ پیر باروشریف تشریف لائے تو فرمایا مجھے تو یہ اطلاع دی گئی تھی۔تو پھر قطب العصر خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین پیر باروشریف حضور نیرؔ ملّت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ شیخ الحدیث صاحب اس لیے تشریف لائے ہیں اور باروکریمؒ کی وصیت آپ کے متعلق ہے قبلہ شیخ الحدیث ہمارے پیر بھائی بھی نہیں ہیں اور وہ ناراض بھی ہو سکتے ہیں اب آپ بتائیں کیا کیا جائے؟ تو حضور نیرؔ ملت نے فرمایا کہ مرشد کی نگاہ میں جو میرا مقام تھا وہ سب پر واضح ہے یہ اُن کی نگاہِ کرم تھی ورنہ میں اس کرم کے کہاں قابل تھا۔شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی صاحب ہمارے اکابر علماؒ سے ہیں اگر وہ نماز جنازہ پڑھا دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔نماز جنازہ آگے کھڑے ہو کر ہی پڑھنا ہے اور پیچھے کھڑے ہو کر بھی پڑھنا ہے۔اس طرح یہ مسئلہ حل ہوا اور نماز جنازہ مرشد باروکریمؒ کی شیخ الحدیث حضرت قبلہ مولانا محمد شریف رضوی نے پڑھائی۔

حضور نیرؔ ملّت کا روایت حدیث کا سلسلہ:۔

1۔ حضور نیّر ملت مولانا الشیخ ابو الرضا اللہ بخش نیّر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ روایت حدیث حضور غزالی زماں رازی دوراں سید احمد سعید کاظمیؒ سے چل کر نبی کریم رؤف رحیم ﷺ متصل ہے۔ جبکہ درج ذیل ہے۔

عن غزالی زماں رازی دوراں امام اہلسنت استاذ المحدثین سید السالکین الشیخ سید احمد سعید کاظمی امروھی محدث ملتانی رحمۃ اللہ علیہ وھو مجاز عن شیخه سید المفسرین سند المحدثین السیّد محمد خلیل کاظمی محدث امروھی نور اللہ مرقدہ وھو مجاز عن زبدۃ العلما قدوۃ الفضلا مولانا محمد ریاست علی خان شاہ جھانفوری ؒ وھو مجاز عن رآس المحقیقین رئیس المحدثین مولانا محمد ارشاد حسین الفاروقی رامغوزی قدس سرہ وھو مجاز عن امام المحدثین الشاہ احمد سعید نقشبندی مجددی دھلوی رحمته الله علیه وھو مجاز عن شیخه سند المحدثین مولانا الشاہ عبد العزیز المحدث الدھلوی رحمته الله علیه وھو مجاز عن ابیه و شیخه استاذ الاساتذہ شیخ المحدثین مولانا الشاہ ولی اللہ المحدث الدھلوی ؒ شیخ المحدثین مولانا الشاہ ولی اللہ المحدث الدھلوی و سندہ مشھور متصل مرفوع الی رسول اللہ ﷺ

2۔ حضور نیّر ملّت کا سلسلہ سندِ حدیث جو کہ اعلحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ متصل ہے درج ذیل ہے۔

عن غزالی زماں رازی دوراں السید احمد سعید کاظمی امروھی ثم ملتانی وھو مجاز عن استاذ الاساتذہ المفتی الاعظم بالھند مولانا الشاہ مصطفٰے رضا خان قادری البریلوی رحمته الله علیه وھو مجاز عن شیخه و والدہ امام اھلسنت مجدد دین و ملت اعلحضرت امام الفقھا و المحدثین عمدۃ العلما الراسخین زین الائمه المتقدمین مولانا الشاہ احمد رضا خان قادری النوری البریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنه اسانیدہ مشھورۃ متصلة مرفوعة الیٰ رسول اللہ ﷺ مرقومة فی الرسالة المبارکة "الاجازات المتینة"

3۔ امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب درالثمین ص ۵۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھے سرکارِ مدینہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے عرض کی کیا میں احادیث بخاری کو آپ کی طرف سے روایت کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں شیخ عبد المعظم نے شیخ محمد خطاب کو یہ احادیث روایت کرنے کی اجازت دے دی اسی طرح سارے بزرگوں نے ایک دوسرے کو روایت کرنے کی اجازت دی سید احمد بنا عبد القادر نے نخلی کو اور حضرت نخلینے ابو طاہر کو حدیث روایت کرنے کی اجازت دے دی حضرت ابو طاہر نے مجھے (شاہ ولی اللہ کو) اجازت دی۔ مجھے شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ایک مجموعہ احادیث ملا انہوں نے اس سند کو بھی ساتھ ہی بیان فرمایا ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کو حضور ﷺ سے (براہ راست) روایت کرنے کی سند تحریر کی ہے۔

چونکہ حضور نیّر ملّت کی سند حدیث کا سلسلہ حضرت شاہ ولی اللہ تک جاتا ہے اس لیے یہ سلسلہ سند بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

4۔ حضور نیّر ملّت کا سلسلہ سند حدیث جو اُن کے والد ماجد حضرت شیخ الحدیث استاذ العلما پیر طریقت خواجہ اللہ یار چشتی حیدری سلیمانیؒ کے واسطہ سے چلتا ہے۔ حضور نیّر ملت مولانا اللہ بخش نیّر چشتی نقشبندی قادری کو اپنے والد ماجد مولانا محمد اللہ یار چشتی حیدری سلیمانیؒ سے اجازت تھی۔ انہیں شیخ الحدیث مولانا صالح محمد قریشی ہاشمی اور شیخ الحدیث مولانا نور محمد چشتی نظامی سے اور ان دونوں بزرگوں کو قیوم زماں حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ سے ان کو غوث زمان حضرت شاہ سلیمان تونسوی سے ان کو محدث اعظم مولانا احمد علیؒ جد امجد خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف سے ان کو حضرت قبلہ قاضی محمد عاقل سے اور انکو بالواسطہ شاہ فضل حق خیر آبادی سے اور ان کو بالواسطہ شیخ محقق حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی سے اور ان کو براہ راست سرکار مدینہ ﷺ سے اجازت حاصل ہے۔ جسکا ذکر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے دُرّ الثمین ص ۵۱، ۵۲ میں کیا ہے۔

5۔ حضور نیّر ملّت اسیر دیار حبیب ﷺ سلسلہ سند قرأت جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ متصل ہے استاذ المحدثین حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے درالثمین ص 52 میں اپنی اجازت کے بارے میں لکھا۔ ہمیں شیخ ابو طاہر نے بتایا انہوں نے شیخ احمد نخلی سے روایت کیا اور شیخ احمد نخلی نے بابلی سے انہوں نے سالم سے اور جناب سالم نجم غیطی سے انہوں نے شمس محمد بن محمد عثمانی سے بیان کیا کہ آپ نے خواب میں حضور ﷺ مکہ معظّمہ میں زیارت کی اور آپ کے سامنے سورۃ نحل پڑھی۔ حضور ﷺ نے انہیں سورۃ نحل اور تمام قرآن پاک کی اجازت عنایت فرمائی اور ہمیں شیخ ابو طاہر نے اجازت عطا فرمائی۔

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

معمولات نیّر :۔

ازقلم : فقیر پُرتقصیر مرید چشتیاں مراد نقشبندیاں خاکپائے غوث اعظم ابوالرضا اللہ بخش نیّر چشتی نقشبندی مجددی قادری رضوی سعیدی خادم دربارہوت والا شریف (جمن شاہ) ضلع لیہ۔

فون:- 03008762360

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبب تالیف:۔ برادران طریقت خصوصاً مولانا عطا محمد لغاری کا شدید اصرار تھا کہ فقیر اپنے معمولات کچھ الفاظ رقم کرے۔ فقیر اگرچہ مجسمہ خطا اور سراپا تقصیر ہے تاہم پیران طریقت خصوصاً مرشد عظیم حضرت باروکریم رحمۃ اللہ تعالےٰ کی نگاہ کیمیا اثر نے سگِ در کو اس قابل بنایا کہ فقیر نے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر نیّر العرفان لکھی سیرت النبی کے عنوان پر دس جلدیں لکھی ذکر حسین رضی اللہ عنہ پر ضخیم کتاب فاتح کربلا لکھی۔ طریقت کے مسائل پر کتاب بہار طریقت لکھی۔ انکے علاوہ مختلف موضوعات پر کئی کتابیں لکھیں جو مقالات نیّر کی صورت میں کئی جلدوں پر مشتمل منصۂ شہود پر جلوہ گر ہورہی ہیں۔ یہ سب میرے پیرانِ کرام کی نگاہ کرم کا اثر ہے اور یہ سب کچھ حکم الٰہی (واما بنعمۃ ربك فحدث) کی تعمیل میں لکھا گیا ہے اپنے وعدہ (ان الحسنات یذھبن السیّئات) کے مطابق اس پُرخطا نیّر کی خطائیں خدا معاف فرمائے گا۔ انشااللہ

جوانی کے معمولات:۔

نماز اوائل عمر میں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ فقیر ایک دن میں پورا قران مجید ختم کرلیتا تھا ایک لاکھ دفعہ اسم ذات اللہ اللہ کی ضرب لطیفہ قلب پر لگاتا تھا۔ روزانہ صلاۃ التسبیح ورنہ بروز جمعہ کبھی قضا نہیں کرتا تھا نماز تہجد پڑھنے کی بچپن سے عادت ہے والد صاحب قبلہ پیر اللہ یار چشتی جب نماز تہجد کے لیے اٹھتے فقیر کو کان سے پکڑ کر اٹھاتے اور فرماتے خدا کی رحمت تقسیم ہورہی ہے حصہ لے لو۔ کافی عرصہ فقیر کا معمول رہا کہ نماز تہجد کے وضو سے اشراق و چاشت کے نوافل پڑھتا تھا بعد میں شوگر کی نامراد مرض نے اس سعادت سے محروم کردیا۔ نماز تہجد کے بعد اذکار و افکار اور مراقبات میں مشغول رہتا درود شریف بکثرت پڑھا ہے۔ دو کروڑ مرتبہ درود شریف مکمل کرچکا ہوں تیسرا کروڑ شروع ہے۔ یہ تعداد آج سے چند سال پہلے تب سے گنتی شروع کی ہے ورنہ اس سے پہلے بے انتہا مرتبہ گنتی کے بغیر درود شریف پڑھا ہے امید ہے اس عمل کو خدا ضرور قبول فرمائے گا انشااللہ اور میرے گناہوں کی معافی کا وسیلہ ہوگا انشااللہ میرا ایمان ہے میرے آقا علیہ السلام اپنے ہر غلام کا درود شریف خود سماعت فرماتے ہیں اپنی بارگاہ میں ضرور بالضرور شرف قبولیت سے نوازیں گے اور اس مجسمہ خطا کی ضرور شفاعت فرمائیں گے۔ انکی شفاعت کی امید پر زندہ ہوں ورنہ اس کے علاوہ اپنے کسی عمل پر یقین نہیں کہ خدا قبول کرے حضور ضرور شفاعت فرمائیں گے ضرور شفاعت فرمائیں گے ضرور شفاعت فرمائیں گے انشاءاللہ

ہمیشہ کے معمولات:۔

یہ وہ معمولات ہیں جو آج 2007ء ۱۴۲۸ھ، تک بقاعدگی سے جاری ہیں 2-1 بجے شب اٹھتا ہوں وضو کرکے نماز تہجد پڑھتا ہوں ہر رکعت میں تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہوں بفضل خدا و بکرم رسول نماز تہجد کے بعد اپنے ساتھ منسلک یاران طریقت کے لیے دین و دنیا کی بھلائی اور خاتمہ بالایمان اور جنت بلا حساب کی دعا مانگتا ہوں کیونکہ میرے مرشد ارشاد مصطفےٰ ﷺ (المرء مع من احب) کے مطابق فرماتے تھے نیّر تو میرے ساتھ ہوگا انشااللہ۔ فقیر جب دیکھتا کہ دریائے رحمت جوش میں ہے عرض کرتا میرے متعلقین کا کیا بنے گا فرماتے وہ بھی سب میرے ساتھ ہوں گے اس لیے فقیر بارہا کہا کرتا ہے کچھ پیر بننے کا شوق نہیں صرف یہی نیت ہے کہ ارشاد مرشد کے مطابق کسی کی نجات ہوجائے تو اس سے اچھی کونسی بات ہے۔ نماز تہجد کے بعد ہزار مرتبہ (یا رب) بمعہ اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں اور خاتمہ بالخیر کی عاجزی سے دعا مانگتا ہوں اس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے سنتِ رسول کے مطابق آرام کرتا ہوں۔ نماز فجر کی آذان سُن کر فوراً اٹھتا ہوں وضو کرکے دو رکعت سنت فجر ادا کرتا ہوں اس کے بعد سورۃ فاتحہ الحمد شریف 41 مرتبہ اس طرح پڑھتا ہوں کہ ستمیہ کی میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملاتا ہوں اول آخر 11 مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں اور یہ دعا 100 مرتبہ پڑھتا ہوں (فراخی رزق کے لیے اس کی ہر مسلمان کو اجازت ہے) 100 مرتبہ (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ) اس سے (ما قبل وما بعد) 11 مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں اس کے بعد 33 آیات کریمہ جو میرے بزرگوں کے معمولات میں سے ہے پڑھتا ہوں ان کو فیوضات باریہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ایام جوانی میں فقیر خود نماز پڑھاتا تھا کیونکہ پندرہ سال مکمل ہونے کے بعد والد صاحب قبلہ پیر اللہ یار چشتی نے مجھے مصلۂ امامت پر کھڑا کرکے نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ یہ بھی سنتِ رسول کی تعمیل ہے میرے آقا علیہ السلام نے اپنے مصلّے پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کرکے خلیفۃ بلافصل اور اپنا جانشین مقرر فرمایا اب چونکہ کھڑا ہونے سے معذور ہوں اس لے اب نماز کی امامت صاحبزادہ احمد رضا اور اگر وہ نہ ہوں تو صاحبزادہ محمد محسن رضا فرماتے ہیں دونوں صاحبزادوں کو فقیر نے جمیع سلاسل کی اجازت دی ہوئی ہے انشااللہ فقیر کے تبلیغی و اصلاحی اور روحانی مشن کو آگے بڑھائیں گے انشااللہ اور یاران طریقت کی رہبری و راہنمائی فرمائیں گے انشااللہ نماز فجر کے بعد سورۃ القدر 3 مرتبہ فاتحہ شریف ایک مرتبہ آیت الکرسی ایک مرتبہ سورۃ اخلاص تین مرتبہ پھر آیت الکرسی ایک مرتبہ پھر سورۃ اخلاص تین مرتبہ فاتحہ شریف ایک مرتبہ آیت الکرسی ایک مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد اللہ 33 مرتبہ اللہ اکبر 34 مرتبہ کلمہ طیبہ ایک مرتبہ یا عزیز 41 مرتبہ یا قوّی یا غنی یا علی یا دنی 12 مرتبہ پڑھ کر دعائے خیر مانگتا ہوں پہلی دعا کے بعد کلمہ طیبہ کا جہری ذکر بمعہ جماعت ہوتا ہے پھر دوسری بار دعا

مانگتا ہوں۔ دوسری دعا کے بعد درود وسلام الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلاۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کا ذکر ہوتا ہے پھر تیسری بار دعا مانگتا ہوں۔ جس حدیث میں تین بار دعا مانگنے کا ثبوت ہے اس کے بارے میرے بعض مشائخ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہاتھ حضور نے تینمرتبہ اُٹھائے اور دعا کو تین دفعہ دھرایا اور میرے پیران چشت اہل بہشت فرماتے ہیں تین فعہ حضور نے ہاتھ اٹھائے اور تین دفعہ منہ پر پھیرئے اور اسی کا سرکار نے حکم فرمایا۔ والد صاحب چونکہ چشتی حیدری سلیمانی تھے اس لئے وہ اس طریقہ پر تین مرتبہ دعا مانگتے تھے اور کلمہ درود بصیغہ ندا وخطاب کا ذکر جہری فرماتے تھے۔ اسی لئے آج تک دربار عالیہ ہوت والا شریف کی جامع مسجد میں اسی طریقہ سے تین مرتبہ دعا مانگی جاتی ہے۔ تیسری دعا کے بعد نمازی مسجد سے باہر چلے جاتے ہیں فقیر وہیں بیٹھا رہتا ہے۔ اشراق وضحیٰ کے نوافل ادا کرنے کے بعد مسجد سے باہر نکلتا ہے حضور علیہ السلام نے اس عمل کا ثواب حج وعمرہ کے برابر قرار دیا ہے۔ گویا فقیر ہر روز حج وعمرہ کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ ماشاءاللہ والحمدللہ اس دوران کے معمولات یہ ہیں۔ استغفر اللہ ہزار مرتبہ 100 پورا ہونے پر استغفر اللہ تعالے ربی من کل ذنب واتوب الیہ ایک مرتبہ پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد وظیفہ چشتیہ پڑھتا ہوں۔ لاالہ الا اللہ 200 مرتبہ، الا اللہ 400 مرتبہ، اللہ اسم ذات 600 مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مشائخ چشت کی ارواح طیبات کو بخشتا ہوں۔ اس کے بعد ختم خواجگان نقشبند پڑھتا ہوں درود شریف (اللھم صلے علی سیدنا محمد وعلے ال سیدنا محمد وبارک وسلم) 100 مرتبہ یا قاضی الحاجات 100 مرتبہ یا کافی المھمات 100 مرتبہ یا دافع البلیات 100 مرتبہ یا شافی الامراض 100 مرتبہ یا رفیع الدراجات 100 مرتبہ یا حل المشکلات 100 مرتبہ یا کاشف الکربات 100 مرتبہ یا مسبب الاسباب 100 مرتبہ یا مجیب الدعوات 100 مرتبہ یا ارحم الرحمین 100 مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب خواجگان نقشبندیہ کی ارواح طیبات کو ایصال ثواب کرتا ہوں۔ اس کے بعد ختم غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پڑھتا ہوں درود شریف 100 مرتبہ پڑھ کر حسبنا اللہ ونعم الوکیل 500 مرتبہ پڑھتا ہوں پھر 100 مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب غوث الاعظمؓ کی روح پرفتوح کو بخشتا ہوں۔ اور پیر دستگیر کے وسیلہ سے خدا سے عاجزانہ دعا مانگتا ہوں میرے دادا پیر سواگ کے مرشد خواجہ عثمان دامانی کے ملفوظات مجموعہ فوائد عثمانی میں ہے خدا سے جملہ حاجات پیر دستگیر کے وسیلہ سے طلب کرو۔ اس کے بعد اول آ کر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر یا شافی انت الشافی 100 مرتبہ اور یا شافی الامراض 100 مرتبہ پڑھ کر تین مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اور خدا سے صحت وشفا کی دعا مانگتا ہوں اس کے بعد اول آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر (یاستار العیوب) 200 مرتبہ پڑھتا ہوں اس کے بعد اول آخر درود شریف 7 مرتبہ پڑھ کر یا کریم 250 مرتبہ پڑھتا ہوں اس کے بعد اول آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر 313 مرتبہ یا عزیز کا ورد کرتا ہوں۔ اسکے بعد اول آخر 3 مرتبہ درود شریف پڑھ کر 200 مرتبہ یا عزیز پڑھتا ہوں۔ اسکے بعد اول آخر 11 مرتبہ درود شریف پرھ کر یا عزیز ہزار مرتبہ پڑھتا ہوں اسکے بعد اول آخر 11 مرتبہ درود شریف پڑھ کر یا ودود ہزار مرتبہ پڑھتا ہوں اس کے بعد اول آخر 11 مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہزار مرتبہ یا بصیر پڑھتا ہوں۔ یہ وظائف کبھی کبھی مجبوری کے باعث کسی اور وقت پر مؤخر ہو جاتے ہیں اس دوران نماز فجر کے بعد بالعموم چھ کلموں کا ورد کرتا ہوں اور موٹی تسبیح سے 12 ہزار مرتبہ اسم ذات اللہ اللہ کی ضرب لطیفہ قلب پر لگاتا ہوں۔ اس لطیفہ کا رنگ زرد زعفرانی ہے اس کا مقام بائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے یہ لطیفہ زیر قدم آدم علیہ السلام ہے۔ اسکے بعد 2000 مرتبہ اسم ذات اللہ اللہ کی ضرب لطیفہ روح پر لگاتا ہوں یہ لطیفہ دائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلے پر ہے اس کا رنگ سُرخ ہے اور یہ لطیفہ زیر قدم نوح علیہ السلام وابراھیم علیہ السلام ہے۔ اسکے بعد 2000 مرتبہ لطیفہ سرِّ پر اسم ذات اللہ اللہ کی ضرب لگاتا ہوں یہ لطیفہ بائیں پستان کے اوپر 2 انگل کے فاصلہ پر مائلبہ سینہ ہے اسکا رنگ سفید اور یہ زیر قدم موسےٰ علیہ السلام ہے اسکے بعد 2000 مرتبہ اسم ذات اللہ اللہ کی ضرب لطیفہ حقی پر لگاتا ہوں۔ یہ دائیں پستانی سے دو انگل اوپر مائل بسینہ ہے اس کا رنگ سیاہ اور یہ زیر قدم عیسےٰ علیہ السلام ہے۔ اسکے بعد 2000 مرتبہ اسم ذات اللہ اللہ کی ضرب لطیفہ اخفٰی پر لگاتا ہوں اس کا مقام وسطِ سینہ ہے اس کا رنگ سبز اور یہ زیر قدم حضور سید الانبیا علیہ السلام ہے۔ اس کے بعد 2000 مرتبہ لطیفہ نفس پر اسم ذات اللہ اللہ کی ضرب لگاتا ہوں یہ لطیفہ بے رنگ ہے اس کا مقام دونوں بھوؤں کے درمیان وسط پیشانی ہے۔ اس لطیفہ کا تعلق عالم خلق سے ہے پہلے پانچ لطیفے عالم امر سے تعلق رکھتے ہیں ان کا اصل مقام عالم بالا ہے۔ اسکے بعد 2000 مرتبہ اسم ذات اللہ اللہ کی ضرب لطیفہ سلطان الاذکار (لطیفہِ قلب پر لگاتا ہوں اسکا مقام انسان کا تالو وسط سر ہے۔ یہ لطیفہ دراصل عناصر اربعہ مٹی پانی ہوا اور آگ کا مرکب ہے اس کا تعلق بھی عالم خلق سے ہے اس لطیفہ پر ضرب لگانے والے بعض خوش نصیب سالکین کو ہر مُن وُ و سے اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اپنا وجود فنا اور بقا باللہ کا ظہور ہوتا ہے اس فقیر نیّر کو خدا تعالےٰ ایسے سالکینکی خاک پا بنادے۔ آمین اسکے بعد ذکر نفی اثبات جس دم (سانس بند کر کے) ساتھ کرتا ہوں فقیر کسی زمانے میں پندرہ سو مرتبہ پھر سانس نکالتا تھا۔ کم از کم 3 ہزار مرتبہ وظیفہ کرتا ہوں۔ کم از کم 2 ہزار مرتبہ مشائخ کرام اس وظیفہ کا حکم فرماتے ہیں۔ موسم گرما میں اشراق کے بعد غسل کرتا ہوں غُسل کے بعد وظائف (و دلائل الخیرات قصیدہ بردہ شریف حزب البحر پڑھتا ہوں۔ اسکے بعد ناشتہ کرتا ہوں۔ مکھن لسّی فقیر کی مرغوب غذا ہے پُراٹھے سے اجتناب کرتا ہوں سادی تنور کی روٹی خوب پسند کرتا ہوں۔ پیر بارو کریم کی سنت سمجھ کر چائے ضرور پیتا ہوں چونکہ شوگر کا مریض ہوں اس لیے کبھی پھیکی اور کبھی سکرین کے ذریعے میٹھی چائے پیتا ہوں۔ ہر حلال وطیب غذا پسند ہے مگر بیماری کے باعث ڈاکٹروں کی ھدایت کے مطابق بعض حلال چیزوں کو حلال سمجھ کر استعمال نہیں کرتا۔ مثلاً بڑا گوشت چینی سے تیار شدہ جملہ اشیا، بینگن بھنڈی جامن سیب کے سوا تمام پھگوں کے استعمال سے ڈاکٹروں نے شوگر کی وجہ سے رک دیا ہے۔ 1982ء سے پہلے آم اور کھجور فقیر کو بے حد پسند تھے لیکن اب ڈاکٹروں نے شوگر کی وجہ سے منع کر دیا ہے شہد اور حلوہ حضور پر نور ﷺ بے حد پسند تھا فقیر کو بھی بے حد پسند ہے مگر ڈاکٹروں نے روک دیا ہے۔ ناشتہ کے بعد تلاوت قرآن کرتا ہے۔ کم از کم ایک منزل روزانہ تلاوت کرتا ہوں زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اس کے بعد مختلف موضوعات پر قلمی کام کرتا ہوں۔ اسکے بعد مختصر وقت کے لیے قیلولہ کرتا ہوں۔ قیلولہ کے بعد گرمیوں میں غسل کرتا ہوں۔ پھر چائے پی کر مختلف کتب کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اور تعویذات وغیرہ لکھتا ہوں عصر کے بعد درود شریف پڑھتا ہوں۔ نماز مغرب کے بعد صلاۃ الاوّابین پڑھتا ہوں اسکے بعد حزب البحر پڑھتا ہوں۔ رات کا کھانا چھوٹے بچوں خصوصًا زاہد رضا کے ساتھ مل کر کھاتا ہوں۔ پھر مختلف اوراد وظائف میں مشغول ہو جاتا ہوں۔ اس دوران بچوں کی پیاری باتیں سُن کر لطف اندوز ہوتا ہوں نماز عشا کے بعد رگڑے ہوئے بادام اخروٹ خشخاش، تِل سفید الائچی خورد کالی مرچ دودھ کے ساتھ کھاتا ہوں۔ یہ اشیا فقیر کے مُحب مُخلص اور (یارطریقت نواب مظہر خان المعروف پیر پٹھان ببلی خان یوسف زئی مہیا فرماتے ہیں یہ اشیا استعمال کرتے وقت فقیر پیر پٹھان ببلی خان کے لیے خصوصی دعا دل کی گہرائی سے مانگتا ہے۔ فقیر کی اکثر تصانیف فاتح کربلا، ترجمہ قرآن تفسیر نیّر العرفان نیّرھم کی اشاعت پر اکثر خرچہ پیر پٹھان کا ہوا ہے خدا ان کے مال واولاد میں برکت فرمائے۔ اس کے بعد 33 آیات قرآنیہ جو کہ فیوضات بارویہ میں درج ہیں تلاوت کرتا ہوں۔ سورۃ ملک پڑھتا ہوں سورۃ اخلاص 3 مرتبہ سورۃ فلق ایک مرتبہ سورۃ الناس ایک مرتبہ آیت الکرسی ایک مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد اللہ 33 مرتبہ اللہ اکبر 34 مرتبہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک مرتبہ یا عزیز 41 مرتبہ پڑھ کر سارے دن کے دانستہ ونادانستہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں استغفر اللہ ہزار مرتبہ پڑھ کر قبلہ رُو ہو کر سو جاتا ہوں درود شریف اس نیت سے ورد زبان ہوتا ہے کہ آقا کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم خواب میں تشریف لا کر اسی گنہگار کو دیدار کرا دیں۔ وہ بڑے کریم ہیں ان سے کچھ بعید نہیں۔ 24 جمادی الاوّل 1428ھ یہ سب میری والدہ ماجدہ کے دودھ کی تاثیر ہے جنہوں نے مجھے کبھی بغیر وضو کے دودھ نہیں پلایا کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے اس

جہان سے رخصت ہوئیں۔ کبھی کوئی مشکل پیش آتی ہے تو انکے مزار پر حاضر ہو کر دعا کی اپیل کرتا ہوں ان کی مزار پر انوار اجابت دعا کے لیے تریاق مجرب ہے۔ در رسول اور کعبۃ اللہ میں ماں جی نے سارے گھر والے کے لیے بالعموم اور اس گنہگار کے لیے خصوصی دعائیں مانگی تھیں خدا ان کی مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

فقیر ابوالرضا اللہ بخش نیرؔ چشتی مجددی قادری خادم آستانہ عالیہ ھوت والا شریف نزد جمن شاہ ضلع لیہ

3

نیرؔ ملّت کی تنظیمی و تحریکی خدمات:

اسیرِ دیارِ حبیب ﷺ حضور نیرؔ ملت کی زندگی کا مرکز و محور مقام مصطفیٰ ﷺ تحفظ اور اس کی ترویج و اشاعت تھا اور اس کے ساتھ ساتھ مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ نفاذ تھا۔ آپ نے مجاہدانہ زندگی گزاری۔ مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لیے آپ ہر طرح کی مشکلات کا سامنا کر کے بھی سینہ سپر رہتے تھے۔ مسلک اعلحضرت فاضل بریلویؒ کی غیرتِ اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی۔ مذہبی اور مسلکی اعتبار سے وہ کبھی بھی مصلحت کا شکار نہیں ہوتے تھے۔ اس لیے آپ مختلف زمانوں میں رافضیوں خارجیوں اور دیگر بدمذہبوں کے خلاف نہ صرف زبانی قلمی جہاد کرتے رہے بلکہ تنظیمی اور تحریکی طور پر بھی مخالفین کا مقابلہ کرتے رہے۔ بلکہ تنظیمی اور تحریکی طور پر بھی مخالفین کا مقابلہ کرتے رہے۔

1۔ مرکزی پاک سُنی تنظیم:۔

آپ اس تنظیم میں مرکزی عہدوں پر ذمہ داری نبھاتے رہے۔ اور آپ کا شمار مرکزی قائدین میں ہوتا تھا۔ اس تنظیم کا مقصد دراصل خارجیوں کی فتنہ پرور تحریک ''تنظیم اہلسنت'' کے زہریلے اثرات کو ختم کرنا تھا۔ خصوصی طور پر جنوبی پنجاب میں چند خارجیوں نے مل کر تنظیم بنائی تھی اور اہلسنت کا بھیس بدل کر عوام اہلسنت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ حقیقتاً یہ ایک ایک۔۔۔ خارجی تحریک تھی۔ اس تحریک میں نواب احمد خان پتافی نور الحسن بخاری، عبدالستار تونسوی، دوست محمد قریشی، عبدالمالک، عبدالشکور، وغیرہ نمایاں لوگ تھے۔ اسی دور میں کتاب ''رشید ابن رشید'' لکھی گئی اس میں نواسہ رسول ﷺ جگر گوشہ بتول سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی قرار دیا گیا اور یزید کو جنتی ثابت کیا گیا اور یزید کے جنتی ہونے پر جہاں دیگر خارجیوں کے دستخط تھے وہاں نور الحسن بخاری، عبدالستار تونسوی اور مفتی محمد شفیع دیو بندی آف کراچی کے دستخط موجود ہیں۔ حکومت کی طرف سے جب اس کتاب پر پابندی عائد ہوئی تو اس کی پابندی ختم کرانے کے لیے تنظیم اہلسنت والوں نے مقدمہ لڑا اور تمام اخراجات ادا کئے۔ اس کے علاوہ یزید کی وکالت پر اور بھی کافی ساری کتب میدان میں آئیں تو اس وقت اہلسنت کے علما نے مرکزی پاک سنی تنظیم کی بنیاد رکھی اور خارجیت کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک دیا۔ اس پاک سُنی تنظیم میں مولانا غلام جہانیاںؒ، حضرت پیر عبداللہ بارُوؒ، سجادہ نشین دربار پیر بارو شریف، پیر سید گامن شاہ بخاری، مولانا محمد حسین بلبل، مولانا بشیر احمد چھینوی، پیر نور سلطان قادری سجادہ نشین دربار جمعہ شریف مہتمم جامعہ انوار باہو بھکر، مولانا محمد حسین صدیقی، مولانا اللہ بخش کوثر، مولانا قاضی کلیم اللہ فیضی، شیخ الحدیث مولانا منظور احمد فیضی، مولانا خدا بخش اظہر فیضی، مولانا خورشید احمد فیضی، مولانا فیض رسول نظامی، مولانا چہار یاری، اور دیگر علمائے کرام نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان دنوں حضرت نیرؔ ملت کے خطابات سننے کے لیے دور دور عوام آتی تھی آپ کا ولولہ انگیز اور مدلل خطاب اپنے اور غیر سب توجہ سے سُنا کرتے تھے۔ چونکہ آپ شاعری بھی فرمایا کرتے تھے اس لیے آپ کی اس دور کی شاعری رافضیوں اور خارجیوں کے لیے سیف بے نیام تھی۔ ان نظروں کا ایک ایک مصرع انہیں گولی کی طرح لگتا تھا۔ اس دور میں حکومت کی طرف سے آپ پر بہت پابندیاں عائد کی گئیں حکومت اور مخالفین نے آپ پر بہت سارے مقدمات کئے گئے۔ مختلف اضلاع میں داخلہ بندی اور کہیں زبان بندی کے احکامات جاری کئے گئےلیکن آپ نے اپنے مذہب اور مسلک کی خدمت کی خاطر کبھی بھی ان پابندیوں کی پروا نہ کی تھی۔

ایک مرتبہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں آپ پر توہین عدالت کا کیس ہو گیا۔ جب آپ عدالت میں جج کے سامنے پیش ہوئے تو آپ کے چہرہ کی وجاہت اور علمی رعب و دبدبہ دیکھ کر جج صاحب نے کھڑے ہو کر سلام کیا۔ اور مقدمہ میں آپ کو کہا کہ بس آپ عدالت کے برخاست ہونے تک یہیں بیٹھے رہیں۔ تو آپ کمرہ عدالت میں کرسیوں پر بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد پیر طریقت حضرت علامہ مولانا نور سلطان صاحب مھتمم جامعہ انوار باہو۔۔۔۔ نے عرض کی جناب ہم نے کھانا بھی کھانا ہے۔ جس پر جج صاحب مسکرا دیئے اور کہا چلیں جائیں آپ کی سزا ختم ہو گئی ہے۔

2۔ جمعیت علمائے پاکستان:۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ تحریک پاکستان میں علمائے اہلسنت اور مشائخ اہلسنت نے بھرپور کردار ادا کیا اور آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر کے قیام پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر کر دکھایا شومئ قسمت قیام پاکستان کے بعد مسلم لیگ کے قائدین قیام پاکستان کے مقصد سے منحرف ہو گئے جس کی بنا پر علما و مشائخ نے مسلم لیگ سے الگ ہو کر جمعیت علمائے پاکستان کی بنیاد رکھی جس کے پہلے صدر سید ابوالحسنات قادری اور ناظم اعلیٰ غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی چُنے گئے۔ یہ جماعت ہر دور میں اپنا کردار ادا کرتی رہی لیکن اس کے عروج کا زمانہ 1970ء میں تھا۔ جبکہ پاکستان میں پہلی بار انتخابات ہوئے۔ اس وقت جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی صدر شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ تھے۔ چونکہ حضرت خواجہ سیالویؒ کی نسبت دربار عالیہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ تونسہ شریف سے تھی اس لیے خواجہ سیالوی تونسہ شریف جب حاضری کے لیے تشریف لے جاتے تو رات کو جامعہ انوار باہو جمن شاہ میں قیام فرماتے اس طرح حضرت خواجہ سیالویؒ اور حضور نیرؔ ملت کا آپس میں گہرا پیار تھا۔ 1970ء میں جب انتخابات ہوئے تو جمعیت علمائے پاکستان نے بھرپور حصہ لیا۔ ملک بھر سے علمائے مشائخ نے اس الیکشن میں اپنی نمائندگی پیش کی۔ ضلع لیہ اس وقت ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل تھا۔ تحصیل لیہ میں جمعیت علمائے پاکستان کے صدر پیر طریقت حضرت قبلہ سید آغا شمس منور شاہ گیلانی تھے اور ناظم اعلیٰ حضور نیرؔ ملّت تھے تحصیل لیّہ میں قومی اسمبلی کی ایک سیٹ اور صوبائی اسمبلی کی دو سیٹیں

تھیں۔جے۔یو۔پی کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے امیدوار غوث زماں پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ پیر محمد عبداللہ باروؒ تھے جبکہ صوبائی اسمبلی پر پیر طریقت مخدوم اہلسنت پیر سید مہتاب احمد شاہ گیلانی آف پیر کوٹ شریف جھنگ اور پیر طریقت محسن اہلسنت پیر سید محمد شاہ گیلانی آف پیر چھتر شریف لیہ امیدوار تھے۔حضور نیّر ملت نے دن رات ایک کر کے انتخابی عمل میں حصہ لیا۔حضور نیّر ملّت نے اس وقت ایک انتخابی نظم لکھی جو کہ بہت مقبول ہوئی اور ہر سٹیج پر پڑھی جاتی تھی۔یہ نظم لیّہ کی مقامی زبان سرائیکی میں تھی جس کا پہلا مصرع یہ تھا۔

''اَج کفن سِراں تے بَنھ کے آ گئے پیر سارے میدان دے وچ''اس وقت ایک دن قومی اسمبلی کی پولنگ ہوئی اور دو دنوں کے بعد صوبائی اسمبلی کی پولنگ ہونی تھی۔پہلے دن پاکستان پیپلز پارٹی والوں نے ایک ڈرامہ کیا کہ ہر پولنگ اسٹیشن پر کچھ لوگ بھیج دیئے کہ حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ وفات فرما گئے ہیں۔اور آج شام 5 بجے جنازہ ہوگا۔اس وقت نہ موبائل فون کا زمانہ تھا اور نہ ٹیلیفون کی سہولت تھی اور ٹرانسپورٹ بھی بہت کم تھی۔اور حضرت قبلہ پیر بارو کریم کا آستانہ شریف بھی روڈ سے کافی دور تھا لوگ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے آستانہ عالیہ پر جمع ہو گئے اس طرح وہ ووٹ ڈالنے سے قاصر رہے۔اس طرح قومی اسمبلی کی سیٹ پاکستان پیپلز پارٹی نے جیت لی۔جب دو دنوں کے بعد صوبائی اسمبلی کا الیکشن ہوا تو تحصیل لیہ کی دونوں سیٹیں جمعیت علمائے پاکستان نے جیت لی پیر سید مہتاب احمد شاہ گیلانی اور پیر سید محمد شاہ گیلانی دونوں جے یو پی کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے۔

اس کے بعد آپ یعنی حضور نیّر ملت جمعیت علمائے پاکستان کے لیے کام کرتے رہے۔حتیٰ کے 1977ء کے انتخابات میں پی پی پی کے خلاف دیگر جماعتیں متحد ہو گئی۔اور انہوں ان نے پاکستان قومی اتحاد بنایا اور ان کا انتخابی نشان ''ہل'' تھا۔حضور نیّر ملّت پاکستان قومی اتحاد ضلع مظفر گڑھ کے ناظم اعلیٰ چنے گئے آپ نے اس وقت ایک انتخابی نظم بزبان سرائیکی لکھی

''رکھیں یاد توں ہل وو''

کل جماعتی نشان۔اتحادی اعلانِ۔راضی رب رحمانِ

تھیسی ربّ دا فضل وو

ساڈا قائد لاثانی سوہنڑا شیر ربانی　　شاہ احمد نورانی

سنگ سچیاں دے رل وو

نیّر منگدا دعائیں میڈا اللہ سائیں چا رحمت وسائیں

لگن پُھل تے پھل وو

3۔تحریکِ نظام مصطفیٰ ﷺ:۔

7 مارچ اور 9 مارچ 1977ء کو بالترتیب قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے انتخابات ہونے تھے۔اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے وزیر اعظم تھے۔انہوں نے 7 مارچ کے الیکشن میں دھاندلی کرائی اور پاکستان پیپلز پارٹی کو کامیاب قرار دے دیا جس پر پاکستان قومی اتحاد نے 9 مارچ کے الیکشن کا بائیکاٹ کیا۔اگرچہ پولنگ اسٹیشن عوام سے خالی تھے لیکن انتخابی عملہ کو حکم تھا کہ بیلٹ بکس بھر کرلانے ہیں لہذا انہوں نے مہریں لگا کر بیلٹ بکس بھر دتے۔اور صوبائی اسمبلی میں بھی پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنے کامیاب ہونے کا اعلان کر دیا۔جس کی بنا پر پاکستان قومی اتحاد نے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کر دیا۔چونکہ پاکستان قومی اتحاد میں شامل تمام جماعتیں ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ نفاذ پر متفق تھیں لہذا اس تحریک کا نام ''تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ رکھا گیا۔جہاں ملک کے دوسرے شہروں میں علماو مشائخ نے اپنا کردار ادا کیا وہاں حضور نیّر ملّت نے بھی اپنا حق ادا کیا۔حکومت کے خلاف اس تحریک میں آپ کے خطابات تاریخی حیثیت رکھتے ہیں آپ کے خطابات میں عوام میں جوش وجذبہ پیدا ہو جاتا تھا اگرچہ اس وقت ہر طرف سے فوج کی گاڑیاں اسلحہ سے لیس ہو کر جلوسوں کو گھیر لیتی تھیں لیکن حضور نیّر ملّت کے خطابات میں ایسا جذبہ ہوتا تھا کہ لوگوں کو گولیاں کا خطرہ اور خوف نہیں رہتا تھا ہر شخص اپنے نبی کریم روف رحیم کے نظام کے لیے گولی کھانے کے لیے تیار نظر آتا تھا۔

تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ وجہ سے پاکستان میں پہلی بار جمعہ المبارک کی سرکاری تعطیل منظور ہوئی۔شراب نوشی ممنوع قرار دی گئی۔جوئے کے اڈے بند کر دیئے گئے۔تحریک ابھی جاری تھی اور پاکستان قومی اتحاد کے ریڈ۔اے۔بھٹو کے ساتھ مذاکرات چل رہے تھے کہ 5 جولائی 1977ء کو جنرل ضیاالحق نے حکومت کا تختہ الٹ دیا اور ملک پر تیسرا مارشل لاء نافذ کر دیا۔

4۔جماعت اہلسنت پاکستان:۔

16، 17 اکتوبر 1978ء کو قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں غزالی زمان سیّد احمد سعید کاظمی نے سُنّی کانفرنس کرائی جس میں 25 لاکھ افراد کا اجتماع ہوا۔اس موقعہ جماعت اہلسنت کا اجلاس ہوا جس میں متفقہ طور پر سیّد احمد سعید کاظمی کو صدر چنا گیا۔حضور نیّر ملّت چونکہ تلمذ اسعیدی ہیں اور آپ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں اس لیے جماعت اہلسنت میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا آپ ضلع مظفر گڑھ جماعت اہلسنت کے ناظم اعلیٰ چلے گئے۔اس کے بعد جب 1981ء میں تحصیل لیّہ کو ضلع کا درجہ دیا گیا تو آپ جماعت اہلسنت ضلع لیّہ کے امیر چنے گئے۔ملتان کی سُنی کانفرنس اور نظام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس مصطفیٰ آباد (رائیونڈ) میں بسوں کے قافلے لیکر گئے۔اس کے علاوہ 1984ء میں حجاز کانفرنس لاہور میں بھی شرکت کی۔

غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی کی وفات کے بعد جانشین غزالی زماں پروفیسر سیّد مظہر سعید کاظمی کو جماعت اہلسنت پاکستان کا مرکزی امیر چنا گیا تو حضور نیّر ملّت ان کے دَور میں صوبائی ناظم اصلاح وتبلیغ چنے گئے۔اور جماعت اہلسنت پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن چُنے گئے۔

4۔انجمن سپاہِ مصطفیٰ ﷺ پاکستان:۔

حضور نیّر ملّت کے دور میں دیوبندی، وہابی، خوارجی کانگریسی نظریات کے خطیب عوام میں زہریلے اثرات چھوڑ رہے تھے۔ان زہریلے نظریات کے لیے حضور نیّر ملّت کا انداز بیان تریاق کا کام کرتا تھا۔جہاں بھی کوئی خوارجی نظریہ کا حامی خطیب اہلسنت کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا تو اس کی سرزنش کے لیے حضور نیّر ملّت کی خدمات حاصل کی جاتی۔آپ تقریر اور تحریر دونوں انداز میں ان کا ردّ بلیغ فرماتے۔ایک

وقت تھا جب مدینۃ الاولیا ملتان میں خوارجی دیوبندی کانگریسی خطیب عبدالستار تونسوی، عبدالمجید ندیم قاری حنیف نابینا وغیرہ فضا کو خراب کر رہے تھے اور حقائق کو مسخ کر کے عوام کو گمراہ کر رہے تھے تو اہل ملتان نے ان کی سرکوبی کے لیے اور ان کے زہریلے اثرات ختم کرنے کے لیے حضور نیّر ملّت سے جمعہ کی خطابت کی خدمات حاصل کیں۔ کچھ عرصہ بعد فیصل آباد میں ایک اور خوارجی دیوبندی ضیا قاسمی کا غوغا ہوا۔ تو اس کی سرکوبی کے لیے آپ فیصل آباد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے بعد 1985ء میں جھنگ کے پُرامن شہر میں فتنہ حق نواز اٹھا۔ جس نے پورے ملک میں آگ لگا دی اور اس نے ''انجمن سپاہِ صحابہ'' کے نام سے تنظیم بنا ملک کے امن و تہ و بالا کر دیا۔ آئے روز فسادات، قتل و غارت، جلاؤ گراؤ کا منظر تھا۔ ان حالات میں جھنگ سے چند احباب حضور نیّر ملّت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس فتنہ کا مقابلہ کے لیے آپ کی خدمت میں اپنی عرضی پیش کی۔ حضور نیّر ملّت صرف شب خیز صوفی ہی نہیں تھے اور نہ صرف کتابوں کی ورق گردانی کرنے والے محقق، بلکہ آپ مناظرہ کے میدان کے شاہسوار اور دشمنانِ دین کے لے یلغار اور مجاہد تھے آپ کا نام سنتے ہی مخالف پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ آپ نے جھنگ میں جب خارجیت اور دیوبندیت کا زور بڑھتا دیکھا تو فوراً اسکی سرکوبی کے لیے جھنگ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔ اہلسنت کی مرکزی پرانی عیدگاہ جھنگ صدر میں جمعہ کی خطابت کی ذمہ داری قبول کر لی۔ جو کہ فتنہ حقنواز جھنگوی کے مرکز سے چند قدم کے فاصلہ پر تھی۔ آپ نے سپاہِ صحابہ کے جواب میں ''انجمن سپاہ مصطفیٰ ﷺ'' بنیاد رکھی۔ اس طرح آپ بانی انجمن سپاہِ مصطفیٰ ﷺ قرار پائے۔ سپاہِ مصطفیٰ ﷺ مرکزی شوریٰ نے آپ کو تاحیات مرکزی سرپرست اعلیٰ مقرر فرمایا اور آپ کے صاحبزادے پروفیسر احمد رضا اعظمی المجد دی کو نائب سرپرست اعلیٰ چنا گیا۔ حضور نیّر ملّت نے ملک کے گوشے گوشے میں سپاہ مصطفیٰ کریم ﷺ پیغام پہنچایا۔ اور عوام کو بتلایا کہ خواہ اہلبیتھوں یا صحابہ کرام سب مصطفیٰ کریم ﷺ کے سپاہی ہیں۔ اور آپ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ امام اہلسنت مجدد دین وملّت اعلحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلویؒ نے صرف رافضیوں سے اجتناب کا حکم نہیں دیا بلکہ خارجیوں سے بھی اجتناب کا حکم دیا ہے۔ جس طرح رافضی گمراہ اور بے دین ہیں اس طرح خارجی دیوبندی بھی گمراہ اور بے دین ہیں آپ نے حق اور باطل کو واضح کرنے کے لیے اس دور میں کتابیں لکھیں۔ چند ایک کا نام درج ذیل ہے۔

1۔ دیوبندیت ایک جدید فرقہ

2۔ دیوبندیت ایک جدید فتنہ

3۔ دیوبندیت ایک عجیب معمّا

4۔ سپاہ صحابہ اور سپاہ مصطفیٰ ﷺ فرق

5۔ دیوبندی بریلوی اختلافات ختم کرنے کی تجویز

6۔ مشرک کون؟ بدعتی کون؟

7۔ سیف نقشبندی برگردنِ دیوبندی

8۔ راز سربستہ

اس کے علاوہ اور بھی کافی ساری کتب منصۂ شہود پر آچکی ہیں جن سے حق و باطل کا واضح فرق سمجھ آجاتا ہے ان کا ذکر آگے کی تصانیف میں کیا جائے گا۔

حضور نیّر ملّت نے دن رات ایک کر کے سپاہ مصطفیٰ ﷺ کام کیا محبت رسول ﷺ پیغام ہر شہر ہر گاؤں تک پہنچایا۔ پاکستان کا کون سا شہر ہے جہاں حضور نیّر ملّت نے عشق رسول ﷺ مقام رسول ﷺ وتوقیر رسول ﷺ سبق نہیں دیا۔ کراچی سے لیکر پشاور تک کوئٹہ قلات سے لیکر لاہور سیالکوٹ تک بلکہ کشمیر کی وادیاں بھی اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ حضور نیّر ملّت نے عشق رسول ﷺ کے وہ راگ الاپے ہیں جن کی صدا صدیوں تک سنائی دیتی رہے گی۔

مرد مجاہد حضور نیّر ملّت کے جھنگ آنے کے بعد سپاہِ صحابہ اور ان کے نام نہاد لیڈر حق نواز جھنگوی کا ناطقہ بند ہو گیا۔ ان کے علمی سیلاب کے آگے یہ سب خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے۔ علمی و تحقیقی جواب دینے کی بجائے یہ لوگ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے اور حضور نیّر ملت کے خطبہ جمعہ کے دوران ان پر فائرنگ کر دی۔ آپ کی جماعت کے دو سپاہی فتح محمد اور امیر محمد آپ کے سامنے آگئے اور وہ گولیاں حضور نیّر ملّت کو لگنے کی بجائے ان جانثاروں کو جا لگیں اور وہ موقعہ پر ہی شہید ہو گئے۔

اس واقعہ کے بعد انجمن سپاہِ مصطفیٰ پاکستان کے مرکزی کمانڈر انچیف پیر سید آغا کاظم گیلانی کافی ساری گاڑیاں لیکر پرانی عیدگاہ جھنگ آگئے اور وہ بہت زیادہ جذبات میں تھے کہ حکومت ہمیں تحفظ دینے میں ناکام رہی ہے اب ہم اپنا تحفظ خود کریں گے۔ اور اپنا بدلہ خود لیں گے لیکن اس وقت قبلہ نیّر ملّت کی ذات تھی جس نے جھنگ کے امن کو برقرار رکھا اور پیر سید آغا کاظم گیلانی کے قدموں پر اپنی دستار رکھ دی۔ اور عرض کی حضرت برائی کا جواب برائی سے نہیں ہم اس آقا کے امتی ہیں جس نے پتھر کھا کر دعائیں دی ہیں۔ اگر اس وقت قبلہ نیّر ملّت اپنا کردار ادا نہ کرتے تو جھنگ خون میں نہا چکا ہوتا۔ اور صدیوں بیت جانے کے بعد بھی خون کا حساب نہ چکایا جا سکتا۔ ان حالات میں حضور نیّر ملّت نے جو کردار ادا کیا اس پر کمشنر فیصل آباد نے آپ کو سفیر امن کا ایوارڈ اور سند پیش کی۔

ان دونوں شہدا کی شہادت کا کسی عدالت میں چلایا گیا۔ پہلے سیشن کورٹ ضلع جھنگ میں کیس چلا۔ پھر حق نواز جھنگوی نے اپیل کر دی کہ یہ کیس کسی اور عدالت میں چلایا جائے کیونکہ جھنگ کا سیشن جھنگ جانبدار ہے مجھے اس سے انصاف کی توقع نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ ایک سیشن جج نے کیا جانبداری یا بے انصافی کرنا تھی درصل حق نواز اور اس کے حواریوں کو یہ ڈر تھا کہ جھنگ کا ہر شخص ان کی فتنہ گری اور شر و فسادات سے واقف تھا کہیں ہمارے کردار سیشن جج جھنگ کے فیصلہ پر اثر انداز نہ ہو جائے۔ بہر حال حق نواز جھنگوی قاتل اور اس کے دیگر قاتل ساتھیوں کا کیس جھنگ سے منتقل کر کے سیشن جج ضلع بہ احمد بخش بھاپہ کی عدالت میں چلایا گیا۔ ابھی یہ کیس عدالت عالیہ میں چل رہا تھا کہ حق نواز جھنگوی کو نامعلوم افراد نے انہیں اپنے گھر کے دروازے پر فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ حالانکہ اس نے اپنے دفاع کا مکمل انتظام کیا ہوا تھا۔ اس کے دروازے پر ٹیلیفون لگا ہوا تھا۔ جو شخص ملنے آتا پہلے ٹیلیفون پر بات ہوتی اگر وہ قابل اعتماد ہوتا تو حق نواز اس سے ملاقات کرتا ورنہ وہ باہر ہی نہیں آتا تھا۔ معلوم نہیں وہ کون سے لوگ تھے جو حق نواز جھنگوی کے قابل اعتماد تھے اور وہ رات کے اندھیرے میں اسے ملنے آئے اور فائرنگ کر کے چلے گئے۔ یہ عقدہ آج تک نہیں کھل سکا نہ حکومت نے قاتلوں کا سراغ لگایا ہے اور نہ اسکی جماعت نے اس کا سراغ لگانے کی زحمت گوارا کی ہے۔

شھید ان سپاہِ مصطفےٰ ﷺ کے سانحہ پر اہلسنت کے تمام قائدین حضرت علامہ نیّر ملّتؒ کے پاس تعزیت کے لیے جھنگ تشریف لائے۔ان میں قائد اہلسنت حضرت مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقیؒ، مجاہد ملّت حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی، غازی تحریک نظام مصطفےٰ حضرت مفتی مختار احمد نعیمی گجراتی، جگر گوشہ محدث اعظم صاحبزادہ فضل کریم، جگر گوشہ غزالی زماں صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری حضرت قبلہ سید محمد عرفان مشہدی، جگر گوشہ پیر سواگ صاحبزادہ احمد حسن نقشبندی خواجہ خواجگان حضرت قبلہ خواجہ فقیر محمد باروی اور دیگر علماو مشائخ کی کثیر تعداد جھنگ میں تشریف لائے۔مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خان نیازی نے اس موقعہ پر واضح اعلان فرمایا کہ آج کے بعد ہم کسی بدمذہب دیوبندی وہابی خارجی سے اتحاد نہیں کریں گے۔

انجمن سپاہ مصطفےٰ پاکستان کے اعلیٰ سطح کے فیصلے کرنے کے لیے ایک سپریم کونسل بنائی گئی۔اس سپریم کونسل کا چیئرمین حضور نیّر ملّت نے اپنے ایک دوست پیر طریقت حضرت علامہ مولانا شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کو نامزد کیا۔جو تاحیات اس عہدے پر اپنی ذمہ داری نبھاتے رہے۔

انجمن سپاہِ مصطفےٰ ﷺ علماو مشائخ کی کثیر تعداد شامل رہی اور ہر شخص اپنی اپنی استطاعت کے مطابق کام کرتا رہا۔پیر طریقت سید آغا کاظم گیلانی مرکزی کمانڈر انچیف تھے۔پیر طریقت مولانا علّامہ نصر اللہ شاہ ستاری آف کہروڑ پکا مرکزی نائب صدر تھے۔پیر سیّد زین العابدین شاہ گیلانی ڈیرہ اسمٰعیل خان مرکزی نائب صدر کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔پیر طریقت حضرت صاحبزادہ سیّد غلام غوث شاہ گیلانی دربار اٹل شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان مرکزی قائدین میں سے تھے۔حضت خواجہ عبدالمناف صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف مرکزی رہنما تھے۔حضرت قبلہ میاں محمود الحسن نقشبندی آف ملتان صاحبزادہ فیاض احمد اویسی بہاولپور، صاحبزادہ مطیع الرسول نظامی ملتان، مولانا سعید احمد فاروقی ملتان، مولانا سعید احمد کریمی ملتان، حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب رضوی ملتان، مفتی محمد شفیع مظفر گڑھ، مفتی الٰہی بخش ساجد البارروی جھنگ، محمد اسلم حامری مظفر گڑھ، مولانا محمد صادق سیالوی کمالیہ، مولانا محمد صادق سیرانی ملتان، مولانا نذر حسین سروری ملتان، مولانا فیض بخش رضوی ملتان، حاجی اللہ یار شکوری، قاری صاحب یار بستی ملوک ملتان، پیر فتح محمد قادری جلال پور پیر والا مولانا غلام قادر سہانی پل قنبر ڈیرہ غازی خان، جناب محمد اکبر لغاری، قاری محمد اشرف گرمانی کراچی، مولانا عباس رضا البارروی منوڑہ کراچی، مولانا رحمت اللہ قادری حیدر آباد، ملک جان محمد ڈیرہ اسمٰعیل خان، قاری محبوب عالم جھنگ سید غوث علی شاہ جھنگ، ناصر عباس حیدی جھنگ، حاجی سلیم بلا جھنگ، نصیر مصطفائی مولانا محمد شریف نوری چکوال، راؤ عمر دراز احمد پور شرقیہ بہاولپور، قاری غلام فرید بہاولپور، ڈاکٹر عبدالمنعم خان ڈیرہ غازی خان،

اس کے علاوہ علماو مشائخ کی کثیر تعداد سپاہِ مصطفےٰ ﷺ سرپرستی کرتی رہی ہے۔اور وقتاً فوقتاً اپنی اپنی ذمہ داری نبھاتے رہے۔آزاد کشمیر سمیت پاکستان کے ہر صوبے میں سپاہِ مصطفےٰ کی تنظیمو جود رہی۔ ڈویژنل، ضلع تحصیلی اور مقامی سطح پر سپاہِ مصطفےٰ کی تنظیم سازی کی گئی، اور دفاتر قائم کئے گئے۔جہاں بھی سپاہِ صحابہ والے فساد پھیلاتے یا خارجیت کا پرچار کرتے، حضرت قبلہ نیّر ملّت وہاں ان کے تعاقب کرتے۔اور ہر طرح سے ان کو منہ توڑ جواب دیتے۔حضور نیّر ملّت کو اگرچہ دھمکی آمیز خطوط ملتے رہتے، مختلف شہروں سے آپ پر قاتلانہ حملے بھی ہوئے لیکن اس مردِ مجاہد نے کبھی بھی ان کی پرواہ نہیں کی بلکہ بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ محبت رسول اور مقام رسول کا درس دیتے تھے۔

ہوا ہے گو تندو تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے۔
وہ مرد درویش حق نے جس کو دیا ہے اندازِ خسروانہ

ہزار دشت پڑے لاکھ آفتاب ابھرے
جبیں پہ گرد پلک پہ نمی نہیں آئی
کہاں کہاں نہ لُٹا قافلہ فقیروں کا
متاعِ درد میں لیکن کمی نہیں آئی

سپاہِ مصطفےٰ ﷺ کے کارکنوں پر سپاہِ خون خرابہ ہر شہر میں ظلم و زیادتی کرتی رہی اور ہر مقام پر ناجائز تنگ کرتی رہی لیکن حضور نیّر ملّت نے کبھی بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ملک کی امن و سلامتی کے لیے وہ ہمیشہ اپنے کارکنوں کو صبر کی تلقین کرتے رہے اور پُر امن طور پر رہ کر محبت رسول ﷺ پیغام پھیلانے کا سبق دیتے رہے۔نام نہاد سپاہِ صحابہ کے فتنہ وفساد قتل وغارت، ھنگامہ آرائی اور بدامنی کے واقعات اور داستانوں سے پاکستان کے قومی اخبارات بھرے پڑے ہیں۔ان کے کردار کو دیکھ کر حکومت پاکستان نے اس تنظیم پر پابندی عائد کردی تو انہوں نے ''لشکر جھنگوی'' کے نام سے کام کرنا شروع کر دیا۔ لشکر جھنگوی کے نام سے کام کرنے پر جو کردار انہوں نے ادا کیا تو مقدمات ہی مقدمات کا سامنا کرنا پڑا تو ان مقدمات سے بچنے کے لیے انہوں نے نام تبدیل کر کے ''ملّت اسلامیہ دیوبند'' رکھ لیا۔جب یہ نام بھی بدنام ہو گیا تو پھر انہوں نے ''انجمن نوجوانانِ اہلسنت دیوبند'' کے نام سے تنظیم چلائی، جب اس نام پر بھی ہر طرف سے خطرات لاحق ہوتے تو انہوں نے نام تبدیل کر کے ''اہلسنت والجماعت'' کا لیبل لگالیا۔بہر حال نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔زہر ہمیشہ زہر رہتی ہے اگرچہ آپ زہر کی بوتل پر شہد کا لیبل لگا دیں۔معلوم نہیں ان لوگوں نے کن کو دھوکہ دینے کے لیے اتنے رنگ بدلے ہیں حکومت کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں یا مخلوق خدا کو دھوکہ دے رے تھے لیکن حقیقت یہ ہے نہ یہ اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں اور نہ ایمان والوں کو بلکہ یہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں جن کا ان کو علم نہیں ہے۔

حضور قبلہ نیّر ملّت نے سپاہِ مصطفیٰ ﷺ کے مشن سندھ کے شہروں کے علاوہ اندرونِ سندھ بھی سپاہِ مصطفےٰ کے لیے دن رات ایک کیا۔اگرچہ ان کی صحت ساتھ نہیں دیتی تھیں لیکن جذبہ عشق رسول ﷺ کے سامنے یہ سب چیزیں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔آپ نے پنجاب کے ہر شہر میں سپاہِ مصطفےٰ کا پیغام کے جھنڈے لہرائے۔صوبہ بلوچستان اور صوبہ خیبر پختون خواہ کے شہروں اور قصبوں میں سپاہِ مصطفےٰ کی تنظیم سازی کی اور یونٹس بنائے۔راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ کوہ مری، ایوبیہ کے کوسہاروں میں محبت رسول کا پیغام سپاہِ مصطفےٰ کے پلیٹ فارم سے پیش کیا۔آزاد کشمیر میں بھی آپ نے دورے فرما کر میرپور، راولا کوٹ، باغ۔کوٹلی، کوہالہ سہینہ بھمبر اور دیگر کئی شہروں اور قصبوں میں سپاہِ مصطفےٰ ﷺ پیغام عام کیا۔

5۔انجمن طلباءِ اسلام:۔

انجمن طلباءِ اسلام پاکستان کی بنیاد 1968ء میں رکھی گئی، جبکہ علامہ نیّر ملّتؒ کی خطابت کا سورج نصف النہار پر چمک رہا تھا۔آپ نے ہر سٹیج اور ہر موقع پر انجمن طلباءِ اسلام کی سرپرستی فرمائی، انجمن طلباءِ اسلام کے مرکزی صدر میں محمد اقبال اظہری، حاجی حنیف طیب، محمد عثمان خان نوری امجد علی چشتی، ظفر اقبال نوری، حمایت علی چوہدری، احمد عبدالرزاق ساجد اور دیگر مرکزی، صوبائی،

ڈویژنل،ضلعی عہدیداران آپ کے خدمت میں جہاں بھی حاضر ہوئے آپ نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور تعاون فرمایا۔راقم الحروف بھی اپنے کریم وشفیق والدگرامی قبلہ نیّر ملّت کے اشارے پر انجمن طلباءِ اسلام میں شامل ہوا۔اور مختلف ذمہ داریوں پر کام کرتا رہا ضلعی ناظم ATI ضلع لیّہ ۔ڈویژنل طاظم ڈیرہ غازی خان۔ڈویژنل طاظم ڈویژن بہاولپور،صوبائی نائب ناظم ATI پنجاب،مرکزی مشاورت کا بھی ممبر چنا گیا۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں انجمن طلباءِ اسلام کا ہولڈ ہے۔جوانہوں نے اسلامی جمعیت طلبہ سے چھینا تھا۔ان کے ظلم وستم اور چیرہ دستوں سے طلبہ اور اساتذہ دونوں تنگ تھے جس کی بنا پر ان لوگوں ATI کا تعاون کیا اور اسلامی جمعیت طلبہ جو کہ مودودی جماعت کی بغل بچہ تنظیم ہے اس کو یونیورسٹی سے نکال باہر کیا۔1992ءمیں راقم االحروف نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم۔اے اسلامیات کیا تو اس وقت مجھے ناظم جامعہ چُنا گیا۔پھر اس کے بعد 1996 تا 1998ءتک میں ایم فل (M.Phil) اسلامیات کرتا رہا تو مسلسل دوسال ATI کا ناظم جامعہ رہا۔مخالف تنظیمیں بہت زور لگا تی رہی کہ ATi کو یونیورسٹی سے نکال دیا جائے ان میں حکومتوں کی بغل بچہ تنظیمیں بھی شامل تھیں لیکن طلبہ اور اساتذہ کی محبوب تنظیم ATi کو وہ یونیورسٹی سے نہ نکال سکے اور تا حال 2013ءتک ATi یونیورسٹی طلبہ کی واحد تنظیم ہے جو طلبہ کے دلوں پر راج کر رہی ہے۔

4

(تصانیف)

حضور نیّر ملّت نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود بہت ساری کتب کے مصنف بھی ہیں۔یہ بات بھی آپ کی کرامات سے کم نہیں ہے۔میدان مناظرہ ہو یا میدان خطابت، فتویٰ نویسی ہو یا فن تفسیر وفن حدیث کے مسائل،علم ادب وھانی گھتیاں۔ہوں یا فلسفہ ومنطق کی گہرائیاں، یہ سب چیزیں حضور نیّر ملّت کی زندگی میں یکجا نظر آتی ہیں۔جہاں آپ شب خیز صوفی بن کر تصوف طریقت،معرفت وحقیقت سے پردے اٹھاتے ہوئے نظر آتے ہیں وہاں آپ قلم کے میدان کے شاہکار نظر آتے ہیں۔آپ نے جب دیکھا کہ کوئی بدمذہب اہلسنت کے کسی مسلمہ عقیدہ یا عمل پر اعتراض کر رہا ہے تو آپ نے اسی وقت قلم اٹھایا اور جواب لکھ کر پیش کر دیا۔آپ کی کچھ تصانیف جو ہمارے ہوش سنبھالنے سے پہلے چھپ گئی تھی اور ہم ان کا ریکارڈ محفوظ نہ رکھ سکے ان کے لیے ہم اہلسنت سے معذرت خواہ ہیں البتہ جب کسی دوست سے کوئی نسخہ موصول ہو گیا ہم اُسے دوبارہ عوام کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔جو تصانیف ہمارے پاس موجود ہیں ہم ان کا تعارف آپ کی خدمت پیش کر دیتے ہیں۔

1۔تفسیر نیّر العرفان:۔

یہ آپ کی معرکتہ آلاراءِ تصنیف ہے آپ نے مکمل قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر لکھی ہے۔ابھی زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی انشاءاللہ کوشش کر رہے ہیں کہ بہت جلد چھپ کر منصۂ شہود پر آجائے تاکہ عوام اہلسنت اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

2۔ سیرت نیّر رسالت ﷺ:۔

نبی کریم رؤف رحیم ﷺ سیرت طیبہ پر آپ کی اچھوتی تحریر ہے۔ہر سیرت نگار کا اپنا اپنا انداز ہے لیکن حضور نیّر ملّت نے ایک نئے انداز میں اپنے آقا کی سیرت کو بیان کیا ہے۔

3۔ فاتح کربلا:۔

اس کتاب کا نام نور العینین فی ذکر الحسین المعروف فاتح کربلا رکھا۔اس کتاب واقعہ کربلا کو محققانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے رطب ویابس روایات سے گریز کیا گیا ہے۔شہادات کے فضائل،شھادت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بھی بیان کیا گیا ہے۔شھادت امام حسن پر اٹھنے والے اعتراضات پر مدلل جوابات دئے گئے ہیں۔یزید کی ولی عہدی پر جو حضرت امیر معاویہ ؓ پر اعتراض ہو سکتے ہیں ان کا بھی محققانہ جائزہ لیا گیا ہے۔

4۔نیّر صداقت:۔ بجواب (نام نہاد) براھین اہلسنت

دیوبندی مولوی دوست محمد قریشی نے ایک کتاب براھین اہلسنت لکھی اس کا محققانہ رد اور مسکت جواب لکھا اور اس کتاب کا نام نیّر صداقت رکھا۔جس کا جواب آج تک دیوبندی نہیں لکھ سکے اور نہ لکھ سکتے ہیں۔

5۔نیّر حقیقت درحقانیت حنفیت:۔

یہ کتاب مذہب امام اعظم ابوحنیفہ ؓ کو ثابت کرنے کے لیے وہابی غیر مقلدین کے خلاف لکھی گئی۔

6۔بہار طریقت:۔

برادران طریقت کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے کتاب لکھی گئی۔جس میں تصوف،حقیقت ومعرفت اور سلوک کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

7۔نیّر ھدایت:۔ عقیدہ اہلسنت کی ترجمانی اور عقائد اہلسنت کو مدلل ثابت گیا گیا ہے۔

8۔دلائل قویہ درحقانیت مذہب حنفیہ:۔
یہ کتاب روافض اور غیر مقلدین وہابیہ کے خلاف لکھی گئی ہے

9۔دیو بندیت ایک جدید فرقہ:۔

10۔دیو بندیت ایک جدید فتنہ

11۔دیو بندیت انگریز کی معنوی اولاد

12۔دیو بندیت ایک دلچسپ معمّہ

13۔نورانیت النبی ﷺ
نورالحسن بخاری دیو بندی کی کتاب بشریت النبی کا مدلل اور سکت جواب

14۔نصرت القادر درمسئلہ حاضر وناظر

15۔تنویر النواظر(2جلد) سرفراز گھکڑ وی دیو بندی کی کتاب تبرید النواظر کا رڈ بلیغ

16۔مشرک کون؟ بدعتی کون؟
اہلسنت کو مشرک وبدعتی کہنے والوں کی کتب سے حوالہ جات کہ جن امور کی بنا پر وہ اہلسنت پر شرک وبدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں وہ خود بھی کرتے ہیں۔

17۔راز سربستہ:۔ ردّ نجدیت علمائے دیو بند کی کتب سے۔

18۔قرۃ العینین فی تقبیل الابہامین(انگوٹھے چومنے کا ثبوت)

19۔دُعا بعد نماز جنازہ

20۔نماز جنازہ کے بعد مسنون دعائیں

21۔روضے بنانے کا ثبوت

22۔مسئلہ اصل اباحت

23۔عدم فعل عدم جواز کی دلیل نہیں۔

24۔نئی تجویز:۔ دیو بندی بریلوی اختلافات ختم کرنے کی نئی تجویز

25۔فیصلہ:۔ عربی مذہب کس کا ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حقیقت عربی مذہب اہلسنت کا ہے۔علمائے عرب اور ہیں اور علماءِ نجد اور

26۔مذہب اہلبیت:۔ مذہب اہلسنت ہی مذہب اہلبیت ہے۔

27۔بحث حدیث ثقلین

:28۔افضل البشر بعدازانبیاء

29۔خلیفہ بلا فصل

:30۔حضور کی چار بیٹیوں کے ثبوت

31۔شان امیر معاویہ

32۔نماز میں ہاتھ باندھنے کا ثبوت

33۔القول الصحیح فی حیات المسیح
اس کتاب میں حیات مسیح اور علامات مسیح کو بیان کیا گیا ہے یہ کتاب مرزائیت کے سر پر لٹکتی تلوار ہے۔

34۔مسائل حج وعمرہ

35۔وعید شدید دربارہ یزید پلید

36۔قول سدید درذم یزید

37۔انگریز کے پٹھو کون؟

38۔تحفہ سواگیہ بجواب تحفہ سعدیہ

39۔مسئلہ سماع موتیٰ

40۔راہِ حق:۔ یہ کتاب بدعت کی اقسام پر لکھی گئی ہے۔

41۔کلماتِ خیر درجواب ہفواتِ زبیر

مدرسہ رکن الاسلام حیدرآباد سندھ کے مہتمم ابوالخیر محمدزبیر نے اعلحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمدرضاخاں بریلوی کے ترجمہ ذبک کو غلط لکھا تو اس کے ردّ میں یہ کتاب لکھی گئی۔

42۔مذبوحہ مافوق العقدہ

43۔مغیبا تخمسہ

44۔معجزہ ردّ الشمس

45۔صحاح ستہ اور فقہ حنفیہ

46۔کشف حقیقت

47۔احسن البیان فی الصلٰوۃ والسلام علی سید الانام عند الآذان

48۔مسلک اعلحضرت علمائے دیوبند کی نظر میں

49۔سیدنا امیر معاویہ کے بارے میں علمائے امت کے تاثرات

50۔حکم قرآن بجواب حکم آذان

51۔سیف نقشبندی بر گردنِ دیوبندی

52۔سپاہ صحابہ اور سپاہِ مصطفے ﷺ میں فرق

53۔ناجی فرقہ

54۔قول متین در بارہ غنیۃ الطالبین

55۔اربعین نیّر

56۔داڑھی کی شرعی حیثیت

57۔شان صدیق اکبرؓ

58۔منکرین قرآن

59۔شان صحابہ کرام احادیث کی روشنی میں

60۔تکفیر کے بارے اہلسنت کا موقف

61۔شیعہ کون؟

62۔یزید امام اعظم کی نظر میں

63۔یزید ہماری نظر میں

64۔یزید جہنمی ہے

65۔امام مہدی کے بارے شیعوں اور دیوبندیوں کے عقائد

66۔عمرہ کے مسائل اور دعائیں

67۔تحقیقات امام احمد رضا رضی اللہ عنہ در بارہ قدم غوث بر گردن اولیا

68۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام

5

اسمائے گرامی خلفائے کرام حضور نیّر ملّت ؒ

حضور نیّر ملّت نے کافی دوستوں کو جوان کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے تھے سلوک کے اسباق اور منازل طے کرا کے خلافت سے نوازا تھا اس کے علاوہ کافی سارے احباب وہ بھی ہیں جنہوں نے طریقت کے اسباق پڑھ کر اور مراقبات طے کر کے خلافت حاصل کی تھی جن احباب کے متعلق فقیر جانتا ہے ان کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں۔

1۔جانشین نیّر ملّت پروفیسر صاحبزادہ احمد رضا اعظمی نیّری باروی دربار ہوت والا شریف

2۔صاحبزادہ محمد محسن رضا نیّری دربار ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

3۔جنید العصر ڈاکٹر عبدالمنعم احمد خان نیّری نقشبندیؒ ڈیرہ غازی خان

4۔حضرت علامہ مولانا قاری نذر محمد صاحب میلسی ضلع وہاڑی

5۔حضرت نواب مظہر حسن اللہ خان یوسف زئی المعروف نواب ببلی خان پیر پٹھان میلسی ضلع وہاڑی

6۔حضرت خواجہ عبدالمعید سبحانی قبلہ مدظلہ العالی مرشد آباد شریف

7۔سید السادات حضرت قبلہ سید طارق مسعود شاہ نیّری میانوالی

8۔حضرت قبلہ شاہ نور محمد ہاشمی قریشی دائرہ دین پناہ

9۔حضرت علامہ مفتی محمد اکرام المحسن احمد پور شرقیہ

10۔حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ پہاڑ پور حال ساکن لاہور

11۔حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اسحاق نظامی احسان پور

12۔امیر اہلسنت ابو البلال حضرت قبلہ محمد الیاس قادری امیر دعوت اسلامی

13۔حضرت مولانا صوفی غلام حسین کوٹلہ نارنگ سارنگ لیہ

14۔حضرت مولانا حافظ غلام فرید نیّری بہاولپور

15۔حضرت مولانا حکیم محمد اسلم نیّری کوٹلی باقر شاہ ضلع جھنگ

16۔حضرت مولانا صوفی عطا محمد لغاری ٹھٹھہ لغاری تونسہ شریف

17۔حضرت مولانا الحاج امیر محمد میلسی ضلع وہاڑی

18۔صوفی باصفا حاجی اللہ بخش سعیدی قادری نیّری ملتان

19۔حضرت مولانا محمد حامد رضا رضوی نیّری میلسی ضلع وہاڑی

20۔حضرت محمد ندیم احمد فوجی مسلم نگر جھنگ

21۔حضرت مولانا صوفی رحمت اللہ قادری کینجر میر پور ماتھیلو ضلع گھوٹکی سندھ

22۔حضرت مولانا قاری غلام رسول مظفر پور تحصیل و ضلع میانوالی

23۔صوفی باصفا حضرت جام محمد ظفر اللہ باروی کوٹ سلطان لیہ

جام صاحبؒ کو حضرت مرشد اعظم بارو کریمؒ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔انہوں نے حضور نیّر ملّت سے خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں دیگر سلاسل کی اجازت عطا کی جائے تو حضور نیّر ملّت نے انہیں جمیع سلاسل کی سند عطا فرمائی۔

محتاج توجہ

غبار راہ حجاز

پروفیسر صاحب زادہ احمد رضا اعظمی نیری باروی

دربار عالیہ نیریہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

6

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ نصلی علےٰ حبیبہ الکریم وعلےٰ آلہ واصحابہ اجمعین

فقیر ابو الرضا اللہ بخش نیّر مجددی کی دینی خدمات

والد ماجد قبلہ پر اللہ یار چشتی کی فقیر سے پہلے پیدا ہونے والی اولاد چھوٹی عمر میں فوت ہو چکی تھی آپ نے منّت مانی تھی اب جو بچہ پیدا ہوگا وہ دنیاوی کاموں سے فارغ صرف دینی خدمات کے لیے وقف ہوگا۔ فقیر 10 ستمبر 1938 مطابق 14 رجب 1357ھ بروز ہفتہ بوقت 12 بجے در ساعت عطارد پیدا ہوا۔ابتدائی نام محمد حسین ہے آپ کے استاد مولانا صالح محمدؒ نے اپنے مرشد کریم تونسویؒ کے نام پر اللہ بخش نام رکھا۔اسلیے فقیر ابتدا ہی سے دین کے کاموں کے لیے وقف تھا۔

تبلیغی خدمات:۔

فقیر طالب علمی کے زمانہ سے بلا جھجک تقریریں کرتا تھا، 1960ء سے بحیثیت فارغ التحصیل خادم دین تبلیغ دین شروع کی۔ پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں (کراچی، حیدر آباد سندھ، ملتان، لاہور، راولپنڈی، کوئٹہ، سبّی، جیکب آباد، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسمٰعیل خان، میانوالی، کالاباغ، داؤد خیل، بھکر، سرگودھا، وغیرہ میں فقیر کے متعدد بار خطابات ہوئے۔ صوبہ سندھ، بلوچستان، سرحد، اور پنجاب کے دیہاتوں میں فقیر نے قریہ قریہ بستی بستی تقریریں کیں۔ کراچی کے نشتر پاک سے پشاور کا جناح پارک فقیر کا میدان خطابت رہا ہے،

دشت تو دشت کیا دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

یہ بطور تحدیث نعمت ہے ورنہ فقیر علمائے حق کی خاکِ پا ہے۔ بدعقیدہ مولویوں سے متعدد بار مناظروں کا موقعہ بنا۔ پہلے تو مخالف مولوی فقیر کے مقابل آئے نہیں اگر کوئی آیا تو جوتیاں چھوڑ کر فرار ہوتا نظر آیا۔ مناظرہ بھرمی نواب سابق ضلع میانوالی موجودہ ضلع بھکر اس کی زندہ مثال ہے۔

تدریسی خدمات:۔ فقیر کا اکثر وقت چونکہ تبلیغ پر صَرف ہوا بطور تحدیث نعمت عرض کرتا ہوں چار چار مہینے کے مسلسل تبلیغی دورے رہے اس لیے تدریسی کاموں پر توجہ کم رہی تاہم مولانا غلام رسول، مولانا غلام حسین طاہر فیضی مولانا منظور کوثری وغیرہ نے فقیر سے کچھ اسباق پڑھے اور کافی علمائے نے فقیر سے حدیث کی سندیں حاصل کیں۔ فقیر سے متعدد اسباق پڑنے والوں کی فہرست طویل ہے جس کا احصا یہاں ناممکن ہے۔

قلمی خدمات:۔

فقیر نے (نیّر العرفان) نام سے ترجمہ اور تفسیر القرآن لکھی ہے۔ ترجمہ چھپ کر جلد منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے والا ہے۔ سیرت نیّر رسالت سیرت کے عنوان پر لکھی ہے سچے صحیح مستند واقعات پر مشتمل نور العینین فی ذکر الحسین المعروف فاتح کربلا لکھی ہے جو زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔ ایک بدعقیدہ پیر اور مُلاں نے اہلسنت کے عقائد کے خلاف براھین اہلسنت نامی کتاب لکھی فقیر نے اس کا جواب بنام نیّر صداقت رد (نام نہاد) براھین اہلسنت لکھا یہ کتاب دو مرتبہ شائع ہوئی۔ مخالفین آج تک اس کا جواب نہ لکھ سکے۔ غیر مقلدین کے رد میں نیّر حقیقت در حقانیت حنفیت لکھی جو ابھی طبع ہوئی ہے، حقیقت معرفت اور طریقت کی راہنما فقیر کی کتاب بہار طریقت فقیر کے مخلص مرید وخلیفہ جناب محمد ندیم احمد فوجہ افسر نے چھاپی ہے اور برادران دیاران طریقت میں مفت تقسیم کی عقائد اہلسنت کی ترجمان فقیر کی کتاب نیّر ھدایت چھپ چکی ہے۔ روافض غیر مقلدین اور وھابیہ کے رد میں فقیر کی کتاب دلائل قویہ در حقانیت حنفیہ چھپ چکی ہے۔ دیوبندیت کا تعارف فقیر کی مندرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں،

1۔ دیوبندیت ایک جدید فرقہ 2۔ دیوبندیت ایک جدید فتنہ 3۔ دیوبندیت انگریز کی معنوی اولاد 4۔ دیوبندیت ایک دلچسپ معمہ اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی۔

5۔ نورانیت النبی کو (دیوبندیوں کی بشریت النبی کا رد)۔ 6۔ نصرت القادر در مسئلہ حاضر وناظر

7۔ تنویر النواظر دو جلدیں سرفراز گکھڑوی کی تبرید النواظر کا ردبلیغ

8۔ مشرک کون بدعتی کون؟ میں مشرک وبدعتی کہنے والوں کو ان کی اپنی کتب کے حوالہ جات سے مشرک وبدعتی ثابت کیا گیا ہے۔

9۔ راز سربستہ رد نجدیت علماء دیوبند کی کتابوں سے،

10۔ قرۃ العینین فی تقبیل ابھامین، انگوٹھے چومنے کا ثبوت

11۔ دعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت متعدد رسالے

12۔ روضے بنانے کا ثبوت

13۔ مسئلہ اصل اباحت

14۔ عدم فعل عدم جواز کی دلیل نہیں

15۔ دیوبندی بریلوی اختلافات ختم کرنے کی نئی تجویز

نیز ان کے علاوہ کئی کتب غیر مطبوعہ ہیں، فقیر کے لکھے ہوئے مقالے اور مضامین جو مختلف مذہبی رسالوں میں طبع ہوئے کافی تعداد میں ہیں اندازاً ان کی تعداد 500 سو سے تجاوز ہے رد روافض میں مذہب اہل بیت اہلسنت مذہب اہلسنت ہی ہے بحث حدیث الثقلین افضل البشر بعد الانبیا، خلیفہ بلا فصل، شان امیر معاویہ، حضور کی چار بیٹیوں کا ثبوت نماز میں ہاتھ باندھنے کا ثبوت اور کافی غیر مطبوعہ کتب موجود ہیں۔ ردِ مرزائیت میں فقیر کی کتاب القول الصحیح فی حیات المسیح ہے۔ جس میں حیات مسیح وعلاماتِ مسیح کا بیان ہے جو مرزائیت کے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے نیز مقالاتِ نیّر جو عنقریب چھپنے والے ہیں میں فقیر کے کئی غیر مطبوعہ اور مطبوعہ رسالے ہیں اور مضامین قابل مطالعہ ہیں۔ حاجیوں کے لیے فقیر کی کتاب مسائل حج وعمرہ چھپ چکی ہے اور دوسری کتاب جس میں عمرہ کی تفصیلی مسائل ہیں ابھی غیر مطبوعہ ہے۔ بھکر کے بدعقیدہ مولوی نے مشائخ پنجاب کو علماء دیوبند کا ہم نوا وہم عقیدہ کا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی فقیر نے اس کا ردبلیغ کیا ہے جو چھپ چکی ہے۔ مسئلہ حیات النبی کے عنوان اور سماع موتے کے عنوان پر فقیر کی دو کتابیں فقیر کے خلیفۂ مجاز اور فقیر سے سند الحدیث حاصل کرنے والے مولانا اکرام المحسن ابن مفتی محمد محسن ابن شیخ الحدیث مولانا منظور احمد فیضی نور اللہ مدقدہ کراچی سے چھپوا رہے ہیں۔ بدعت کی اقسام کے عنوان پر فقیر کی کتاب راہِ حق قابل مطالعہ ہے خلاف اولی گناہ نہیں اور عصمت کے منافی نہیں اس عنوان پر فقیر نے کافی مواد جمع کیا ہے۔ کچھ ماہنامہ السعید کی متعدد قسطوں میں چھپ چکا ہے اور کچھ غیر مطبوعہ ہے اعلحضرت کے خلیفۂ اول صدر الافاضلؒ نے ترجمہ کنز الایمان کے حاشیہ پر دو مقامات پر معصوم انبیائے کے کاموں کو خلافِ اولیٰ اور ترک افضل لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو "فتکونا من الظالمین اور ربِ انی ظلمت نفسی" کا حاشیہ خزائن العرفان۔

حیدرآباد سندھ کے مدرسہ رکن الاسلام کے مہتممنے جب ذنبك کا ترجمہ اعلحضرت کو غلط لکھا تھا فقیر نے اس کا رد کلمات خیر در جواب ہفوات زبیر لکھا ہے۔ اب تو بحمد اللہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی نے اس قول سے رجوع کر کے اہلسنت کے دل ٹھنڈے کئے ہیں۔ مذبوحہ مافوق العقدہ حرام ہے یہ رسالہ ابھی غیر مطبوعہ ہے مغیبات خمسہ کا فی طویل مضمون فقیر نے فتاوے میں درج کیا ہے ابھی غیر مطبوعہ ہے۔ مذہب اہلسنت فقیر نے اس کتاب میں صرف مسئلہ علم غیب پر ہزار صفحات کو مزّین کیا ہے جو ابھی غیر مطبوعہ ہے فقیر کی کئی کتابوں کے مسوّدے ہماری غفلت کی وجہ سے چوری ہو گئے یا ضائع ہو گئے ایک جاہل واعظ نے اپنے نام سے فقیر کی کتاب چھپوائی ہمارے ایک فاضل عالم کے سامنے اس کی ایک سطر بھی نہ پڑھ سکا۔ معجزہ درالشّمس (سورج کے واپس ہونے) کے ثبوت میں فقیر نے ایک سو100 حوالہ جمع کیا۔ اس کو ترتیب دے کر کتابی شکل میں چھپوایا جائے گا انشااللہ۔

فقیر کے اساتذہ:۔

1۔ حضور غزالی زمان قبلہ سیّد احمد سعید کاظمی جن سے فقیر نے سند الحدیث بمعہ خلافت حاصل کی۔

2۔ والد ماجد علّامہ پیر اللہ یار چشتی جن سے فقیر نے ابتدائی کتب پڑھیں۔

3۔ استاذ العلما حضرت مولانا حامد علیؒ

حضور استاذیم میرے پہلے حجکے رفیق سفر بھی ہیں مدینہ منورہ میں کافی وقت ہم نے قطب مدینہ مولانا ضیاءالدین مدنی کی صحبت میں گزارا اور کافی فیض حاصل کیا۔ آپ اعلحضرت فاضل بریلوی کے خلیفہ تھے اب جنت البقیع میں آرام فرما ہیں ان کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن مدنی کی صاحبزادی قائد ملت اسلامیہ مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔

فقیر کے ہم عصر علماء کرام

1۔ بیہقی وقت شیخ الحدیث مولانا منظور احمد فیضی فقیر کے ہم سبق تھے۔ اب واصل بحق ہو گئے ہیں۔

2۔ پیر طریقت مولانا فیض احمد اویسی۔ فقیر کی برادری ’عباسی لاڑ‘‘ سے تعلق رکھتے ہیں 3 ہزار کتابوں کے مصنف ہیں۔ فقیر اکثر کہا کرتا ہے ہماری عباسی لاڑ (اولاد حضرت عباس) برادری کی نجات علّامہ اویسی کے طفیل ہو گی اللہ تادیر ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

3۔ مولانا خدا بخش اظہر شجاع آبادی فقیر ان کا بے احترام کرتا تھا اور وہ فقیر سے بے حد پیار و محبت کرتے تھے۔ حضور غزالی زمانؒ کے سابقون الاولون شاگردوں سے تعلق رکھتے تھے دعا ہے اللہ کریم ان کی اولاد بالخصوص عزیز علامہ اقبال اظہری کو ان سا سوز و گداز و پیار عطا فرمائے۔ نوری مسجد کے دروازے پر آرام فرما ہیں۔

4۔ پیر طریقت مولانا خورشید احمد فیضی ظاہر پیر بہت عظیم انسان عظیم خطیب سراپا محبت والفت بحر معرفت اور علم کے ناپیدا کنار سمندر تھے غریب خانہ پر کئی مرتبہ تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔

5۔ پیر طریقت سید خورشید احمد شاہ بخاری پیر جگی شریف ان کے والد ماجد پیر سید غلام اکبر شاہ جو کہ فقیر کے پہلے حج کے رفیق سفر تھے والد صاحبؒ کے ہم عصر تھے ان کے والد کریم حیدر اور چچا پیر نور حیدر شاہ فریدی بھی والد قبلہ کے ہم عصر تھے۔ اللہ تعالیٰ خورشید ملت کے برادر سید اقبال احمد شاہ اور ان کے تمام صاحبزادوں خصوصاً محمد ثقلین شاہ بخاری کو خضری عمر عطا فرمائے۔

6۔ مولانا اللہ بخش نظامی سلیمانی احسان پور فقیر کی لاڑ برادری جو کہ حضرت عباسؓ کی اولاد سے ہے سے تعلق رکھتے تھے ان کے صاحبزادے مولانا محمد اسحاق نظامی جو کہ عالم باعمل ہیں کو فقیر سے خلافت حاصل ہے۔

7۔ پیر سید گامن شاہ بخاری۔ فقیر کے جگری یار اور غمخوار عظیم خطیب تھے۔ نظامِ ملّت تونسویؒ سے خلافت حاصل تھی۔ میرے مرشد عظیم بار و کریم ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ خدا کی کروڑوں رحمتیں ان کے مزار پر ہوں

8۔ مولانا اللہ بخش کوثر آف لدھانہ فقیر کے بہت پرانے یار تھے۔ ان کے بڑے صاحبزادے مولانا منظور احمد فقیر کے شاگرد تھے ان کے باقی صاحبزادے خصوصاً مولانا نازک حسین فقیر کی بے حد عزت کرتے ہیں خدا ان کی اولاد کو دین و دنیا میں سرخرو اور با آبرو رکھے۔ انکے پوتے مولانا فیض احمد ابن مولانا منظور احمد اپنے والد صاحب کے استاد ہونے کے ناطے فقیر کی بے حد عزت کرتے ہیں۔ اللہ انہیں آباد شاد رکھے۔

9۔ مولانا فیض رسول نظامی:۔ آپ سلطان الواعظین تھے مدرسہ رومیہ ملتان کے مہتمم اور جامع مسجد طوطلان نزد ملتان سٹی اسٹیشن کے خطیب تھے۔ اپنے مدرسے کے سالانہ جلسہ پر فقیر کو دعوت خطاب دیتے اور فقیر کے بزرگوں کے ہر سالانہ عُرس پر تشریف لاتے۔ اور خطاب لاجواب فرماتے ان کے سارے صاحبزادے عالم باعمل بہتر ین خطیب بالخصوص صاحبزادہ مطیع الرسول سعیدی فقیر کی قائم کردہ جماعت سپاہِ مصطفٰے کے مخلص کارکن ہیں۔

10۔ مولانا بشیر احمد کمالوی:۔ جس سال فقیر نے انوار العلوم سے سند فراغت حاصل کی اسی سال مولانا بشیر احمد نے جامعہ رضویہ فیصل آباد سے سند فراغت حاصل کی۔ بعض اوقات دربار ہوت والا شریف اسٹیشن جمن شاہ سے پیدل تشریف لے آتے تھے۔ اولاد نرینہ کی نعمت سے محروم تھے تھوڑا عرصہ ہوا اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ان کے والد ماجد بلبل پنجاب مولانا محمد حسینؒ والد صاحب قبلہ کے ہم عصر اور جانی دوست تھے

11۔ مولانا حسن منور نظامی مہروی:۔ ان کے والد ماجد میاں گامونؒ والد صاحب قبلہ کے ہم عصر اور یار جانی کئی کئی دن تک آستانہ ہوت والا پر قیام پذیر رہتے تھے جس سال فقیر نے ملتان شریف حضور غزالی زمان سے سند فراغت حاصل کی اسی سال مولانا حسن منور نظامی نے جامعہ امجدیہ کراچی سے سند فراغت حاصل کی۔ آستانہ ہوت والا کے عرس پر نقابتِ (اسٹیج سیکرٹری) کے فرائض علامہ نظامی سرانجام دیتے تھے اللہ ان کی اولاد کو نیک بنائے۔

12۔شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی:۔یہ کریم النفس بے ریا باعمل عالم ہزاروں علما کا استاد فقیر کا بے حد قدر اور فقیر پر شفقت فرمانے والا عظیم انسان ہے۔اللہ ان کا سایہ تادیر اہلسنت کے سروں پر قائم رکھے۔

13۔مولانا محمد شریف نوری قصوری:۔میرے پہلے حج کے ساتھی عظیم خطیب اور شعلہ بیان مقرر تھے شاہدرہ لاہور میں جس مسجد کے خطیب تھے اسی کے دامن میں ان کا مزار ہے۔

14۔مولانا محمد شریف نوری آف چکوال:۔چکوال اور اس کے گرد و نواح کے پروگراموں میں فقیر کو اکثر بلاتے تھے۔بہت عظیم انسان تھے۔

15۔پیر طریقت سید زبیر شاہ صاحب چکوال جہلم اٹک تلا گنگ اور پنڈی میں فقیر کی متعارف کرانے والے یہی بزرگ تھے۔سینکڑوں پروگراموں پر فقیر کو دعوتِ خطاب دی۔درجہ حدیث تک کتابیں پڑھاتے تھے اپنے والد ماجد سید مہدی حسن شاہ کے عُرس پر بھی فقیر کو بلاتے تھے خدا ان کے مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

16۔میاں جلال الدین اویسی کھگھہ:۔سکنہ محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ، بہت حلیم الطبع منکسر المزاج مجسمۂ اخلاق فاضل علوم اسلامیہ، پیر طریقت اور راہبر شریعت ہیں۔ان کے والد ماجد میاں شیر محمد اویسی ولیٔ کامل اور ولد صاحب کے یار جانی اور ان کے ہم عصر تھے۔اللہ کی رحمتیں ان پر برستی رہیں اور خدا میاں جلال الدین کو عمر خضری عطا فرمائے۔

17۔مولانا عنایت اللہ آف سانگلہ ھل:۔عظیم مناظر اشدآء علی الکفار کی عملی تفسیر اور فقیر پر بہت مہربان تھے دربار ہوت والا شریف اکثر تشریف لاتے تھے اور کئی کئی گھنٹے خطاب فرماتے۔خدا ان پر رحمت فرمائے۔

18۔مولانا احمد سدیدی وطن ان کا تونسہ شریف تھا پیر طریقت مولانا حامد علی خان کے مدرسہ خیر المعاد کے شیخ الحدیث تھے۔فقیر کی بے حد عزت کرتے تھے۔اب اللہ کو پیارے ہو گئے۔

19۔شیخ الحدیث مولانا مشتاق احمد گولڑوی فقیر کے استاد بھائی اور پنے استاد غزالی زماں کی مسند پر کئی سال دورہ حدیث پڑھانے والے اب گولڑہ شریف دورہ حدیث پڑھاتے ہیں ان کا وطن ہمارے قریبی ضلع بھکر کا معروف مقام بستی بختاور ہے۔اس ناچیز کی بے حد عزت کرتے ہیں فقیر کے بڑے صاحبزادے احمد رضا اعظمی نے دورہ حدیث آپ ہی سے پڑھا ہے ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے۔

20۔شیخ الحدیث مفتی محمد اقبال احمد سعیدی مدرسہ انوار العلوم کے شیخ الحدیث اور فقیر کے قریبی دوست ہیں،

21۔مفتی غلام مصطفٰے رضوی:۔مدرسہ انوار العلوم کے مفتی فقیہ اعظم اور بلا مبالغہ پاکستان بلکہ عالم اسلام کے مفتیٔ اعظم ہیں۔فقیر کے قریبی دوست ہیں۔

22۔مولانا غلام حیدر اویسی:۔میلسی کے عظیم عالم دین ہزاروں علما کے استاد فقیر کے عظیم دوست ہیں اپنے مدرسہ کے جلسہ سالانہ پر فقیر کو اکثر بلاتے رہتے ہیں۔

23۔مولانا قاری نذر محمد صاحب فقیر سے بدل وجان عقیدت رکھتے ہیں فقیر کے خلیفہ پیر پٹھان مظہر خان عُرف ببلی خان یوسف زئی کے استاد محترم ہیں ہر جمعہ فقیر سے فون پر ارشادات سے نوازتے رہتے ہیں شوگر کے معالج ہیں فقیر چونکہ اس مرض کے مریض ہیں اس لیے عموماً دوائی بھیجتے رہتے ہیں جس سے کافی آرام ملتا ہے۔

24۔مولانا اقبال احمد باروی:۔استاد محترم مولانا حامد علی صاحب کے جانشین اور عظیم انسان اور فقیر سے دلی محبت رکھنے والے ہیں۔

25۔مولانا محمود الرحمن نظامی:۔والد صاحب قبلہ کے استاد محترم مولانا نور محمد سلیمانی کے پوتے لیہ کی مرکزی جامع مسجد اور عیدگاہ کے متولی اور خطیب تھے۔فقیر سے ان کے گہرے مراسم تھے۔

26۔مولانا حافظ سعید احمد کروڑی۔فقیر ان کو بڑا بھائی تصور کرتا تھا۔میلہ چودھویں کروڑ لعل عسینؒ کے موقعہ پر اپنی جامع مسجد میں سالانہ جلسہ کراتے تھے، اور فقیر کو دعوتِ خطاب لازماً دیتے تھے۔اللہ ان کی اولاد کو اپنے والد کریم والی محبت عطا فرمائے۔

27۔مفتی امام بخش اعظمی۔جب حیدآباد سندھ کے مدرسہ رکن الاسلام میں مدرس تھے دستار فضیلت کے سالانہ جلسہ میں فقیر کو بلایا کرتے تھے دستار بندی فقیر کے ہاتھوں ہوتی تھی۔اللہ ان کی اولاد کو باپ والی محبت عطا فرمائے۔

شاہزادگان غزالیٔ زماں سے فقیر کی نیاز مندی اور غلامی کا شرف حاصل ہے۔فقیر ان کے قدم چومنا سعادت سمجھتا ہے۔

28۔مفتی غلام حسن صاحب:۔ان کے والد مولانا محمد جمالؒ فقیر کے والد ماجد کے اولین شاگردوں میں سے تھے۔مفتی صاحب کے سینکڑوں شاگرد ملک کے گوشے گوشے میں تدریسی تبلیغی خدمات سرانجام دے رہیں۔ان کے بڑے بھائی مولانا غلام رسول صاحبؒ فقیر کے والد ماجد کے شاگرد رشید تھے کچھ کتابیں فقیر سے بھی پڑھی تھیں۔

29۔مفتی محمد رفیق حسنی۔ہمارے علاقہ کے عظیم عالم دین اب کراچی گلستان جوہر میں جامعہ مدینۃ العلوم کے مہتمم صدر مدرس اور شیخ الحدیث ہیں کبھی مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے مدرسہ جامعہ گلزار حبیب سولجر بازار کراچی کے صدر مدرس تھے۔کراچی میں فقیر کا قیام انہیں کے پاس ہوتا تھا۔سعودی عرب جیل سے رہا ہو کر فقیر مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے میرا عظیم الشان استقبال کیا اور کراچی کے تمام علما کو ملا کر دعوت استقبالیہ دی جس میں فقیر نے مختصر خطاب بھی کیا۔

اور فقیر کو بڑی شان وشوکت سے رخصت کیا۔

30۔مولانا محمد شفیع اوکاڑوی:۔عظیم خطیب مجدد مسلک اعلحضرت فقیر کے استاد بھائی اور فقیر کے خاص دوست میں سے تھے۔

31۔پیر شاہ تراب الحق کراچی فقیر کے خاص مہربان ہیں۔

32۔حاجی حنیف طیب سابق وفاقی وزیر حضور غزالیٔ زمان کے مرید خاص اور فقیر سے اُنس ومحبت رکھنے والے ہیں۔

33/34۔قائد ملت اسلامیہ شاہ احمد نورانی اور مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی اگرچہ والد صاحب قبلہ کے ہم عصر تھے تاہم فقیر نے ان کی قیادت میں جمعیت علمائے پاکستان میں کافی عرصہ کام کیا۔ 1970 کے الیکشن میں اس وقت کے صدر جمعیت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ نے میرے مرشد عظیم بار و کریمؒ کو مقام مصطفٰے کے تحفظ اور نظام مصطفٰے کے نفاذ کے لیے قومی اسمبلی کا ٹکٹ جاری کیا تو فقیر اپنے مرشد کی اتباع میں جمعیت میں شامل ہوا۔اس وقت خواجہ صاحب کی قیادت میں جمعیت علمائے پاکستان ملک کی دوسری بڑی جماعت بن کر ابھری۔

جمعیت میں سے خواجہ صاحب کے ہٹ جانے سے زوال شروع ہوا جب نماز میں نبی کے خیال کو گدھے کے خیال سے بدتر کہنے والے لوگوں سے اتحاد کر کے جمعیت کے دستور کے بنیادی نقطہ مقام مصطفٰے کا

تحفظ سے انحرافکیا گیا فقیر ہر قسم کی سیاست سے الگ ہو گیا۔ اب فقیر کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہیں جماعت اہلسنت جس کے صدر مظہر غزالی زمان ہیں فقیر اس کا مرکزی مجلس شورٰے کا رکن ہے اور سرپرستِ اعلٰے ہے اور سپاہِ مصطفٰے کے لیے فقیر نے اندرون سندھ و بلوچستان دورے کیئے۔ اور مری ایوبیہ کی پہاڑیوں پر اور آزاد کشمیر میں سپاہِ مصطفٰے کے جھنڈے لگائے۔ فقیر سپاہ مصطفٰے کے ساتھیوں خصوصاً آغا کاظم گیلانی المعروف پیر پٹھانسید غوث علی شاہ صدر اول، مولانا قاری محبوب عالم صدر دوم محمد اسلم خان حامدی، نصر اللہ شاہ ستاری، مولانا سعید احمد کریمی، قاری مطیع الرسول سعیدی، مولانا صادق سیرانی، مولانا صدیق میلسی۔ پیر فیروز شاہ کراچی، ملک محمد جان رضا سرحد غلام رسول خاص خیلی سندھ، سید سلیمان شاہ بلوچستان قاری محمد اشرف گورمانی کراچی قاری امین کراچی صفدر علی صابر گبیر والا مولانا اللہ بخش مہروی گبیر والا پیر بابر رضوی اور دیگر علما جن کے نام اس وقت ذھن میں نہیں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا اللہ ان کو جزائے خیر دے۔

35۔ مولانا محمد عبداللہ آف بہل ضلع بھکر فقیر کے خاص دوست ہیں

36۔ صاحبزادہ نور سلطان قادری ایک عظیم انسان تھے۔ آف بھکر

37۔ مولانا شبیر حسین شاہ حافظ آبادی فقیر کی جماعت سپاہِ مصطفٰے کی سپریم کونسل کے چیئرمین رہے ہیں۔

38۔ پیر فتح محمد قادری جلالپوری۔ فقیر کے مہربان دوست ہیں۔

39۔ فاتح مناظرہ جھنگ شیخ الحدیث علامہ اشرف سیالوی آف سرگودھا۔

40۔ مولانا محمد مقصود احمد چشتی سابق خطیب مسجد داتا ہجویری آف لاہور

41۔ صاحبزادہ غلام غوث مہروی آف اٹل شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان فقیر کو ان سے والہانہ عقیدت و محبت ہے۔

42۔ شیر سرحد مولانا عزیز الرحمٰن رضوی نظامی۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔

43/44۔ مولانا غلام رسول و مولانا احمد حسن منکیروی ضلع بھکر

45۔ مولانا محمد بخش فیضی ڈیرہ غازی خان

46۔ مولانا سید محمد عرفان شاہ مشھدی بھکی شریف ضلع شیخوپورہ

47۔ مولانا شوکت علی سیالوی خانیوال

48۔ مولانا خان محمد قادری لاہور۔

49۔ مولانا عبدالحمید چشتی خانیوال۔

50۔ مفتی ہدایت اللہ پسروری ملتان۔

51۔ مولانا سعید احمد اسعد فیصل آباد۔

52۔ مولانا نذیر احمد باروی سابق صدر مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

53۔ مولانا غلام محمد صدر مدرس جامعہ قادریہ فیصل آباد۔

54۔ مفتی صالح محمد ضلع خوشاب۔

55۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب آف روھیلاں والی ضلع مظفر گڑھ۔

56۔ مولانا محمد اکرم سعیدی آف کراچی۔

57۔ حضرت مولانا علامہ قاری غلام رسول صاحب آف فیصل آباد

58۔ حضرت مولانا علامہ محمد ہاشم بارویؒ صاحب آف خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ۔

59۔ حضرت مولانا علامہ شیخ القرآن غلام علی اوکاڑی صاحب۔

60۔ پیر طریقت حضرت مولانا علامہ منظور احمد شاہ صاحب آف ساہی وال۔

61۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق احمد صاحب آف خانیوال (مقیم برطانیہ)

62۔ حضرت مولانا علامہ مفتی عبدالمجید سعیدی صاحب آف رحیم یار خان

63۔ حضرت مولانا علامہ جمیل احمد نعیمی صاحب آف کراچی۔

64۔ حضرت مولانا علامہ ابن علامہ عبدالتواب صدیقی اچھری آف لاہور۔

یہ میرے بہت گہرے دوست اور ان کے ساتھ اچھے رابطے ہیں ویسے تو کافی علما کرام میرے ہم عصر ہیں۔ اللہ تعالٰی ان کو جزائے خیر دے۔

°65۔ ڈاکٹر پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب بانی منہاج القرآن لاہور۔

66۔ پیر طریقت سید سراج احمد شاہ صاحب آف جھنگ صدر۔

67۔ حضرت مولانا صوفی غلام نبی سواگی آف لودھراں۔

68۔حضرت مولانا فتح دین چشتی صاحب آف ملتان۔

69۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادریؒ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور۔

70۔حضرت علامہ مولانا پیر طریقت سید محمد محفوظ الحق شاہ بورے والا۔

71۔امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا بانی دعوت اسلامی ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی صاحب انہوں نے فقیر سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی سند اجازت وخلافت لی تھی۔

72۔حضرت علامہ مولانا سید سعادت علی قادری صاحب کراچی۔

73۔حضرت مولانا قاضی کلیم اللہ صاحب تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔

74۔حضرت مولانا محمد حسین صدیقی صاحب بھکر۔

75۔حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش ساجد الباروی صاحب جھنگ صدر۔

76۔قاری محمد عمر سعیدی جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان شریف۔

77۔حضرت علامہ مفتی محمد مختار احمد درانی صاحب خان پور ضلع رحیم یا خان۔

78۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی صاحب دار العلوم نعیمیہ کراچی۔

79۔حضرت علامہ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب چیرمین مرکزی رویٔت ہلال کمیٹی پاکستان مہتمم دار العلوم نعیمیہ کراچی۔

80۔حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری ماڈل ٹاؤن لاہور۔

81۔حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

82۔حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل رضوی شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ کراچی۔

83۔حضرت علامہ صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری صاحب دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیرہ۔

84۔حضرت علامہ ظفر علی شاہ مہروی صاحب مہتمم جامعہ غاثیہ جامعہ غوثیہ مہرویہ لودھراں۔

85۔حضرت علامہ مولانا شمس الدین بخاری صاحب امیر جماعت اہل سنت لاہور۔

86۔حضرت علامہ مولانا حافظ مشتاق احمد سلطان صاحب گوجرانوالہ۔

87۔حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر۔

88۔غازی تحریک نظام مصطفٰے مفتی مختار احمد نعیمی گجراتیؒ۔

89۔حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی گوجرانوالہ۔

90۔صاحبزادہ محمد فضل کریم صاحب چیئرمین سنی اتحاد کونسل فیصل آباد۔

91۔حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری جامعہ نظامیہ لاہور۔

92۔حضرت مولانا زینت القرآ قاری غلام رسول صاحب لاہور۔

93۔ملک ارشد جاوید اعوان صُوبائی صدر سپاہ مصطفٰے پاکستان فیصل آباد۔

94۔خطیب پاکستان حضرت مولانا حافظ محمد فاروق خان سعیدی امیر جماعت اہل سنت ملتان شریف

95۔خواجہ غلام فرید کوریجہ چیرمین تحریک فرید پاکستان کوٹ مٹھن شریف راجن پور

96۔حضرت علامہ پیر طریقت سید ریاض حسین شاہ راول پنڈی مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت

97۔حضرت علامہ مولانا مفتی ممتاز احمد چشتی مدرس جامعہ انوار العلوم ملتان

98۔پیر طریقت حضرت مولانا سید غلام مصطفٰی شاہ بخاری پُل دوا ملتان

99۔ پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد اکرم شاہ جمالی آف ڈیرہ غازی خان

100۔حضرت مولانا غلام محمد صدیقی خطیب اعظم اٹک

101۔ پیر طریقت حضرت علامہ مولانا پیر محمد یکہ توت پشاور

102۔حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم سیالویؒ آف واں بھچراں ضلع میانوالی

103۔حضرت مولانا خطیب پاکستان سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی

104۔حضرت علامہ مولانا حسن علی رضوی آف میلسی ضلع وہاڑی۔

105۔حضرت مولانا علامہ مفتی محمد امین سعیدی آف بہاونگر۔

106۔حضرت مولانا قاضی منظور احمد چشتی آف سرگودھا۔

107۔حضرت مولانا مفتی عبدالشکور باروی آف راول پنڈی۔

108۔حضرت مولانا مفتی ملازم حسین سعیدی آف گبیر والا۔

109۔حضرت مولانا علامہ محمد فیض احمد قادری رضوی آف فتح پور ضلع لیہ۔

110۔حضرت پیر طریقت علامہ مولانا سید عاشق رسول شاہ سعیدی راجن پور

111۔پیر طریقت سید فدا حسین شاہ بخاری آف احسان پور ضلع مظفر گڑھ۔

112۔حضرت مولانا خطیب پاکستان محمد اکرم رضوی شہید آف کامونکی۔

113۔حضرت مولانا محمد امجد علی چشتی آف کامونکی۔

114۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اقبال چشتی آف لاہور۔

115۔حضرت مولانا محمد سید مسعود الحسن شاہ داؤد خیل ضلع میانوالی۔

116۔حضرت مولانا خطیب پاکستان محمد ابوبکر چشتی راول پنڈی۔

117۔پیر طریقت حضرت علامہ محمد اعظم شاہ جمالی ڈیرہ غازی خان

118۔پیر طریقت حضرت علامہ غلام جہانیاں ڈیرہ غازی خان

119۔حضرت علامہ سید شبیر احمد ہاشمی پتوکی

120۔حضرت مولانا قاری زوار بہادر لاہور۔

7

میرے نیّر اہلسنت کا تاریخ ساز آخری خطاب

تحریر از قلم:۔ شاگرد رشید نیر ملت مقصود رسول مقصود نیر

3 جون 2010 بروز جمعرات مدرسہ اسلامیہ انوار القرآن عیدگاہ موڑ جھنگی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان حضور حضرت علامہ ابن علامہ اسیر دیار حبیب ابوالرضا اللہ بخش نیر مجددی تشریف لائے، مدرسہ کا 37 واں سالانہ جلسہ آخری نشست آپکا خطاب لاجواب تھا۔ راقم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اور دیکھا ہمارے مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں ہر سال آخری خطاب حضور علامہ نیر صاحبؒ کا ہوتا تھا۔ یہ انکی شفقت آبا حضور سے محبت دوستی اور پیار تھا اس سال بھی حسب دستور جب میں نے ابا حضور (علامہ قاری عبدالعزیز باروی) کے حکم مطابق علامہ صاحبؒ سے رابطہ کیا تین جون 2010 کو تشریف آوری کی درخواست کی فرمانے لگے طبیعت علیل ہے مگر آپ کا مدرسہ میرا ذاتی مدرسہ ہے انشا اللہ ضرور حاضری دوں گا۔ الحمد اللہ آپؒ تشریف لائے میں دست بوسی کے لیے حاضر ہوا ساتھ بٹھایا فرمانے لگے، ''مقصود تو میرا ایسا شاگرد ہے جس پر مجھے فخر ہے ناز ہے تمھارا کہنا کیسے ٹال سکتا تھا آنا پڑا آ گیا شاید یہ میری زندگی کا آخری بیان ہو'' آپ کے اس جملہ سے مجھے اتنی اپنایت ملی کہ آج تک اس حصار سے نہیں نکل سکا لگتا ہے تقدیر آپ سے الفاظ ادا کروا رہی تھی جو بعد میں وقت نے سچ ثابت کر دکھلائے۔ طبیعت کی ناسازی واضح جھلک رہی تھی مگر جب میں نماز ظہر کے بعد آپکو اسٹیج پر لینے کے لیے حاضر ہوا اور عرض کی حضور اسٹیج پر تشریف لے چلیں آپ تیار ہوئے اپنا روایتی لباس گنبد خضری سے منسوب کلاہ ہری سبز خوبصورت اچکن زیب تن کی ہاتھ میں عصا پکڑا اور خطاب کے لیے روانہ ہونے لگے تو علیؓ کے موالی، فاروقؓ کے سوالی کو جرات حیدری، دبدبہ فاروقی کی جو سوغات ملی تھی واضح نظر آ رہی تھی آپ کے اپنے بقول

سرِ حشر نیر آیا جب لگے کہنے اہلحشر سب

نہ کلیم کا نہ خلیل کا یہ غلام ہے کسی اور کا

لوگوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا مدرسہ انوار القرآن مور جھنگی کے سالانہ جلسہ کا اجتماع کا اندازہ علمائے کرام اور عوام کو بخوبی سے ہے بہر کیف ایک جمع غفیر نے جذبے نے اتنے جوش وخروش جزبے اور ولوے میں استقبالیہ نعروں سے آپ کو welcome کیا کہ آپ کی تکلیف، طبیعت کی سستی دور ہو گئی، آپ کے چہرہ پر تازگی، خوشی، بشاشت، رونق، اور روحانیت تھی اتفاق کی بات اُسی دن تونسہ شریف کے ایک معروف ملاں نے تصدیق چاہی تھی کیا واقعی علامہ نیر صاحب ابھی تک اُسی جوش وجذبے سے خطابات کر رہا ہے، دور افتادہ علاقوں میں جا کر عوام کی پذیرائی حاصل کر رہا ہے یہی وجہ تھی کہ میں نے آپ کے خطاب شروع ہونے سے قبل عرض کیا تھا کہ آؤ دیکھو دنیائے اہلسنت کا نیر کس طرح تاباں ہے، ایمانی، روحانی کیفیت کتنی مستحکم ہے اور یہ قطعہ آپ کی نذر کیا۔

مدنی دا صدقہ ساڈے سر دی چھاں ہے

مخالف تے حاوی انویں ایندا ناں ہے

بظاہر ضعیف ءتو نیڑیں ساڈا نیر
مگر پہلے وانگوں طبیعت جواں ہے

میرے اس قطعہ کی صداقت وہ لوگ بتا سکتے ہیں جنھوں نے آپ کا آخری خطاب سنا وہی جرآت وہی مردانگی، وہی انداز خطابت، وہی لہجہ وہی روانی، وہی ترنم، اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے جماد الثانی کی مناسبت سے ثانی اثنین اذ ھمافی الغار پر سیر حاصل گفتگو فرمائی، خلیفۃ بلافصل، جانشین مصطفے کے فضائل ومناقب اسلام کے لیے ایثار وقربانی کا جذبہ اُجا گر کیا، ''صدیق تیر مسکن دنیا توں نرالا ہے، کی پرسوز ترنم آمیز آواز نے پورے اجتماع میں ایک سماں پیدا کر دیا ایک گھنٹہ سے جب آپ کے خطاب نے تجاوز کیا میں نے عرض کی قبلہا ختصار سے کام لیں فرمانے لگے بطور ناظم اسٹیج کہ رہا ہے؟ اور خطابات کروانے ہیں؟ میں نے عرض کی حضور آپ کی طبعیت کے باعث عرض کیا، تو تقریر کرتے ہوے فرمایا

بیٹا حضرت کہتر رحمۃ اللہ فرمیندے ہن
نعت دے مصرعے تے دم نکلے تاں لوک اکھن ودے
مر گیا کہتر مگر ہے نعت سنڑ ویندا گیا

اور فرمایا کچھ عرصہ قبل جب میں بیمار ہوا تو خواب میں میرے مرشد عظیم حضور بارو کریم تشریف لائے ساتھ ہی اور کافی سارے بزرگ تھے جن میں سے ایک خوبصورت شخصیت کے بارے مجھے بتایا گیا کہ یہ حضور غوث پاک ؒ ہیں جب جانے لگے میں نے ساتھ چلنے کی التجا کی تو فرمایا نہیں ابھی آپکو رہنا ہے شاید ہوسکتا ہے اسی خطاب کی مہلت ملی ہو، دوستو واقعی میرے استاد محترم کا آخری خطاب ثابت ہوا، میری خوش قسمتی کہ یہ اعزاز بھی میرے حصے میں آیا، جس طرح ایک عظیم عالم دین، فصیح اللسان شاعر اعلیٰ مرتبہ ادیب، مصنف، محدث، مفکر، محقق، اور عہد ساز شخصیت کے تلمید ہونے پر نازاں ہوں۔ مجھے تو اس وقت بھی رشک آیا رقت طاری ہوئی کہ میں ایسے عظیم خوش نصیب شخصیت سے وابستہ ہوں جن کے آخری دیدار کے لیے ان کے مرشد کامل میرے آقائے طریقت حضور حضرت خواجہ فقر محمد لباروی مدظلہ العالی خود تشریف لائے۔ نماز جنازہ میں شرکت فرمائی آسانی منازل کی دعا کی اور اپنے مبارک ہاتھوں سے ریش مبارک پر آخری خوشبو لگائی۔ علامہ نیر صاحب باروی واقعی مقدر کے سکندر تھے نگیرین بھی لحد میں کہتے ہوں گے۔

قضا کس کو نہیں آئی؟ یوں تو سب کو مرنا ہے
مگر مرحوم کی بوے کفن کچھ اور کہتی ہے۔

محتاج دعا

مقصود رسول بمقام مور جھنگی تحصیل تونسہ شریف
ضلع ڈیرہ غازی خان 03332324233

8

نماز جنازہ میں شریک مشائخ عظام

1۔ سرمایہ ملت پیر طریقت رہبر شریعت حضور قبلہ خواجہ فقیر محمد باروی صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ باروشریف انہوں نے نماز جناہ کی دوسری دعا فرمائی تھی

2۔ فخر السادات پیر طریقت حضرت علامہ غلام مصطفیٰ شاہ بخاری صاحب سجادہ نشین جلال شاہ بخاری پُل دوا ضلع ملتان

3۔ جگر گوشہ غوث اعظم پیر طریقت سید حافظ سبط الحسنین شاہ سجادہ نشین غوشیہ منزل لیہ

4۔ پیر طریقت میاں جلال الدین اویسی کھگھہ محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ

5۔ جگر گوشہ خورشید ملت صاحبزادہ ذوالقرنین شاہ بخاری پیر جگی شریف ضلع لیہ

6۔ جگر گوشہ فدائے ملت پیر سید مولانا علامہ مجاھد حسین شاہ بخاری احسان پور مظفر گڑھ

7۔ پیر طریقت سید نیاز حسین شاہ سیفی کوٹ سلطان ضلع لیہ

8۔ پیر طریقت حاجی محمد اظہر نظامی جمن شاہ ضلع لیہ

9۔ مخدوم عبدالخالق قریشی دائرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ آپ ؒ نے اپنی زندگی کا آخری جمعہ 4 جون 2010 ان کے ہاں پڑھایا تھا یہ آپ ؒ کا آخری خطاب تھا۔

10۔ پیر سید افتخار احمد شاہ گیلانی جمن شاہ ضلع لیہ

11۔ پیر طریقت حضرت صوفی خواجہ بشیر احمد نقشبندی بالو والا ضلع لیہ

12 - پیر طریقت حضرت صوفی خواجہ منیر خالد نقشبندی در بار عالیہ پیر پٹھان لیہ

13 - پیر صُوفی باصفا حاجی اللہؒ بخش قادری بہلول ضلع لیہ

14 - پیر طریقت پروفیسر حکیم محمد سعید سلطانی جھنگ

نماز جنازہ میں شریک خلفاءِ نیر ملت

1 - جنید العصر پیر طریقت ڈاکٹر عبد المنعم احمد خان عثمان نقشبندی نیری آستانہ عالیہ مرکز انوار نقشبندیہ بلاک 12 ڈیرہ غازی خان

2 - پیکر سخاوت پیر طریقت نواب مظہر حسن خان المعروف ببلی خان نقشبندی نیری آستانہ عالیہ ڈیرہ پیر پٹھان ملتان روڈ میلسی

3 - حضرت علامہ صوفی پیر حکیم محمد اسلم نقشبندی نیری کوٹ شاکر ضلع جھنگ

4 - حضرت مولانا صوفی غلام حسین نقشبندی نیری 150-B/TDA ضلع لیہ

5 - صوفی باصفا حاجی اللہ بخش قادری سعیدی نیری ملتان

6 - قاری عبد الحفیظ قادری نیری لاہور

7 - محمد حامد رضا رضوی نیری ملیسی

8 - حضرت مولانا قاری نذر محمد نیری ملیسی

9 - حضرت مولانا قاری امیر محمد ملیسی

10 - حضرت مولانا علامہ محمد اسحق نظامی نیری احسان پور مظفر گڑھ

11 - حضرت خواجہ عبد المعید سجانی قبلہ مدظلہ العالی مرشد آباد شریف

12 - حضرت مولانا سید طارق مسعود شاہ گیلانی میانوالی

13 - حضرت مولانا عطا محمد لغاری تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

کس نے نماز جنازہ پڑھائی

حضرت کے بڑے بیٹے صاحبزادہ علامہ پروفیسر محمد احمد رضا عظمی مجددی نیری صاحب

نماز جنازہ میں شریک علمائے کرام

1 - شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد اقبال سعیدی جامع انوار العلوم ملتان

2 - شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد شریف رضوی آف بھکر

3 - حضرت علامہ مفتی الٰہی بخش باروی آف جھنگ

4 - حضرت مولانا قاری محمد ممتاز باروی لیہ

5 - حضرت مولانا قاری محمد یامین باروی لیہ

6 - حضرت علامہ محمد حسین اسدی کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

7 - حضرت علامہ محمد اسلم فیضی کوٹ سلطان ضلع لیہ

8 - حضرت قاری مولنا سعید احمد باروی لیہ

9 - پروفیسر حافظ محمد اسحاق کروڑ لعل عسین لیہ

10 - مولنا عظمت اللہ باروی صاحب کروڑ

11 - حضرت مولانا حافظ اللہ بخش باروی لیہ

12۔مولانا غلام رسول نوری کوٹ سلطان لیہ

13۔حضرت مولنا فیض الحسن سعیدی علی پور ضلع مظفر گڑھ

14۔حضرت مولنا تنویر احمد ڈیرہ غازی خان

15۔حضرت علامہ مفتی احمد رضا اعظمی آف لیہ صاحب

16۔حضرت مولنا ناصر عباس حیدری جھنگ

17 حضرت مولنا انعام المصطفیٰ سیالوی جھنگ

18۔حضرت مولانا رشید احمد شاہ باروی جمن شاہ لیہ

19۔حضرت مولانا محمد صدیق باروی جمن شاہ لیہ

20۔حضرت مولانا محمد رفیق مظہری جمن شاہ لیہ

21۔حضرت مولانا عبدالرحمن باروی چوبارہ لیہ

22۔حضرت مولنا محمد اقبال باروی لدھانہ لیہ

23۔مولانا محمد اشرف باروی جامعہ نعمانیہ رضویہ لیہ

24۔حضرت مولانا علامہ مفتی محمد شوکت علی سیالوی آف خانیوال

25۔حضرت مولانا محمد ہاشم گٹ آف بائی پاس کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

26۔مولانا مفتی محمد سعید احمد کریمی چشتی آف ملتان

27۔حضرت مولانا سید حسین احمد المدنی آف چوک سرور شہید مظفر گڑھ

28۔حضرت مولانا قاضی کلیم اللہ صاحب آف کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

29۔حضرت مولانا سیف الرحمن ولد قاری عبدالرحمن گجراتی۔قصبہ گجرات ضلع مظفر گڑھ

30۔علامہ عبدالعزیز طاہر صاحب لیہ

31۔حضرت علامہ غلام قادر سہرانی s.s.s صدر تحریک منہاج مظفر گڑھ

32۔حضرت مولانا غلام یسین تبسم حافظ آباد لیہ

33۔حضرت مولانا علامہ مفتی ملازم حسین سعیدی آف کبیر والا خانیوال

34۔حضرت مولانا محمد اختر رضا رضوی ولد احمد حسن رضوی آف سنکرہ ضلع بھکر

35۔حضرت مولانا نازک حسین کوثری لدھانہ

36۔حضرت مولانا علامہ احمد شاہ نوری پٹھان گڑھ موڑ ضلع جھنگ

37۔حضرت مولانا حفیظ اللہ قادری فتح پور ضلع لیہ

38۔حضرت مولانا مفتی محمد عمر حیات چبارہ ضلع لیہ

39۔حضرت مولانا ریاض احمد باروی چبارہ ضلع لیہ

40۔حضرت مولانا قاری محمد صادق باروی لیہ

41۔حضرت مولانا عبدالواحد باروی کوٹ سلطان لیہ

42۔حضرت مولانا جام محمد سلیم قادری کوٹ سلطان لیہ

43۔حضرت مولانا قاری غلام سرور قریشی کوٹ سلطان لیہ

44۔مولانا قاری منظور احمد باروی کروڑ لیہ

جنہوں نے قل خوانی پر اظہار خیال پیش کیا

تلاوت کلام قاری مظہر اقبال جھنگ

نعت محمد بخش آسی نے علامہ نیر صاحب کا کلام پیش کیا (نیر ملت کا نعت خوان)

مولانا افضل باروی صاحب نے علامہ نیر صاحب کے لیے تحقیقی کلمات ادا فرمائے۔

محمد اکرم صاحب نے علامہ نیر کی شان میں منقبت پیش کی

محترم جناب نازک حسین کوثری لدھیانہ ضلع لیہ

نے علامہ نیر صاحب کے بلند درجات کے دعا فرمائی اور مکرم حضرت سلطان باہو کا کلام پیش کیا،

کلام:۔مرشد دا دیدار وے باہو میکو لکھ کروڑاں حجاں ہو۔

صوفی خلیل احمد صاحب بہاولپور،

علامہ صاحب کلام۔۔سواگ کی شان میں بیان فرمایا، اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی شان میں منقبت پیش کی، اور علامہ نیر صاحب کی شان میں بھی منقبت پیش کی اور حضرت کی دینی خدمات کو نظم کی صورت میں پیش کیا۔

جناب اسلم خان چانڈہ صاحب ڈیرہ غازی خان

صدر جمعیت علما پاکستان

میں نے جو بات حضرت کی زندگی میں محسوس کی وہ یہ ہے کہ آپ اہل سنت کا درد رکھنے والے تھے اور ایک غیرت مند سنی اور عاشق رسول تھے اور ہمارے لیے یہ سعادت کی بات ہے کہ ہمیں یہاں حاضری کا موقع ملا۔اا ج جو یہاں اہل سنت کو مرتبہ و مقام حاصل ہے وہ ہمارا اس فخر سے بلند ہے وہ قبلہ علامہ نیر صاحب کی بدولت ہے۔

حضرت مولانا عبدالعزیز سراجوی صاحب لیہ

مہتمم مدرسہ تحویر الفرقان غوثیہ محلہ منظور آباد لیہ

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا **ولعلیم الکتاب و الحکمتہ**

آپ رحمتہ اللہ نے اپنی ساری زندگی سیرت طیبہ پر گزاری ساری زندگی آپ اپنی تقاریر میں فرماتے رہے کہ اہل سنت ہی سچی جماعت ہے اور یہاں عاشق رسول جماعت ہے اور بوقت رخصت آپکا چہرہ بتا رہا تھا کہ واقعی آپ حضور ﷺ کے سچے عاشق رسول تھے۔اور آپ صرف عالم ہی نہ تھے بلکہ اپنی ولی کامل بھی تھے اور ان کی راتیں اللہ کی یاد میں اور اللہ کے ذکر میں بسر ہوتی تھی۔

نعت صوفی محمد ابراہیم فریدی صاحب ڈیرہ غازی خان

اعلیٰ حضرت کا کلام

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا۔

ساتھ ہی منشئ رحمت کا قلمدان گیا

منقبت بھی خوبصورت انداز میں پیش کیا۔

حضرت علامہ مفتی محمد صادق صاحب

علامہ نیر صاحب کو اللہ تعالی نے وہ البحرین کی صفت سے موصوف فرمایا تھا کیونکہ آپ کے پاس علم ظاہری کیسی تھی اور علم باطنی بھی تھا اور آپکی اعلیٰ حضرت کی محبت میں آپ نے اپنے صاحبزادے کا نام احمد رضا رکھا۔حضور علیہ السلام کی سنت مبارک داڑھی رکھنے پر بہت زور دیتے تھے۔

تلاوت:۔ قاری محمد عمر سعیدی صاحب ریڈیو پاکستان ملتان

علامہ نیر صاحب کے لیے تحقیقی کلمات ادا فرمانے کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ علامہ نیر صاحب غزالی زماں حضرت احمد سعید کاظمی کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔اور قبلہ کاظمی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ علامہ نیر میرے بہت محبوب شاگرد ہیں اور مجھے اپنے اس شاگرد پر فخر ہے اور علامہ نیر کی تقریر علمی بھی ہوتی ہے اور سریلی بھی ہوتی ہے۔

تلاوت کلام کے بعد اعلیٰ حضرت کا کلام

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقش جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے کہ یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

مفتی محمد محسن فیضی صاحب احمد پور شہر شرقیہ ضلع بہاولپور

موت العالم موت العالم

کسی کے جانے پہ ایک ادمی روتا ہے ایک کنبہ روتا ہے اور کسی کے جانے سے پوری کائنات روتی ہے اللہ والے اس جہاں میں رہیں تب بھی زندہ ہیں اُس جہان میں تب بھی زندہ ہیں۔

آپ نیر صاحب جب تصانیف کثیر ہیں اور محتفر سول سے معمور بھی ہیں اور آپؒ بدمذہبوں کے لیے اعلیٰ حضرت جیسے تھے آپ کی جرات و بہادری کے بارے بتائے ہوئے فرمایا کہ آپؒ سے عبدالوھاب نجدی

کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے بلا خوف وخطر فرمایا کہ وہ گستاخ اور بدمذہب ہے۔

مولانا محمد اسحاق نظامی صاحب احسان پور ضلع مظفر گڑھ

مرنا ہر کسی نے ہے مگر ایک عاشق رسول کی موت میں فرق ہے جب قیامت کا دن ہوگا بچاس ہزار سال کا دن ہوگا خدا تعالیٰ اعلان فرمائے گا جبریل آج سارے حجابات اٹھادو آج میں رب اپنے محبوب کے غلاموں کا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔

ملک ارشد جاوید اعوان صوبائی صدر سپاہ مصطفیٰ فیصل آباد

بچھڑا وہ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی

اک شخص سارے ملک کو ویران کر گیا

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

علامہ نیر صاحب صرف عالم دین ہی نہ تھے بلکہ ایک ولی کامل بھی تھے علامہ صاحب کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا وہ تا دیر پُر نہیں ہوسکتا ہم صرف ایک عالم دین سے نہیں بلکہ ایک ولی کامل سے محروم ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

جناب محمد قمر عباس صاحب تحریک منہاج القرآن لیہ

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

علامہ نیر صاحب کی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوبصورت پیدا کیا ہے اس لیے کہ رب نے فرمایا کہ میں اازمائش کرسکوں کہ تم میں کون نیک اعمال کرتا ہے اور احسن عمل وہی ہے جو آقا کی محبت میں کیا جائے جس عمل میں آقا کی محبت نہیں وہ عمل بھی صفر ہیں

حضرت علامہ مولانا حافظ فاروق احمد خان سعیدی ملتان

اتنا جم غفیر دیکھ کہ میں نے کہا دیکھو یہ علامہ نیر کی بارات ہے علامہ نیر نے تھوڑے وقت میں برسوں جتنا کام کیا۔ اور تہی دامن ہوتے ہوئے اپنی ایسی خدمات پیش کی ہیں آج یہاں سواری موجود ہے مگر سوار نظر نہیں آرھا سٹیج موجد ہے مگر خطیب نظر نہیں آرہا۔

مگر علامہ نیر صاحب آج بھی موجود ہیں کیونکہ مرتا وہ ہے جسکا کوئی مددگار نہ ہو علامہ نیر صاحب آج بھی زندہ ہیں۔ میں یہاں تقریر کرنے نہیں آیا بلکہ علامہ نیر صاحب کی قبر کو سلام پیش کرنے آیا ہوں۔

حضرت علامہ مولانا سعید احمد فاروقی صاحب ملتان

علامہ نیر صاحب کو میں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں یہ منظر یہ جم غفیر بتا رہا ہے کہ مرنے والے پہ خدا بھی راضی ہے اور خدا کا رسول ﷺ بھی راضی ہے میرا ایمان کہتا ہے کہ جس طرح علامہ نیر صاحب اپنی زندگی میں آقا علیہ السلام کی نعت خوانی فرمایا کرتے تھے آج حضور ﷺ انکی تعریف سماعت فرما رہے ہیں

اگر علامہ صاحب چاہتے تو اپنی رہائش لاہور اسلام آباد میں کرسکتے تھے مگر میں اس علاقہ والوں کو مبارک دیتا ہوں کہ علامہ صاحب کہ ولادت بھی تم میں ہوئی۔ بچپن بھی تم میں گزرا اور جوانی بھی تم میں گزری جلوت خلوت بھی تم میں اور آج انکی بارات بھی تم میں ہے، انکی وفات بھی تم میں ہے۔

علامہ نیر صاحب کی شان میں منقبت پیش کی۔

علامہ صفدر علی صاحب کبیر والا

حضرت علامہ مولانا محمد مطیع الرسول صاحب ملتان شریف

علما کی موجودگی میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اور جو تنظیمی عزت ہے وہ علامہ نیر صاحب کی مہربانی سے ہے اگر میں آج بھی مسلک کے لیے کام کر رہا ہوں تو یہ علامہ نیر صاحب کی نظر عنایت ہے علامہ نیر صاحب نے ہمیں یہ سبق دیا کہ کوئی اہل سنت کا سپاہی ہے کوئی صحابہ کا سپاہی ہے مگر ہم مصطفیٰ ﷺ کے سپاہی ہیں۔ پاکستان کی تمام جماعتوں پہ حکومت نے لگائی پابند لگادی مگر اہل سنت وجماعت کے پلیٹ فارم سے سپاہ مصطفیٰ وہ جماعت ہے جس کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور آج بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

پیر طریقت خلیفۂ نیر ملت ڈاکٹر محمد عبدالمنعم عثمان نقشبندی نیری مجدی ڈیرہ غازی خان

انہوں نے اپنے مرشد کے بارے میں خیالات کا اظہار فرمایا ایک ایسا عالم دین مرد قلندر مفتی اعظم شیخ الحدیث وتفسیر پیر طریقت رہبر شریعت میں نے پوری زندگی میں ایسا نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ مجھے اپنے مرشد کے نقش قدم پر چلائے آمین۔

ختم قرآن پاک:۔ قاری محمد عمر سعیدی ملتان

پہلی دعا:۔ پیر طریقت رہبر شریعت صاحب زادہ احمد حسن صاحب آستانہ عالیہ سواگ شریف

دوسری دعا:۔ پیر طریقت رہبر شریعت حضور قبلہ خواجہ فقیر محمد باروی حسنی آستانہ عالیہ پیر باروشریف

تیسری دعا:۔ پیر طریقت رہبر شریعت شہزادہ حضور قبلہ غزالی زماں شیخ الحدیث سید محمد ارشد سعید کاظمی ملتان

آخری دعا:۔ جانشین نیر ملت پیر طریقت پروفیسر مفتی محمد احمد رضا اعظمی باروی نیری آستانہ عالیہ ہوت والا شریف ضلع لیہ

فاتحہ خوانی پر تشریف لائے مشائخ علماء اور عمائدین کے تاثرات

(مشائخ، علمائے کرام، ڈاکٹرز، پروفیسرز، معززین)

1۔ پیر طریقت ولی کامل صاحبزادہ احمد حسن صاحب نقشبندی سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر سواگ شریف تحصیل کروڑ ضلع لیہ

پاکستان کے بہت غیرت مند عالم دین خطیب تھے۔سواگ شریف ہر سال عرس مبارک پر حاضری دیتے تھے۔آپ سچے عاشق رسول تھے اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔انکے دونوں بیٹوں کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلائے۔آمین

آپ کے غم میں برابر کا شریک

احمد حسن سواگ شریف

2۔لخت جگر غزالی زمان شیخ الحدیث سید محمد ارشد سعید کاظمی صاحب ملتان شریف آپؒ کے بڑے صاحبزادے کو انہوں نے دستار بندی کرائی تھی جو کہ آپؒ سبز عمامہ سجایا کرتے تھے

3۔ پیر طریقت رہبر شریعت امیر اہلسنت خواجہ فقیر محمد الحسنی باروری صاحبزادہ امیر اہلسنت خواجہ عاشق حسین باروی

آستانہ عالیہ پیر باروشریف ضلع لیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ اللہ بخش نیر صاحب کی وفات ایک عالم کی وفات ہے۔آپ حضور اعلیٰ حضرت (عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ کے خلیفۃ مجاز تھے۔مسلک کی غیرت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی واقعی یہ خلا پورا نہ ہوگا۔آپ کی دینی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ہم امید کرتے ہیں کہ ان کے صاحبزادگان اپنے والد صاحب مرحوم مغفور کے نقش قدم پر گامزن رہیں گے۔دعا ہے مرحوم مغفور کو اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب کریم ﷺ کے تصدق سے انہیں اعلیٰ درجات نصیب فرمائے اور ان کا فیض تا قیامت جاری وساری رہے

دعا گو

خواجہ فقیر محمد الحسنی باروری خواجہ عاشق حسین باروی

آستانہ عالیہ پیر باروشریف ضلع لیہ

3۔ پیر طریقت رہبر شریعت خواجہ فقیر محمد باروی صاحب نے دستار بندی کرائی تھی۔آستانہ عالیہ پیر باروشریف

علامہ اللہ بخش نیر صاحب کی وفات ایک عالم کی وفات ہے۔آپ حضور اعلیٰ حضرت (عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ کے خلیفۃ مجاز تھے۔مسلک کی غیرت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی واقعی یہ خلا پورا نہ ہوگا۔آپ کی دینی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ہم امید کرتے ہیں کہ ان کے صاحبزادگان اپنے والد صاحب مرحوم مغفور کے نقش قدم پر گامزن رہیں گے۔دعا ہے مرحوم مغفور کو اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب کریم ﷺ کے تصدق سے انہیں اعلیٰ درجات نصیب فرمائے اور ان کا فیض تا قیامت جاری وساری رہے

دعا گو

پیر طریقت رہبر شریعت امیر اہلسنت خواجہ فقیر محمد الحسنی باروری

صاحبزادہ امیر اہلسنت خواجہ عاشق حسین باروی

آستانہ عالیہ پیر بارو شریف ضلع لیہ

4۔ پیر طریقت صوفی خواجہ بشیر احمد نقشبندی صاحب بالووالا لیہ

5۔حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد شریف سیالوی ملتان شریف

6۔صوفی باصفا حاجی اللہ بخش سعیدی قادری نیری آفیسر سٹیٹ بنک ملتان شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت العلام مولانا اللہ بخش نیرؔ کی رسم قل خوانی پہ شرکت ہوئی، مخلصین کے جمع غفیر کی دعاو مغفرت حضرت کی بارگاہ رب العزت میں قبولیت کی دلیل ہے عشق مصطفیٰ ﷺ دولت سے مالا مال محبت رسول ﷺ سوغات تقسیم کرتے رہے یہی ان کی زندگی کا مشن تھا جس میں بجا طور وہ کامیاب رہے۔ اللہ کریم اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور برادر احمد رضا اعظمی کو اپنے والد کریم کے مبارک مشن کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

احقر العباد دعا گو

اللہ بخش سعیدی قادری نیری

محمد شریف سیالوی

7۔ پیر طریقت صاحبزادہ خورشید ملت سید محمد ثقلین شاہ بخاری ایم۔این۔اے۔

سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر جگی شریف

حضرت علامہ اللہ بخش نیر صاحبؒ اہلسنت کا صرف فخر ہی نہیں بلکہ سرمایہ افتخار اہلسنت تھے مرحوم نے جس طرح دین کی خدمت کی اسکی مثال دینے میں موجودہ زمانہ قاصر ہے۔ بہر حال علامہ صاحب کی خدمات کو صدیوں یاد رکھا جائے گا اور آنے والے ادوار میں آنے والی نسلیں انکی خدمات خطبات اور لکھی گئی کتب سے استفادہ کر کے اللہ کے حضور سرخرو ہو سکتے ہیں۔

میری ناچیز کی دعا ہے اللہ تعالیٰ انکو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صدمہ کے ہمت عطا فرمائے۔

سید محمد ثقلین شاہ بخاری MNA

سجادہ نشین دربار پیر جگی شریف ضلع لیہ

03006347648

8۔حضرت علامہ ابن علامہ مفتی محمد محسن فیضی مہتمم جامعہ فیضیہ رضویہ فیض الاسلام احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

(حامدا و هليا ومسلما امابعد والذين اوتو االعليم درجت صدق الله وقال النبي ﷺ موت العالم فوت العالم صدق الله العظيم و صدق رسوله النبي الكريم الدين)

بچھڑا وہ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی

اک شخص سارے ملک کو ویران کر گیا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اور جن لوگوں کو علم دیا گیا انکے کئی درجے بلند فرمائے۔ حضور قبلہ مجاہد اہلسنت خطیب ملّت فخر اہلسنت مفسر قرآن مناظر اسلام و پیر طریقت حضرت قبلہ علامہ اللہ بخش نیرؒ کی ذات والا صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب آپ کی رحلتا ہلسنت کے لیے عظیم سانحہ ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل لے سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ مناظرہ میں امام المناظرین تھے تدریس کا میدان انکے تلامذہ سے ظاہر ہے۔خطابت کے میدان کے شہسوار تھے آپ ہمہ صف موصوف تھے۔عشق کے میدان میں۔۔کرتو عاشق۔۔تھے مدینہ منورہ میں ایسی عشق ومحبت مذہب کی غیرت کیوجہ سے کئی ماہ جیل میں رہے۔اور میرے مربی جسم ورروح شیخ العرب والعجم استاذ الاساتذہ مناظر اسلام بیقی وقت حضرت اسلام الحاج پیر طریقت مفتی محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ کے آپ ہم مکتب تھے اور میرے والد گرامی سے ایک سال بڑے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت انکی اولاد میرے برادران کو اپنے والد کریم کے مشن کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔فقیر اس قابل نہیں (عربی) مگر کچھ محنت کر کے آپکے سن وصال کی دو عبارات پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

1-(النفس المطمئنة فادخلي بجنتي جبيبه) (استفیامیہ ہے 2010ء)

2-(الموت العالم موت العالم بجيبه و نبيه محمد ﷺ) (اسفقہام اقراری ہے)1431ھ

طالب دعا:۔

فقیر مفتی محمد محسن فیضی مہتمم جامعہ فیضیہ رضویہ

فیض الاسلام احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

9۔حضرت علامہ مفتی ہدایت اللہ پسروری مرکزی نائب صدر جمعیت العلمائے پاکستان

ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی:۔ مولای صل وسلم دائما ابدا۔ علی حبیبك خیر الخلق کلهم

حضرت مناظر اسلام مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیرؒ اہلسنت وجماعت کا عظیم سرمایہ تھے۔غیور عالم دین کی حیثیت سے انہوں نے ہر سطح اور ہر محاذ پر بے مثال کردار ادا کیا جمعیت العلمائے پاکستان ہو یا جماعت اہلسنت سپاہ مصطفےٰ کا سٹیج ہو یا دوسری تنظیمیں ہر سنی تنظیم کا انہوں نے بھرپور ساتھ دیا اور قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانیؒ امام اہلسنت حضرت سید حضرت علامہ احمد سعید کاظمیؒ کی ولولہ انگیز قیادت پر انہیں ہمیشہ فخر رہا۔اور بھرپور طریقے سے ان کے مشن کو آگے بڑھایا اور انہوں نے جرأت و بے باکی کے ایسے نقوش چھوڑے مگر دیار غیر میں جا کر نظریاتی دشمنوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے مسلک کی حقانیت کو واضح کیا۔اور اس کی پاداش میں انہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑی اور اس طرح وہ اسیر دیار حبیب سے۔۔کہلائے۔شریعت وطریقت میں انہوں نے بہت سے لوگوں کو فیض یاب کیا اور اس سلسلے کو رسول اکرم ﷺ کے طفیل انکے خلف الرشید قابل صد فخر فرزند حضرت قبلہ علامہ پروفیسر مفتی احمد رضا اعظمی اور دوسرے صاحبزادے مولانا محمد محسن رضا اعظمی کو اللہ تعالیٰ ان کی دینی و روحانی مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ انہیں عمر خضری عطا فرمائے۔اور حضرت مرحوم کے لیے یہ صادقہ جاریہ تا دیر جاری رہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی بخشش کرے ان کے درجات بلند فرمائے اور تمام علمائے اہلسنت کو ایسی محبت اور لگنسے مسلک کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین بحرمت سید المرسلین ﷺ

ہدایت اللہ پسروری

مرکزی نائب صدر جمعیت العلمائے پاکستان

ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان

10۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شیر القادری دربار عالیہ سلطان عارفین باہو سلطان ضلع جھنگ

پیر طریقت رہبر شریعت عاشق رسول مبلغ اسلام ترجمان مسلک اہل سنت فاتح نجدیت اسیر دیار حبیب زینت العلمأ حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیرؒ صاحب کے وصال پر بہت دکھ ہوا ہے اس لیے کہ عالم دین کی موت ایک مکمل عالم کی موت ہوتی ہے۔علامہ نیر صاحب موجودہ دور کے ایک عظیم محقق اور صوفی منش انسان تھے۔ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم سے بھی بہرور تھے ایک دفعہ ہم اپنے دوست احباب کے ساتھ آپؒ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے تو شفقت فرمائی بٹھایا چائے کھانا کھلانے سے پہلے جانے کی اجازت بھی نہیں دی تو کافی دیر آپ کے محفل میں بیٹھنے کا موقع ملا کئی مسائل پر گفتگو ہوئی ان مسائل میں سے ایک مسئلہ دیدار الٰہی کا بھی تھا بندہ ناچیز نے عرض کیا کہ حضور کیا اللہ تعالیٰ کا دیدار اس دنیا میں ہوسکتا ہے۔تو آپ نے جواب فرمایا کہ اس ظاہری آنکھ سے تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ آقا علیہ السلام کا خاصہ ہے۔اور باقی رہا دل کی آنکھ سے یعنی روحانی آنکھ تو ہوسکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ شفقت فرمائے۔اگر مزید دلائل دیکھنے ہیں تو شرح عقائد کی کتاب ہے نبراس اس کو دیکھ لو۔علامہ صاحب حق گو نڈر اور بے باک شخصیت تھے۔اور آپ کے عشق رسول ہونے کے دلائل میں سے یہ بھی ایک دلیل ہے کہ آپکی اولاد کی تربیت آقا علیہ السلام کی شریعت کے سانچے میں کی ہے آپ کے دو بیٹے ہیں جن کو دیکھ کر علامہ صاحب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کیونکہ ہم نے اکثر علمأ کو دیکھا ہے کہ جنہوں نے اپنی اولاد کو اس طرف نہیں لے کر آئے یعنی دین علوم کی طرف۔لیکن علامہ صاحب کی تربیت کا یہ نتیجہ ہے کہ علامہ صاحب نے اپنے بیٹوں کی ظاہری تربیت بھی کی ہے اور صوفیانہ بھی۔اور ان دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی دی ہے۔اور ان دونوں علوم کے علاوہ صوفیانہ تربیت بھی دی

ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دونوں بیٹوں کے اندر فخر وتکبر نہیں بلکہ عاجزی ہے بیٹوں کو دیکھتے ہی علامہ کا عکس نظر آنے لگتا ہے۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹوں کو اپنے والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ثم آمین

اور علامہ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی آخرت کی ساری منزلیں آسان فرمائے آمین ثم آمین

مفتی محمد شبیر القادری

دربار عالیہ سلطان عارفین باہو سلطان ضلع جھنگ

03234024324

بسم اللہ الرحمن الرحیم

11۔ پیر طریقت رہبر شریعت جگر گوشہ غوث اعظم سید پیر محمود علی رضا شاہ آستانہ عالیہ پیر کوٹ شریف ضلع جھنگ

اس آدمی کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے جس کی ساری زندگی نبی اکرم ﷺ مدح سرائی میں گزری خواہ وہ تحریر ہو وہ یا تقریر ہو یا نعت کی شکل میں ہو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے صدقے ان کے درجات میں بلندی دے۔

فقیر:۔ محمود علی رضا شاہ پیر کوٹ شریف ضلع جھنگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

12۔ پیر طریقت جگر گوشہ غوث اعظم سید مراتب علی شاہ گیلانی سابقہ ناظم V-C76 آستانہ عالیہ پیر کوٹ شریف ضلع جھنگ

اللہ بخش نیر صاحب ایک اللہ کے بزرگ اور بہت ہی نیک اچھے مکمل انسان ہیں لفظ ہیں اس لیے کہ جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہوتے ہیں وہ دنیا کے لیے مرتے ہیں لیکن ہوتے وہ زندہ ہیں۔ بہر حال دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جنت میں سب سے اچھا مقام دے آمین

دعا گو:۔ پیر سید مراتب علی گیلانی

سابقہ ناظم V.C76

پیر کوٹ شریف ضلع جھنگ صدر

13۔ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ صاحبزادہ غلام غوث شاہ سجادہ نشین اٹل شریف تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد

علامہ اللہ بخش مرحوم علما و مشائخ کے لیے حجت تھے جامع شخصیت سے موصوف تھے عالم دین صوفی مفسر شاعر عظیم خوب تھے ہر دل عزیز شخصیت تھے چھوٹوں میں چھوٹے اور بڑوں میں بڑے۔ اللہ کریم بفضل حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ لواحقین کو صبر و تحمل نصیب فرمائے اور اسکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

طالب خیر:۔

غلام غوث شاہ

اٹل شریف تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمعیل خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

14۔ پیر طریقت رہبر شریعت جگر گوشہ غوث اعظم شہزادہ سید محمد سلیم شاہ گیلانی قمر آباد شریف تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی

جناب حضرت مولانا اللہ بخش نیر صاحب بہت بڑے اچھے عالم شاعر درویش اور علما کی بہت قدر کرتے تھے پھر خصوصاً اہلسنت اور بریلویوں کے ساتھ بہت بڑی محبت تھی اپ نے اپنی اولاد کو بھی عالم بنایا ہے بحر حال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے اللہ تعالیٰ اپکے بچوں کو برکت عطا فرمائے ---------- میرے سامنے اہلسنت کی بڑی تعریف فرمائی دین کی اپکو بہت بڑی محبت تھی

غم شریک

شہزادہ سید محمد سلیم شاہ گیلانی

قمر آباد شریف تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میاں والی

15۔ پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی ایم۔اے آستانہ عالیہ قادریہ راشدیہ قاسمیہ شادمان ٹاؤن ملیر کراچی

جناب صاحبزادگان صاحبان

السلام وعلیکم

رمضان المبارک میں یہ اندوہ ناک خبر ملی کہ نیر اہل سنت مرکزی عید گاہ جھنگ کے ولولہ انگیز خطیب عاشق مصطفےٰ مولانا ابوالرضا اللہ بخش صاحب نیر اس فانی دنیا سے انتقال فرما گئے۔ گستاخانِ رسول کا منہ بند کرنے اور ان کے باطل نظریات سے عوام الناس کو خبردار کرنے کے لیے موصوف نے ہر طرح کی سعی کی۔ انجمن سپاہِ مصطفےٰ پاکستان کی بنیاد رکھی مُلک بھر میں بغیر وسائل کے باوجود یونٹ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ خطابت، تحریر اور ماھنامہ نیر تاباں اور ماھنامہ ترجمان سپاہ مصطفےٰ کے پلیٹ فارم سے بھی پیغام حق ملک کے گوشے گوشے تک پہنچاتے رہے،

درویش عالم، سادہ طبیعت، محبت اہل بیت گستاخان رسول کے لیے شمشیر نیام وسیع مطالعہ صاحب قلم و قرطاس صاحب علم و حلم، مخزن محبت و مروت اور بہت سی خوبیوں کے جامع تھے۔

سالانہ سپاہ مصطفےٰ کنونشن جھنگ میں خصوصی طور پر مدعو فرماتے اور گاہے بگاہے "محبت نامے" لکھتے تھے وہ محبت نامے بھی ذاتی کتب خانہ میں محفوظ ہیں رب کریم غریق رحمت فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

ایم۔اے آستانہ عالیہ قادریہ راشدیہ قاسمیہ شادمان ٹاؤن ملیر کراچی

16۔ پیر طریقت رہبر شریعت محبوب المشائخ الحاج خواجہ محمد محبوب الٰہی نسیم صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ وادی عزیز شریف ضلع چنیوٹ

17۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شاہد عطاری مدنی مفتی فیضان مدینہ کراچی

الحمد اللہ عزوجل سگِ عطار غفرلہ الغفار کو نیر اہل سنت پیر طریقت حضرت علامہ اللہ بخش نیر رحمۃ اللہ کی زیارت دعوت اسلامی کے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں ہوئی۔ عاجزی و انکساری کا پیکر تھے۔ اسلاف کی نشانی تھے، علم و عمل کے جامع تھے، مشائخ کے لیے مشعل راہ تھے، آپ کا جانا اہل سنت کے لیے ایک سانحہ ہے، اہل سنت ایک باعمل پیر طریقت سے محروم ہو گئے، میرے مرشد کریم قبلہ امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادر رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نیر اہلسنت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ ابوالرضا اللہ بخش نیر چشتی قادری نقشبندی ؒ سے محبت فرماتے تھے۔ نیر اہلسنت، امیر اہلسنت سے والہانہ محبت رکھتے تھے جب امیر اہلسنت مدظلہ العالی کو آپ رحمۃ اللہ کی وفات کی خبر دی گئی تو آپ نے افسوس کا اظہار فرمایا اور آپ کے شہزادگان حضرت علامہ قبلہ پروفیسر احمد رضا صاحب اور صاحبزادہ مولانا محسن رضا صاحب سے بذریعہ فون تعزیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے آپ کے فیضان کو عام فرمائے اور آپ کے شہزادگان کو آپ کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

سگِ عطار

مولانا (محمد شاہد عطاری مدنی غفرلہ الغنی)

مفتی فیضان مدینہ کراچی

11 جمادی الاولیٰ 1432ھ

18۔ پیر طریقت رہبر شریعت خواجہ غلام فرید کوریجہ چیئرمین تحریک فرید پاکستان سربراہ سرائیکستان قومی اتحاد درگاہ عالیہ سلطان العاشقین حضرت خواجہ غلام فرید سائیں کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور

حضرت مولانا اللہ بخش نیر رحمۃ اللہ علیہ عظیم روحانی شخصیت اور عاشق رسول ہیں انہوں نے ساری زندگی تصوف عشق رسول کے لیے گزار دی۔ ان کی فکر رہتی دنیا تک قائم رہے گی ان کی وفات سے عالم اسلام کا نقصان ہوا خصوصی طور پر عاشقان رسول کے دلوں میں انکا خلا پیدا ہوا جو کہ رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ مولانا صاحب غیور سنی تھے اور اہلسنت کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا ازالہ ممکن نہیں۔ اللہ اُن کے درجات بلند فرمائے اور ان صاحبزادگان میں اتفاق اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

دعا گو

خواجہ غلام فرید کوریجہ

کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور

03013985141

19۔ پیرطریقت حضرت خواجہ صوفی محمد اقبال نقشبندی عزیزی صاحب محلہ منظور آباد لیہ

میری علامہ اللہ بخش نیر صاحب کے ساتھ کافی ملاقاتیں رہیں میں نے انہیں ایک ممتاز عالم دین اور مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صوفی اور مرد درویش پایا۔ ان کے اندر نہ کوئی غرور اور نہ تکبر تھا بلکہ وہ ایک فقیر انسان تھے وہ ایک نڈر انسان تھے اللہ تعالیٰ کے علاوہ انہیں کسی کا خوف نہیں تھا۔ وہ خطاب کرتے ہوئے اپنے دشمنوں سے کبھی نہیں ڈرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ایسی شخصیات صدیوں بعد پیدا فرماتے ہیں۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

دعا گو:۔

صوفی محمد اقبال صاحب نقشبندی عزیزی

محلہ منظور آباد لیہ

20۔ پیرطریقت صاحبزادہ خواجہ محمد اکرم شاہین نقشبندی آستانہ عالیہ نقشبندیہ محبوب آباد شریف چک نمبر 223 جمال چھپری ضلع لیہ

بندہ ناچیز صاحبزادہ محمد اکرم شاہین سجادہ نشین دربار عالیہ محبوب آباد شریف جمال کے پاس اپنے الفاظ کہاں ہیں کہ میں حضرت علامہ اللہ بخش نیرؒ کے بارے میں گوش گزار کروں لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ اس پُرفتن دور میں جہاں نفسانفسی کا عالم ہے اور حق وصداقت کے علمبردار تو بڑی دور کی بات ہے صرف عام سچائی پر اُترنا مشکل ہوجاتا ہے لیکن اس مردقلندر نے دور حاضر کے گستاخ رسول لوگوں کو لگام دی اور اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے انجمن سپاہ مصطفےٰ کی بنیاد رکھ کر پورے ملک پاکستان میں فروغ عشق رسول ﷺ عظیم تحریک چلا کے اپنے آقا مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے ہاں سچی محبت کا ثبوت دیا جو کہ دور حاضر میں بہت مشکل ہے اس کے علاوہ میرے والد محترم حضرت خواجہ صوفی خان نیر صاحب کے ساتھ بہت زیادہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت تھی اور حضور والد صاحب سے بڑی شفقت فرماتے رہے ہیں اور یقیناً جماعت اہلسنت کو بہت بڑے لیڈر سے والد جدائی کا صدمہ ہوا جو خلا بڑی دیر کے بعد مکمل ہوگا اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادگان ان اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

کیڈی تینوں تاہنگ دمائی مکھڑے چھپاں دی
۔۔سونیہ جہان رت نائی تیرے جان دی

محمد اکرم شاہین

محبوب آباد شریف چک نمبر 223 جمال چھتری ضلع لیہ۔

03448541305

21۔ شہزادہ فیض ملت حضرت علامہ الحاج محمد فیاض احمد اویسی قادری رضوی جامعہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور

حضور حضرت علامہ ابوالرضا اسیر زلف مصطفےٰ محمد اللہ بخش نیر القادری چشتی نور اللہ مرقدہ کا اچانک ہمیں داغ مفارقت دیے جانے کا غم کبھی نہیں بھولے گا۔ وہ مسلک حق اہلسنت کے بے باک ترجمان تھے۔ انکی تبلیغی، تصنیفی خدمات سے اک عالم فیضیاب ہوتا رہے فقیر آج آستانہ عالیہ ہوت شریف حاضر ہوا ہے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ کرے یہ آستانہ سلامت تا قیامت رہے۔ اللہ تعالیٰ انکے دونوں شہزادگان کو اپنے عظیم والد گرامی علیہ الرحمۃ کے پاکیزہ مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بحرمت سید المرسلین ﷺ

مدینے کا بھکاری

محمد فیاض احمد اویسی رضوی

بہاولپور

22۔ حضرت علامہ مولانا محمد بخش فیضی سرپرست اعلیٰ مدرسہ مفتاح العلوم شاکر ٹاؤن ڈیرہ غازی خان

مجاہد اہلسنت مناظر اسلام علامہ قبلہ حضرت مولانا اللہ بخش نیرؒ ایک بہت بڑے عالم دین تھے۔ جماعت اہلسنت میں بالعموم علماء اہلسنت میں بالخصوص ان کا بہت بڑا امتیازی مقام تھا انہوں نے سندھ میں تبلیغ فرمائی بلکہ دیارِ حبیب ﷺ تک ہی انہوں نے گستاخان مصطفےٰ کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے گستاخی کرنے والوں کے مقابل بہت بڑی صعوبتیں برداشت کیں۔ جو کہ انکے بلندی درجات کا سبب ہونگے ان شاءاللہ موت برحق ہیں لیکن ان کا جانا مسلک کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے اللہ رب العزت ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق فرمائے اور ان کی اولاد کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے کہ یہ گلشن ہمیشہ آباد وشاد رہے آمین ثم آمین

محمد بخش فیضی

سرپرست اعلیٰ مدرسہ مفتاح العلوم

شاکرٹاون ڈیرغازی خان

03007510859

23۔حضرت علامہ مولانا مفتی غلام رسول فیضی مہتمم ادارہ مفتاح العلوم شاکرٹاون ڈیرہ غازی خان

محقق ومدقق اہلسنت حضرت علامہ مولانہ اللہ بخش نیرؒ جماعت اہلسنت میں ایک بہت بڑامقام رکھتے تھے اپنی پوری زندگی شب وروز دین اسلام اسلام کی تبلیغ میں گزاری اللہ رب العزت اپنے محبوب کریم ﷺ محبتمیں فنافی اللہ اور فنافی الرسول کے مقام پر فائز رہے۔اور ہمیشہ ہمیشہ گستاخ رسول کا رد فرماتے رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے برزخی درجات بلندو بالا فرمائے اور ان کی اولاد امجاد کو ان کی طرح خدمت دین متین کی ہمیشہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

غلام رسول فیضی

مہتمم ادارہ مفتاح العلوم شاکرٹاؤن ڈیرہ غازی خان

03336465837

24۔حضرت علامہ مولانا خطیب پاکستان محمد سعید احمد فاروقی ناظم اہلسنت وجماعت ضلع ملتان

عاشق رسول حق گو عالم دین مفسر قرآن محقق وقت علامہ اللہ بخش نیرؒ ایک نڈر اور بے باک شخصیت تھی۔جس نے نصف صدی سے زائد دین اسلام کی بالعموم اور مسلک اہلسنت کی بالخصوص جس انداز اور غیرت سے خدمت کی وہ انہی کا خاص حد ہے ان کے وصال سے صرف ان کا علاقہ ہی افسردہ نہیں بلکہ اہل سنت اہل نظر اہل دل اہل بصر کی آنکھیں اشکبار ہیں۔دور حاضر میں ایسے لوگوں کا فقدان ہے جو کسی مصلحتکے پیش نظر کو پس پشت رکھ کر حق گوئی کا جو انداز خطابت اور تحریر میں تھا وہ قابل رشک قابل فخر بھی ہے ہمیں یقین ہے ان کے مشن کو ان کے عقید تمند اور معتقدین بالخصوص ان کا قابل فخر لخت جگر علامہ مفتی اعظمی صاحب ہمیشہ جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ ان کے مزار پرانوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے

سعید احمد فاروقی

ناظم اہلسنت وجماعت ضلع ملتان

03006343660

25۔خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا حافظ محمد فاروق خان سعیدی خطیب جامعہ انور العلوم نیوملتان وامیر جماعت اہلسنت ضلع ملتان

یادگار اسلاف مفسر قرآن حضرت علامہ اللہ بخش نیر ایک عظیم سکالر بلند پایہ محقق عالم بے مثال مناظر صاحب طرز مُصنف اور کامیاب وجادو بیان خطیب تھے۔انہوں نے برسوں میں صدیوں کا کام کیا ہے او تن تنہا کئی اداروں سے بڑھ کر علمی تحقیقی خدمات انجام دی ہیں وہ علم وعمل کا حسین پیکر اور اسلاف کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔بلاشبہ حضرت علامہ اللہ بخش نیر صاحبؒ محبوب خلائقتھے نماز جنازہ اور ختم قل شریف میں ہزاروں کا جم غفیر ان کی مقبولیت ومحبوبیت کا زندہ ثبوت ہے اللہ کریم حضرت کے درجات بلند فرمائے اور سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ شفاعت کا حق دار بنائے آمین

حافظ محمد فاروق خان سعیدی

خطیب جامعہ انوار العلوم نیوملتان

03006350065

26۔حضرت علامہ صاحبزادہ محمد مظفر اقبال رضوی چشتی ابن مفتی غلام جان قادری رضوی ہزارویؒ خطیب ومتولی مسجد حنفیہ رضویہ اونچی مسجد بیری والی اندرون ٹیکسالی دروازہ لاہور

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکتہ

اس فقیر کو فاضل شہیر حضرت مولانا اللہ بخش صاحب نیر کی وفات حسرت آیات کا سُن کر شدید صدمہ پہنچا انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کہ پچھلے چند دنوں میں ہماری جماعت کے سرکردہ علما اس جہان فانی سے داغ مفارقت دے گئے رحمۃ اللہ علیہ،اس دنیا کے ناپائیدار سے ہر ایک کو اپنی اپنی باری پہ چلا جانا ہے یہ قدرت کا اٹل فیصلہ ہے کسی کو دم زدن کی مجال نہیں موت کا پیالہ ہر ایک نے پینا ہے اور اس پل سے ہر ایک کو گزرنا ہے۔لیکن جانے والوں میں حسب مراتب بڑا فرق ہے بعض کے جانے پر صرف رشتہ دار اور خویش واقربا فریاد

کرتے ہیں، کچھ کے چلے جانے پر دوست واحباب آہ وفغان کرتے ہیں اور رنجیدہ خاطر ہوتے ہیں لیکن بعض مبارک ہستیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کے چلے جانے پر ایک عالم اشکبار ہوتا ہے۔ موت العالم موت العالم ایک عالم دین کی موت ایک جہان کی موت ہوتی ہے۔ دنیا والے اس کے چلے جانے سے ان فیض وبرکات سے محروم ہو جاتے ہیں جو وہ قال اللہ وقال الرسول کی دلربا صدا سے لوگوں کے دل و دماغ کو معطر کئے رکھتے ہیں۔

حضرت مولینا علامہ محمد رحمۃ اللہ بخش نیر صاحب بھی اس زمرے سے تھے جو کہ ایک عرصہ دراز تک محبت خدا جل وجلالہ ومحبت رسول ﷺ عظمت صحابہ واہلبیت اور اولیاء اللہ کے تذکرہ سے لوگوں کے کانوں میں میٹھا رس گھولتے رہے کتنی رشک آفریں ہے ان لوگوں کی زندگی جو عمر بھر اسی وظیفہ کو حرز جاں بنائے رکھیں۔

محترم المقام حضرت مولانا اللہ بخش صاحب نیر ہمارے ہاں اونچی مسجد بھائی گیٹ میں سالانہ دس 10 روزہ نورانی محافل میں ایک بار تشریف لائے ان محافل کے حسن انتظام اور موضوع کے انتخاب کو دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور اپنے تاثرات ہماری یادگار کتاب میں تحریر فرمائے پھر اپنے جو اپنے رنگ میں اپنے حسن بیان سے لوگوں کو محظوظ فرمایا اس کی یاد آج بھی دل و دماغ میں دستک دیتی رہتی ہے۔ افسوس کہ پھر اُنکی مصروفیت کیوجہ سے کوئی موقع نہ بن آیا۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ الصلاۃ والسلام کے طفیل انہیں اعلیٰ علّیین بلند وبالا مقام سے نوازے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل اور ان کے صاحبزگان ومعتقدین کو ان کے مشن کو زندہ رکھنے اور آگے بڑھانے کی توفیق فرمائے آمین ثم آمین

فقط والسلام مع الاکرام

دعا گو:-

محمد مظفر اقبال رضوی چشتی

ابن مفتی غلام جان قاری رضوی ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

27۔ محترم ومکرم خادمین انجمن ضیا طیبہ علامہ نسیم احمد صدیقی سید اللہ رکھا قادری ضیائی ومفتی اکرام محسن فیضی صاحبان انجمن ضیائے طیبہ کراچی

گرامی مرتبت گر گوشہ مناظر اہلسنت علامہ مولانا پرفیسر احمد رضا اعظمی نیرؔی صاحب مدفیوضکیم السلام علیکم، ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تسلیمات وتعظیمات وتکریمات کے مومنانہ معمولات وصفات کے ضیاٗبار ماحولیات میں اجنبیت کی ظلمت مفرور ہوتی ہے اور وابستگان فکر امام احمد رضا باہم شناسائی سے مسرور ہوتے ہیں۔ انجمن ضیاء طیبہ کے خادمین کے لیے مناظر اہلسنت، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ اللہ بخش نیر جھنگوی علیہ الرحمہ والرضوان کے وصال پر ملال کی خبر قیامت صغریٰ سے کم نہ تھی۔ حضرت علیہ الرحمہ کی وفات حسرت آیات کے نتیجے میں دنیائے سنیت میں جو خلا واقع ہوا ہے وہ برسہا برس تک پُر نہیں ہوسکتا، قحط الرجال کے ماحول میں حضرت علیہ الرحمہ کا بدل کوئی نہیں۔

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

حضرت العلام قدس السرہ المنعام کی ذات سے فیوضات وبرکات اور انوار وتجلیات کا دریا رواں تھا، جس سے بلا مبالغہ ہزاروں تشنگان سیراب ہو رہے تھے۔ حضرت علیہ الرحمہ کی بے لوثی، بے خوفی وبیبا کی اور عزم واستقلال کا مشاہدہ کرنے والوں کی توجہات دور تابعین کی طرف مرتکز ہو جایا کرتی تھیں۔

احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے جرٗا تمندانہ اظہار آپ نے حرم مدینۃ المنورہ میں بھی کیا، جس کے نتیجے میں تقریباً نصف سال مدینۃ المنورہ میں اسیر رہے۔ ''تنظیم سپاہ مصطفےٰ'' کے بانی وسربراہ کی حیثیت سے بدعقیدہ اور بدمذہبوں کی بیخ کنی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ حضرت کے جوش خطابت کے نتیجے میں عوام اہلسنت میں ولولوں اور حوصلوں کا سیل رواں جاری ہوتا تھا۔ نبیرہ اعلیحضرت حضور ریحان ملت علیہ الرحمت والرفع الدرجت سے آپ علیہ الرحمہ کو خلافت واجازت حاصل تھی۔ ہم خادمین انجمن ضیا طیبہ علامہ نسیم احمد صدیقی سید اللہ رکھا قادری ضیائی، مفتی اکرام المحسن فیضی، سید محمد مبشر رضا قادری دعا کرتے ہیں، ''اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ آپ تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے''۔ آمین

نسیم صدیقی غفرلہ

اللہ رکھا، اکرام المحسن

انجمن ضیاء طیبہ کراچی

28۔ حضرت علامہ مولانا محمد عاشق مصطفیٰ قادری خطیب مرکزی جامع مسجد غوثیہ بہاولپور

حضرت علامہ مولانا مفسر قرآن قبلہ قاری اللہ بخش نیر صاحب مرحوم مغفور ایک علمی روحانی شخصیت اور سچے پکے عاشق رسول اور پروانہ رسول تھے ان کی وفات عالم اسلام کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے آپ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کا تعلق قوم لاڑ سے ہے قوم لاڑ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں اور یہ حضرت قبلہ مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی سے بہت زیادہ رغبت فرماتے تھے کیونکہ یہ قبلہ اویسی ہے کہ قوم کے بھائی تھے اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ نیر صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

محمد عاشق مصطفیٰ قادری

خطیب مرکزی جامع مسجد غوثیہ بہاولپور

29۔حضرت علامہ قاری سجاد حسین خوشیدی خطیب اعظم شیخو پورہ

حضرت علامہ مولانا پیر اللہ بخش نیر صاحبؒ

بندہ ناچیز کے پاس داتا حضرت حضور رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی واپسی پر میری مسجد میں خطاب فرمایا تھا بڑا روح پرور خطاب تھا نیر علامہ صاحبؒ میں مسلک رضا کی غیرت تھی مسلک اہلسنت و الجماعت عظیم عالم دین تھے دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنی جوار رحمت جگہ دے اور درجات بلند کرے

قاری سجاد حسین خورشید شیخو پور

030014860979

30۔محمد سعید اشرف اویسی ولد محمد اشرف اویسی دارالعلوم سیرانیہ تعلیم القرآن وجامع مسجد ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کچہ غربی روڈ بستی غریب آباد ڈاکخانہ ستانواں تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی محمد اللہ بخش نیر صاحبؒ اہلسنت کے چمکتے دمکتے ستارے تھے آپ کی اچانک وفات ایک بہت بڑا سانحہ ہے ایک مرتبہ فقیر کو آپ کا بیان سننے کا شرف ہوا اور لوگوں کے قلوب و اذہان محبت رسول ﷺ سے ایسا منور فرمایا کہ ہر آنکھ آپ ﷺ کے حسن آپ کے اخلاق اور آپ پر جو ظلم کیے گئے سن کر اشکبار تھی۔

اہلسنت وجماعت مسلک رضا کے عظیم مینار تھے اللہ تعالیٰ انکو جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے آمین

محمد سعید اشرف اویسی ولد محمد اشرف اویسی

دارالعلوم سیرانیہ تعلیم القرآن

0334879511

31۔حضرت علامہ مولانا فقیر محمد سردار احمد باروی مہتمم مدرسہ جامعہ باروپہ شمس المدرس کالا کالونی تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان

پیر طریقت حضرت علامہ مناظر اسلام جہاں پیر طریقت تھے وہاں آپ بہت بڑے مناظر اسلام بہت بڑی تحقیق کے مالک تھے میں نے ایک مناظرہ میں موجود تھا پل مگسن نزد دہیڈ تونسہ بیراج وہاں پر مخالف فریق وہاں پر آیا ہی نہیں میرے ساتھ ویسے بہت محبت تھی اگر ڈیرہ غازہ خان جانا ہوتا تو میرے پاس تشریف لاتے فرماتے تمہارے ملنے کے بغیر میں نہیں جاسکتا تھا۔

فقیر محمد سردار احمد باروی

کالا کالونی تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان

03007519210

32۔محترم ومکرم جناب محمد اسلم خان چانڈیہ ایڈووکیٹ صدر جمعیت علما پاکستان ڈی جی خان

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پیر طریقت، وقت قلندر، عالم باعمل، غیور اہلسنت، رہنما اہلسنت شمع رسالت کے پروانے، عقیدہ اہلسنت کے مجدد ملت جناب الحاج صوفی اللہ بخش نیرؒ نے بالکلسلسلہ نقشبندیہ کے جدِ امجد عاشق رسول ﷺ، دیار غار، رفیق سفر۔نبی پاک ﷺ کے ہمراز خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی فرماتے ہوئے اہلسنتکو سچا اور کھرا عقیدہ عطا فرمائے جو ہر ذی شعور کے لئے رہنمائی ہے اللہ تعالیٰ ان کی مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں ان اولیاؒ کے طفیل مغفرت عطا فرمائے۔

محمد اسلم خان چانڈیہ ایڈووکیٹ

صدر جمعیت علما پاکستان ڈی جی خان

03146604534

33۔حضرت مولانا محمد عظمت اللہ باروی رضوی صاحب مہتمم مدرسہ بارویہ رضویہ مظہر السلام لیہ روڈ لعل عیسن کروڑ

علامہ الحاج پیر اللہ بخش نیر عاشق رسول تھے بہت بڑے مناظر تھے جب بھی کبھی باطل فرقوں کے مقابلہ میں ضرورت پڑی علامہ اللہ بخش نیر کو اللہ کے دین کے لیے بلایا تو آپ خوش ہو کر مقابلہ میں مناظر کے

لیے تیار ہو گئے۔آپ فقیر بھی عاشق رسول تھے عابد اور زاہد آدمی تھے

منجانب:۔

مولانا محمد عظمت اللہ باروی رضوی

لعل عیسن کروڑ

03066761418

34۔حضرت علامہ مولانا مفتی منیر احمد باروی کراچی

حضرت العلامہ مولانا مناظر اہلسنت پیر طریقت قبلہ علامہ اللہ بخش نیر رحمۃ اللہ علیہ ہمارے علاقے بلکہ پورے عالم اسلام کے ایک عظیم قائد اور ایک علمی شخصیت تھے اور ایک علم کے سمندر کی حیثیتر کھتے تھے تقریر اور تصنیف اور مناظر کے حوالے ایک شاہکار تھے آپکے انتقال پر مسلک اہلسنت کو بڑا نقصان اور صدمہ ہوا۔اور آپکا خلا کبھی پُر نہیں ہوسکتا لہذا ہماری دعا ہے اللہ تعالی آپکے درجات کو بلند فرمائے اور آپکی مزار پُر انوار پر اللہ تعالی کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اللہ تعالی آپکے صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے آپکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

منجانب:۔

احقر منیر احمد باروی کراچی

35۔حضرت علامہ مولانا قاری منظور احمد قادری مہتمم مدرسہ قادریہ حسنیہ وارڈ نمبر 5 لعل عیسن روڈ ضلع لیہ

حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیر رحمۃ اللہ لیہ صرف عالم دین ہی نہ تھے بلکہ ولی بھی تھے نڈر عالم دین عالم باعمل بھی تھے اسیر مدینہ بھی تھے آپ نے اپنی زندگی میں بے شمار مناظرہ میں فتح بھی حاصل کی اللہ تعالی آپکی قربت پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

قاری منظور احمد قادری

لعل عیسن کروڑ ضلع لیہ

03457046312

36۔حضرت مولانا عبدالعزیز طاہر سراجوی قادری مہتمم مدرسہ تجوید القرآن غوثیہ محلہ منظور آباد لیہ

حضرت خطیب پاکستان علامہ الحاج اللہ بخش نیر رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی شخصیت تھے جید عالم دین تھے صرف عالم نہیں بلکہ ولی کامل تھے اور بدعقیدوں کے لیے تلوار اور شیر تھے اور اہلسنت کے لیے ناز تھے

عبدالعزیز طاہر سراجوی قادری

محلہ منظور آباد لیہ

0300-6763341

37۔حضرت مولانا استاد القرا قاری محمد عمر سعیدی جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم نیو ملتان

حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیر رحمۃ اللہ لیہ صرف عالم دین ہی نہ تھے بلکہ ولی بھی تھے نڈر عالم دین عالم باعمل بھی تھے اسیر مدینہ بھی تھے آپ نے اپنی زندگی میں بے شمار مناظرہ میں فتح بھی حاصل کی اللہ تعالی آپکی قربت پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

قاری محمد عمر سعیدی

جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم نیو ملتان

03006864409

38۔محترم و مکرم غلام مصطفی قریشی ہاشمی آف پیر محمد حاجی جمن شاہ ضلع لیہ

علامہ اللہ بخش نیر رحمۃ اللہ علیہ عظیم خطیب، مبلغ اور روحانی پیشوا تھے جرأت مند انسان تھے عمر بھر دین اسلام کی بے لوث خدمت کی میرے خاندان مرحوم ومغفور سے بڑے تعلقات تھے یہ میرے لیے باعث فخر ہے موصوف تھل کے ٹیلوں سے ابھر کر پورے ملک پاکستان پہ ستاروں کی طرح چمکتے رہے اور انکی تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ انسانیت کی اصلاح کرتے ہوئے ابدی نیند سو گئے۔اللہ کو پیارے ہو گئے

غلام مصطفیٰ قریشی ہاشمی

39۔حضرت مولانا قاری غلام عباس قادری ولد حاجی حافظ غلام نبی قادری چاہ کھور والا مہتمم مدرسہ انوار القرآن السلامیہ نزد کوٹ سلطان تحصیل وضلع لیہ

مناظر اسلام خطیب پاکستان سرمایہ اہلسنت پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ الحاج اللہ بخش نیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم دینی و روحانی شخصیت تھے آپ ایک مرد قلندر عاشق رسول اور بلند پایہ خطیب تھے آپؒ نے پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں محبت رسول اور عشق رسول کا درس دیا آپ کو تصوف میں چہار ہائے سلسلہ میں بیعت کی اجازت تھی آپ کے صاحبزادگان کو اللہ تعالیٰ نے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

فقط دعا گو

حاجی حافظ غلام نبی قادری

قاری غلام عباس قادری

M.A علوم اسلامیہ نزد کوٹ سلطان تحصیل وضلع لیہ

03067428608

40۔محترم ومکرم جناب ملک جاوید ارشد اعوان صوبائی صدر سپاہِ مصطفیٰ پاکستان غلام محمد آباد اعوان چوک فیصل آباد

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی

اک شخص سارے جہاں کو ویران کر گیا

زندگی اتنی غنیمت تو نہیں جن کے لیے عہد کم ظرف کی ہر بات گوارہ کرلیں

ملک ارشد جاوید اعوان

فیصل آباد

03018656556

03217640916

41۔محترم ومکرم جناب غلام اکبر خان لغاری پُل قمبر ڈاکخانہ شادن لنڈ تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

میں بندہ نالائق حقیر پر تقصیر اتنے بڑے جید عالم دین جو کہ عالم اسلام کے چمکتے دمکتے آفتاب تھے کے بارے کیا صفحۂ قرطاس پہ لے آؤں اتنا کہوں گا کہ میرے محسن اعظم تھے اور یہ بات تاریخ ساز ہے کہ آپ سے ملنے والا ہر ذی شعور انسان یہی کہتا اور سمجھتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں کیونکہ ان کا حسن اخلاق ہی ایسا تھا کہ اپنا گرویدہ بنا لیتا اور محفل میں آنے والا ہر آدمی یہی تصور کرتا تھا کہ علامہ حضور قبلہ نیر صاحب سب سے زیادہ قریبی دوست میرے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین ثم آمین

وہ لوگ ہم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے

ڈھونڈا تھا جنہیں آسمان نے خاک چھان کر

احقر العباد

غلام اکبر لغاری

لغاری ہاوس پل قمبر

03336463678

42۔محترم ومکرم جناب عبدالقیوم خان نیازی چشمہ شوگر مل ڈی۔آئی۔خان (سرحد)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت علامہ اللہ بخش نیر رحمۃ اللہ علیہ سرزمین لیہ کے چھوٹے سے قصبہ ہوت والا شریف سے خدمت دین کا علم لے کر اٹھے۔ ساری زندگی عشق رسول ﷺ ڈوب کر عالم اسلام کو حق و باطل کا فرق سمجھاتے رہے 500 کتب کی تصنیف کی۔ شعلۂ بیان مقرر ہوتے ہوئے اہل عشق کو عشاق ضیا پاشیاں کرتے رہے۔ باطل کو قلم اور زبان کی تلوار سے کاٹتے رہے۔ پاکستان کے کونے کونے قریہ قریہ میں گئے، دین کی خدمت کی دنیا کو ٹھکرایا۔ اور عملی طور پر ثابت کیا کہ دین کے لیے زندگی وقف کرنے والوں کی دنیا غلام بن جاتی ہے۔ دنیا کے مختلف مما لک میں ان کی یاد میں تعزیتی تقاریب کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں جہاں تک ان کے دارِ مفارقت کی اطلاع پہنچی لوگ جوق در جوق جنازہ میں شرکت کے لیے آئے۔ قل خوانی کا اجتماع ظاہر کر رہا تھا کہ دلوں پر حکمرانی کرنے والوں کی کیا شان ہوتی ہے انکی وفات عالم اسلام کے لیے بہت بڑا نقصان ہے۔ لیکن موت کا مزہ ہر زندہ چیز نے چکھنا ہے اللہ تعالیٰ انکی اولاد کو دین کی خدمت کا مشن قائم و دائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ انھیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور انکے درجات بلند فرمائے (آمین)

عبدالقیوم نیازی

چشمہ شوگر ملز ڈی آئی خان (سرحد)

43۔ محترم جناب ثناخوان مصطفیٰ محمد یعقوب نظامی تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

برادر محترم پروفیسر احمد رضا خان صاحب

اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج گرامی خیریت طرفین

اہلسنت کے مقتدر جید اور بحر العلوم مناظر اسلام غیرت مند عالم دین مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیر صاحبؒ کی وفات پر حسرات اور رحلت پر دلی دکھ اور صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقہ حضرت علامہ صاحبؒ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ تمام گھر والوں حضرت کے لواحقین، مریدین متعلقین عقیدت مندوں اور تحریک سپاہ مصطفیٰ کے کارکنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے میں آپ کے غم میں برابر کا شریک ہوں، دعا ہے رب العزت آپ تمام بھائیوں کو حضرت علامہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین۔

آپ کا غم شریک

محمد یعقوب نظامی

نعت خوان تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

03336465750

44۔ محترم و مکرم جناب حاجی رحیم بخش باروی منیجر ایم۔ سی۔ بی لیہ

مرحوم و مغفور علامہ الحاج اللہ بخش نیر صاحب نہ صرف ہمارے استاد تھے بلکہ استادِ زمانہ تھے جہاں ان کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں تھی وہیں لاکھوں لوگ ان کے وعظ و تبلیغ سے فیض یافتہ ہیں، ان کی وفات ملت اہلسنت کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ صدمہ سہنے کی توفیق عنایت فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حاجی رحیم بخش باروی صاحب

منیجر MCB بنک لیہ

45۔ محترم و مکرم ڈاکٹر محمد بلال کلاسرہ بستی جیسل امیدوار ایم۔ این۔ اے حلقہ 182 یو۔ سی۔ ایچ نزد لبرٹی مارکیٹ گلبرگ نمبر 3 لاہور

جناب عالی

مولانا میرے عقیدہ (بنیادی عقیدہ) جس کا مجھے بعد زندگی میں فیض بھی ہوا میرے رہبر تھے آج بھی میں ان کی دوستی اور دیا ہوا نورانی اور روحانی رشتہ میں نسق ہوں۔ آج میں اس نورانی اور روحانی رشتہ کا وجدان حاصل کرنے جا رہا تھا کاش ایسا ہوتا۔ لیکن میرا اندر کا بلال اس کے صاحب زادہ اور بھیجے کو مل کر اندر ہی اندر موج زن ہے خدا اُن کی اولاد اور ہمارے اوپر اُن کی بزرگی کا ہاتھ قائم رکھے آمین

ڈاکٹر محمد بلال کلاسرہ

گلبرگ 3 لاہور

46۔ محترم و مکرم جناب ڈاکٹر محمد جاوید کنجال خواجہ فرید کلینک عیدگاہ روڈ لیہ

جناب علامہ اللہ بخش نیر صاحب بزرگ دوست اور جید عالم دین تھے وہ لیہ کے ریگزار میں علم کا گھنا درخت تھے۔ انہوں نے تحقیق اور علم کا جو اثاثہ وراثت میں چھوڑا ہے۔ اس کے اھل لیہ کو ہمیشہ فخر رہے گا

میں احمد رضا کے لیے دعا گو ہوں

ڈاکٹر جاوید کنجال لیہ

47۔محترم ومکرم جناب ڈاکٹر اورنگزیب بھانجا اسرااللہ تحصیل پیپلاں ضلع میانوالی کیانوالی ڈاکخانہ دوآبہ

ہم اپنے کام کے سلسلہ میں جمن شاہ آئے دیہاتی علاقہ تھا موٹر سائیکل پر سوار تھے میرے بھائی بھی ساتھ تھے ہم نے دیکھا کہ اس دن کافی لوگ مجمع انکے گھر کے نزدیک جمع تھے ہم نے پوچھ لیا کہ یہ لوگ کیوں جمع ہیں تب ہمیں اسی دن پتہ چلا کہ مولانا اللہ بخش نیرؒ کی قل خوانی ہے بہت سے علما دور دراز سے آئے ہوئے تھے پھر اخبار بھی ہم نے پڑھا کہ اسی ہستی جس نے ملک کے کونہ کونہ دور دراز علاقوں میں حضور ﷺ کے دین کی تبلغ دیتے رہے۔مفتی نیر صاحب بہت ہی عاشق رسول تھے انہوں نے تمام اپنی زندگی عشق رسول میں گزاردی یقین کرو۔کہ جنگل میں منگل اس دن ہم نے کہیں اورنہیں دیکھا اخبار پر انکی تصور دیکھی تو اللہ ہمیں یاد آیا۔بہرحال زندگی ہر انسان دنیا گزارتا ہے لیکن جس شخص نے اللہ کی یاد اور عشق رسول میں گزاری اس کی یہ دنیا بھی اور آخرت بھی سنور گئی اس کی مثال ہم یوں دیتے ہیں کہ ایک صدر پاکستان اگرفوت ہو جائے تو انکی۔۔فقتی طور لوگ لمحے کے لیے آئیں گے لیکن ولی عشق رسول کی قبر پر رات دن ریل پیل تلاوت قرآن پاک (اللہ کی یاد کی وجہ سے ہوتی ہے) کیونکہ ولی بہت بڑی طاقت ہے اور اس کی خوراک ذکر خدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی یاد میں زندگی گزارنا ہے۔

ڈاکٹر اورنگ زیب بھانجا اسرااللہ

تحصیل پیپلاں ضلع میانوالی کیانوالی ڈاکخانہ دوآبہ

48۔محترم ومکرم جناب ڈاکٹر امیر اللہ دوآبہ تحصیل پیپلاں ضلع میانوالی

قبلہ حضرت مولانا اللہ بخش نیر صاحب ایک اللہ کے ولی گزرے ہیں لیکن ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اچانک راستے پر گزرے تو آدمیوں کارش نظر آیا تو ہم ادھر آ گئے تو ہزاروں کی تعداد آدم تھا وہ حضرت صاحب کی قل خوانی تھی ہم دوسری دفعہ حضرت کے مزار پر سلام کرنے آئے اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ یہ اللہ کے ولی زندہ ہوتے ہیں اور حضرت کا چہرہ مبارک نور سے بھرا ہوا تھا۔

ڈاکٹر امیر اللہ دوآبہ

تحصیل پیپلاں ضلع میانوالی

49۔محترم ومکرم جناب پروفیسر ڈاکٹر حکیم سید محمد اجمل شاہ پرنسپل پنجاب طبیہ کالج جھنگ صدر

مکرمی محترمی جناب پروفیسر احمد رضا صاحب وحکیم محمد محسن رضا صاحب السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے آپ کے والد محترم جناب علامہ اللہ بخش نیر صاحب بہت عظیم آدمی تھے ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ پورا ہونا مشکل ہے اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے ان کے میرے والد محترم اور میرے ساتھ پرانے تعلقات تھے علامہ صاحب نے میری کتابوں پر تبصرہ بھی کیا جو اجمل اسلامی انسائیکلو پیڈیا جلد سوم صفحہ نمبر 394 پر شائع ہوا۔اور تاریخ اطبا جھنگ میں بھی میں آپ کے اس غم میں برابر کا شریک ہوں۔

والسلام

پروفیسر ڈاکٹر حکیم سید محمد اجمل

پرنسپل طبیہ کالج جھنگ صدر

50۔محترم ومکرم ماسٹر سعید احمد چشتی ولد حکیم غلام قادر، قاری عبدالمجید باروی صاحب نواں کھوچک نمبر 147 ضلع لیہ

حضرت علامہ مولانا الحاج علامہ ابن علامہ استاد محترم اللہ بخش نیر صاحبؒ عالم باعمل اور سچے عاشق رسول تھے۔جب بھی خطاب فرماتے تھے لوگوں کو مسحور کر دیتے تھے۔ان کی وفات سے عالم اسلام کا بہت بڑا نقصان ہوا جو صدیوں پورا نہیں ہوگا ہمارے لیے بہت بڑے فخر اور سرمایہ اہل سنت تھے ان کی نعت شریف کا ایک شعر مجھے بہت پسند ہے جسے عشق رسول عیاں ہے آپؒ فرماتے ہیں

نیر کوں توں صورت ڈکھا خواب اچ سہی اے دلربا

در تے سڈا دیکھاں ولا او گنبد خضرا تیرا

تیڈی یاد آندی ہنجوں ولیہ پوندے این گال دا کیا ہے سبب ڈھولا

ہاں لُڈ ویندا ئے ساہ رک ویندا تھی ایندا ئے حال عجب ڈھولا

احضر الناس سعید احمد چشتی EST او۔ٹی

ولد حکیم حاجی غلام قادر

03008760739

قاری عبدالمجید باروی صاحبفیصل آباد شیانہ

03054772438

51۔محترم ومکرم جناب جام محمد الطاف لاڑ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

محترم قارئین

حضرت پیر جناب اللہ بخش نیر صاحب ایک نیک اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بزرگ تھے جن کی ساری زندگی درس تدریس میں صرف ہوگئی تھی پیر طریقت اللہ تعالیٰ کے نیک بزرگ گزرے ہیں۔آپ نے قرآن پاک کا ترجمہ اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے لائبریری سے معلوم ہوا ہے بزرگ نیک نے اپنے اہل عیال میں صرف وراثت صرف درس تدریس چھوڑی ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام ترکاوشوں کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے (آمین)

دعا گو

جام محمد الطاف لاڑ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔

52۔محترم ومکرم جناب پروفیسر مشتاق احمد ھاشمی گورنمنٹ پولی ٹیکنکل کالج لیہ

مولانا اللہ بخش نیر صاحب (مرحومؒ)

جناب بہت بڑے مبلغ،مفسر اور باعمل عالم دین تھے ان جیسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوا کرتی ہیں انکے کردار اور دینی رغبت کی وجہ سے آپ کے عقیدت مندوں کی تعداد لاکھوں میں تھی اللہ تعالیٰنے آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ (آمین)

منجانب

پروفیسر مشتاق احمد ہاشمی

گورنمنٹ پولی ٹیکنکل کالج لیہ

53۔محترم ومکرم جناب پروفیسر اقبال احمد خان گورنمنٹ پولی ٹیکنکل کالج لیہ

تیرا مقام اسیری نہیں فقیری ہے

خودی نہ بیچ فقیری میں نام پیدا کر

علامہ اللہ بخش نیر صاحب پاکستان کے بہت بڑے عالم اور مفسر تھے۔ان کی خدمات تاریخ میں یاد رکھی جائیں گی۔خاص کر علامہ کا عشق رسول ان کی بہت بڑی معراج ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔اور ان کے بیٹے احمد رضا کے جوش خطابت میں مزید اضافہ فرمائے

پروفیسر اقبال احمد خان

ٹیکنیکل کالج لیہ

54۔محترم ومکرم جناب حاجی محمد زمان دھول ایس۔ایس۔ٹی (H/S) کوٹلا حاجی شاہ لیہ

مولانا اللہ بخش نیر صاحب

جناب مولانا صاحب اہل سنت کے مایۂ ناز عالم باعمل تھے انھوں نے اپنی تمام زندگی ناموس مصطفٰے عظمتِ رسول ﷺ کے لیے وقف کردی تھی انھوں کے اپنے مسلک کی خدمت کے لیے کئی کتابیں لکھیں۔ مولانا صاحب کے وفات سے جماعت اہل سنت میں بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو غریق رحمت کرے آمین

محمد زمان دھول

ایس۔ایس۔ٹی H/S کوٹلہ حاجی شاہ لیہ

55۔محترم ومکرم جناب امان اللہ گشکوری ایس۔ایس ہسٹری گورنمنٹ H.s.s کوٹ چھٹہ ڈیرہ غازی خان

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جناب مولانا اللہ بخش نیر صاحب پاکستان کے مایہ ناز عالم باعمل، مفسر اور مبلغ تھے۔ انکی وفات سے مسلک اہل سنت کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اللہ تعالیٰ ان کے فرزند جناب مولانا احمد رضا اعظمی صاحب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مولانا نیر صاحب کی طرح مسلک کی خدمت کرنے کی توفیق دے (آمین)

امان اللہ گشکوری لیہ

ss ہسٹری گورنمنٹ Hss کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان

03008762056

56۔محترم ومکرم محمد اسلم انصاری ووکیشنل لرننگ انسٹی ٹیوٹ لیہ

حضرت مولانا اللہ بخش نیرؒ صاحب اہل سنت والجماعت کے عظیم علمی سرمایہ تھے اس کی کمی کا احسان ہمارے دلوں میں رہے گا اور دعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا اللہ بخش نیرؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اہل سنت کو علما اور لواحقین کو صبر وجمیل عطا فرمائے (آمین)

محمد اسلم انصاری

ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ لیہ

03076544391

57۔محترم ومکرم جناب محمد اشرف گرواں پرنسپل یونیٹڈ کالج لیہ

علامہ صاحب ایسی شخصیت تھی جس نے اپنے اپکو اسلام کے لیے وقف کر رکھا تھا

دینی علوم، استاد محترم عالم شریعت صبر کے ممبر اور شریعت کے پابند، باعمل صوفی درویش، سرمایہ اہلسنت اور واقعہ کربلا پر تحریری کتب لکھنے والی شخصیت عاشق رسول، معزز شخصیت اور پابند دین، اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائیں اللہ تعالیٰ آپکو جنت میں اعلیٰ مقام دیں اللہ تعالیٰ آپکے گھر والوں کو صبر دے

(Ashraf) پرنسپل یونائیٹڈ کالج لیہ

58۔محترم جناب پروفیسر محمد یعقوب درانی یونئٹڈ گروپ آف کالج لیہ

ایک ایسی عظیم روحانی شخصیت صدیوں میں ہی پیدا ہوتی ہے اور شاید اب لیہ کی سرزمین کئی سال انتظار کرنا پڑے گا۔ میں اپنی زندگی میں جس شخصیت کو بار بار ملنے کا مشتاق تھا وہ آپؒ تھیں آپ سے ملنے کے بعد بھی ملنے کی تشنگی رہتی تھی آپ سے کئی بار ملنے کا اتفاق ہوا لیکن ہر بار دوبارہ ملنے کی خواہش ختم نہ ہوتی آپ کے صلاحیتوں آپ کے دشمن بھی معترف تھے اور جب آپ سے مناظرہ کے لیے کہا گیا ہر دفعہ معذرت تو ہے اور آپؒ سے مناظرہ کی ہمت نہ ہوئی اللہ آپ کے درجات کو بلند فرمائے آمین

یعقوب درانی

UNITED GROUP OF COLLAGE LAYYAH

59۔محترم جناب پروفیسر ساجد حسین رونگھ لیہ

علامہ اللہ بخش نیرؒ صاحب امت مسلمہ کا اثاثہ تھے یقینا ایک اچھے انسان ایک جید عالم سے ہم محروم ہو گئے ہیں یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ایک عالم کی موت پورے عالم کی ہے اللہ تعالیٰ اُن کے لواحقین کو صبر عطا کرے،

ساجد حسین رونگھا لیہ

60۔محترم جناب عزت ماب پروفیسر محمد مختار صراطی لیہ

جناب مولانا اللہ بخش نیر صاحب ایک عظیم مذہبی سکالر تھے۔ ان کی وفات سے امت مسلمہ ایک عظیم مذہبی سکالر سے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

محمد مختار صراطی

61۔محترم ومکرم خالد پرویز لیکچرار میتھ چوک اعظم کالج لیہ

جناب اللہ بخش نیّر صاحب ایک عظیم اور نمایاں شخصیت کے حامل تھے اور مسلم امہ کے ایک عظیم اور سکالر کے حامل شخص تھے اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ آمین

خالد پرویز

لیکچرار میتھ چوک اعظم کالج لیہ

62۔محترم ومکرم جناب مہر کاشف رسول صاحب لدھانہ ضلع لیہ

جناب اللہ بخش نیّر صاحب ایک عظیم شخصیت کے حامل انسان اور سکالر تھے وہ ہر دلعزیز شخصیت تھے وہ عشق رسول ﷺ کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے اللہ عزوجل اُن کو اپنی بارگاہ میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے آمین

مہر کاشف رسول لدھانہ ایم۔اے/ایم۔ایڈ

63۔محترم ومکرم جناب عزت مآب پروفیسر محمد پرویز دورانی صاحب ڈائریکٹر سولر ریڈیو ایف۔ایم 89 لیہ

کسی بھی شخصیت کی اہمیت کو اندازہ اسکے چلے جانے کے بعد ہوتا ہے وقت گزر جاتا ہے لیکن کبھی پورا نہیں ہوتا ہے۔ایک باعمل عالم دین انسانیت کے لیے قدرت کا ایک عظیم تحفہ ہوتا ہے۔

محمد پرویز دُرانی صاحب ڈائریکٹر سولر یڈیو ایف۔ایم89لیہ

03018680089

64۔محترم ومکرم حاجی اللہ بخش کوثر صدر سپاہِ مصطفیٰ سٹی جمن شاہ ضلع لیہ

خطیب پاکستان مناظر اسلام مفسر قرآن شیریں زبان حضرت علامہ اللہ بخش نیر صاحب ہماری دھرتی پر ایک ایسا نیر تاباں بن کر پیدا ہوا جس نے ہماری دھرتی سرزمین لیہ ہوت والہ شریف جمن شاہ میں علم کی ایسی شمع جلائی جو رہتی دنیا تک انشااللہ جلتی رہے اور ان کی یاد آنے والی نسلوں تک زندہ رہے گی۔علم کا سمندر اپنی لہریں چھوڑ کر غائب ہو گیا۔ہمارا ایمان ہے علامہ اللہ بخش نیرؒ زندہ ہیں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

حاجی اللہ بخش کوثر جنرل کونسلر

صدر سپاہ مصطفےٰ سٹی جمن شاہ ضلع لیہ

03024228751

65۔محترم جناب خواجہ صفدر امین صدر المصطفیٰ ویلفیر سوسائٹی پنجاب روال پنڈی

علامہ اللہ بخش نیرؒ اہلسنت کا سرمایہ تھے اپکی کمی مدتوں محسوس ہوتی رہے گی۔اللہ کریم احمد رضا اعظمی صاحب کو اس مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خواجہ صفدر امین

راولپنڈی

03009551332

66۔محترم جناب خالد حسین مصطفائی سابق سٹی ناظم انجمن طلبہ اسلام لیہ

علامہ اللہ بخش نیر صاحب اللہ کے عظیم سپوت تھے۔پورے پاکستان کو ان کی وفات پر کافی صدمہ ہوا ہے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔اور اللہ پاک میرے بھائی احمد رضا اعظمی کو صبر کامل عطا فرمائے اور ان کا مشن آگے چلانے میں مدد دے۔

دعا گو

خالد حسین مصطفائی

سابق سٹی ناظم انجمن طلبہ اسلام لیہ

03336202051

67۔محترم ومکرم محمد اکرم ہانس سینئر آڈیٹر ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس لیہ

حضرت علامہ اللہ بخش نیر صاحب اہلسنت و جماعت کے مایہ ناز سرمایہ تھے آپکی وفات پر بہت گہرا صدمہ ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اللہ تعالیٰ انکے بیٹوں کو صبر جمیل عطا

فرمائے آمین۔

محمد اکرم ہانس سینئر آڈیٹر

ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس لیہ

03006760997

68۔محترم ومکرم جناب مختیار احمد گجر ڈویژنل صدر پنجاب ایجوکیٹرز ایسوسی ایشن ڈی جی خان

حضرت علامہ مولانا اللہ بخش نیر جماعت اہلسنت کا عظیم سرمایہ تھے انہوں نے ساری زندگی اہلسنت کے عقیدہ کے پرچار میں گذار دی انہوں نے سپاہ مصطفیٰ کے فورم سے بدعقیدگی کے سیلاب کی روک تھام کے لیے دن رات کام کیا اہلسنت یقینا عظیم سرمایہ سے محروم ہو گئے۔ان کے وصال کے بعد ان کی شخصیت کا خلا یقینا پر نہ ہو سکے گا۔اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ راحت نصیب کرے۔اور احمد رضا اعظمیٰ کو ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مختار احمد گجر

جمن شاہ ضلع لیہ

03008761909

03346331609

69۔محترم ومکرم ریحان رضا قادری فیصل آباد

Hazrat molana Allah Bakhsh (R.A) was a great relegions scholer & its great loss for aH-le-sunnat. may God bless them with all his blessings.

best regards.

rehan Raza Qadri (Faisalabad)

MBA, COMSATS University Lahore

Cell :. 03219404832

70۔محترم جناب محمد گلزار فیصل سابقہ جنرل سیکریٹری اے۔ٹی۔آئی پنجاب

محترم مولانا نیر صاحب کے وصال سے عوام اہلسنت یقینا ایک بہت بڑے عالم دین سے محروم ہو گئے ہیں اور انکا خلا پورا کرنا بہت مشکل ہے خصوصاً سپاہ مصطفیٰ کے حوالہ سے انکی خدمات اسکے علاوہ علمی وادبی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

محمد گلزار فیصل سابقہ جنرل سیکریٹری۔ ATI پنجاب

سابقہ جنرل سیکرٹری ATi پنجاب

71۔محترم ومکرم جناب الطاف حسین خان ایس۔ایس۔ٹی۔گورنمنٹ ایم۔سی ہائی سکول لیہ

In the name of Allah the most beneficient and merciful

The best prayer to God is the love of His humanity

Hazrat Maulana Allah Bukhsh Nayyar Had Great love for Humanity and islam. he served huminity and islam all through his life with out any Prejudice.This was his greatness .May His Soul Rest in Peace. I pay great tribute to his services to spread islam.

Altaf Hussain Khan S.S.T Govt M.C

High School Layyah

03006760057

72۔محترم ومکرم مرید عباس سیال ڈیرہ بورڈ

مولانا اللہ بخش نیر صاحب

ہر شخص اپنی پہچان آپ ہوتا ہے لیکن مولانا اللہ بخش نیر صاحب اپنے علاقے اور شہر کی منفرد شخصیت با کردار باعمل عالم تھے ہم سب کو مولانا صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

مرید عباس سیال ڈیرہ بورڈ

(شاہ پور ضلع لیہ)

03008765860ؑ

73۔محترم ومکرم شاگرد نیر ملت شاعر اہلسنت مقصود رسول مقصود مور جھنگی تھانہ ریتڑہ تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

1

منقبت

1۔سنڑی جیں جیں خبر علامہ نیر دا ویصال تھی گئے
پنجواں جھڑی اکھیاں تے کھڑی تے بے حال تھی گئے

2۔ ہا مفر تے محقق دربار نبی دا شاعر
ٹُر گیا ہے یک مفکر تے مصنف ماہر
لکھی پنجسو کتاب تے خطابت لاجواب لازوال تھی گئے

3۔اہلسنت دا مناظر علم ادب دا سمندر
ہا مزاج شہنشاہی دل دا یار سکندر
کئی عشق نبی وچ یک یک گھڑی بے مثال تھی گئے

4۔اسیر دیار نبی دا جیکوں ملیا اعزاز پیارا
نجد دے قاضی اگوں جیں حق دا لایا نعرا
انیداسٹن کے جواب الگوں نجدی کذاب تے نڈھال تھی گئے

5۔موت العالم موت العالم بن آواز پکاراں
پیر طریقت لڑ گیا ہے سوگوار ہزاراں
روندے پئے ہن مرید تے شاگرد رشید اچھے بال تھی گئے

6۔منگدا اہے مقصود دعا رب ڈیوی جنت وچ جائیں
تیڈے ڈیوے بلدے راہون سوھنا سنج سجائیں
تیڈے ڈوہیں بھرا محسن احمد رضا سیں دے نال تھی گئے

شاگرد رشید
حضرت مولانا علامہ ابو الرضا اللہ بخش نیرؒ
مقصود رسول مقصود

03332324233

(ڈوھڑہ) -74

اوعلم حدیث داعالم قرآن ھانیر
ساڈے مسلک اہلسنت دی ایک شوکت شان ھانیر
مقصودمعروف مصنف تے شاعر ذیشان ھانیر
جیکوں آخری خوشبو پیرلاوے خوش بخت انسان ھانیر

75-محترم ومکرم جناب محمدارشد مصطفائی صوبائی پریس سیکڑیATi پنجاب

محترم جناب علامہ مولانا اللہ بخش نیر صاحب ہمارے ملک اور ہماری قوم کاایک عظیم سرمایہ اوراسلام کی دشمن قوتوں کے خلاف ایک چٹان کیحثیت رکھتے تھے۔آپ ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے۔آپ کے جانے سے جوخلا پیدا ہوا ہے۔اسکو پر کرنے کے لیےایک عرصہ چاہیے آپ ہی کے بارے میں ہی علامہ محمد اقبال نے فرمایا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بےنوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یہ ٹھیک ہے کہ آپ اس جہاں فانی سے کوچ کر گئےمگر آج بھی ہمارے دلوں کی دھڑکنوں میں سمائے ہوئے ہیں۔آپ کی تصانیف ہمارے لیےمشعل راہ ہیں۔اورآپ کی خدمات ہمیشہ یادرکھی جائیں گی۔

محمدارشد مصطفائی

محلہ فضل شہیدP/o جمن شاہ ضلع لیہ

03073061567

76-محترم ومکرم جناب محمد محسن جھورڈ اسلم موڑ لیہ

خطیب اسلام پاکسان سرمایہ اہلسنعلامہ مولانا اللہ بخش نیر صاحب نوراللہ مرقدہ اہلسنت بریلوی مسلک کے عظیم رہنما تھے۔بلند پایہ خطیب تھے ایسے عظیم سکالر دنیا میں بہت کم پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ مرد قلندر کے درجات بلند فرمائے اورانکے صاحبزادگان کوانکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

محمد محسن جھورڈ اسلم موڑ لیہ

77-محترم ومکرم جناب محمد طارق جواد(ایس۔ایس۔ٹی۔اینچ۔ایس۔ایس)لیہ

M.Tariq jawad S.S.T H.S.S ...

He was a Pious islamic leader .he devote his whole life in the service of islam. muslim these day need such leader who show the right path new generation and delivered islamic values to the new generation.

May His soul Rest in pease Amin

18-07-2010

78-محترم ومکرم جناب سہیل عباس تحصیل کروڑ ضلع لیہ

حضرت علامہ قاری اللہ بخش نیر صاحب عالم اسلام کاعظیم سرمایہ تھے وہ سچے عاشق رسول تھے ان کی وفات سے عالم اسلام کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے ایسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار میں جگہ عطا فرمائے۔

سہیل عباس تحصیل کروڑ۔

03008119612

79۔علامہ نیرؒ کی دینی خدمات

ازقلم:۔حاجی عبدالسمیع قمر نقشبندی (ایس۔ایس۔ٹی) گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول لیہ

حضرت علامہ اللہ بخش نیر کے والد صاحب قبلہ پیر اللہ یار چشتی کی علامہ نیر سے پہلے ہونے والی اولاد چھوٹی عمر میں فوت ہوچکی تھی آپ نے منت مانی تھی کہ اب جو بچہ پیدا ہوگا وہ دنیاوی کاموں سے فارغ صرف دینی خدمات کے لئے وقف ہوگا علامہ نیر صاحب 10 ستمبر 1938ء بمطابق 14 رجب 1357 بروز ہفتہ بوقت 12 بجے درساعت عطار د پیدا ہوئے ابتدائی نام محمد حسین ہے آپ کے استاد مولانا صالح محمد نے اپنے مرشد کریم تونسوی کے نام پر اللہ بخش رکھا اس لئے آپ ابتداء ہی سے دین کے کاموں کے لئے وقف تھے۔آپ طالب علمی کے زمانہ سے بلاجھجک تقریریں کرتے تھے 1940ء سے بحیثیت فارغ تحصیل خادم دین تبلیغ دین شروع کی پاکستان کے تمام بڑے شہروں کراچی ،حیدرآباد،سندھ،ملتان،لاہور،راولپنڈی،کوئٹہ،سبی،جیکب آباد،ڈیرہ غازی خان،ڈیرہ اسماعیل خان،میانوالی،کالاباغ،داؤدخیل بھکر،سرگودھا وغیرہ میں متعدد خطابات ہوئے صوبہ سندبلوچستان،سرحد اور پنجاب کے دیہاتوں میں علامہ نے قریہ قریہ بستی بستی تقریریں کیں کراچی کے نشتر پارک سے پشاور کا جناح پارک علامہ کا میدن خطابت رہا۔

دشت تو دشت تھے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

علامہ کا اکثر وقت تبلیغ دورے پر صرف ہوا چار چار مہینے مسلسل تبلیغی دورے رہے مولانا غلام رسول،مولانا غلام حسین،طاہر فیضی،مولانا منظور احمد کوثری وغیرہ نے آپ سے بہت سے اسباق پڑے اور کافی علم نے آپ سے حدیث کی سندیں حاصل کریں علامہ نیر صاحب نے نیرالعرفان تفسیر القرآن لکھی ہے ترجمہ چھپ کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے والا ہے نیر رسالت سیرت کے عنوان پر لکھی ہے سچے صحیح اور مستند واقعات پر مشتمل نورالجنین فی ذکر الحسین المعروف فاتح کربلا لکھی جو زیورطباعت سے آراستہ ہوچکی ہے ردمرزائیت میں علامہ کی کتاب القول الصحیح فی حیات المسیح ہے جس میں حیات مسیح کا بیان ہے جو مرزائیت کے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے حاجیوں کے لئے آپ کی کتاب مسائل حج وعمرہ چھپ چکی ہے اور دوسری کتاب جس میں عمرہ کے تفصیلی مسائل ہیں ابھی غیر مطبوعہ ہے علامہ نیر کی تصانیف کی کل تعداد ہزاروں میں ہے۔

آپ کے اساتذہ میں غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی،والد ساجد پیر اللہ یار چشتی،علامہ مولانا حامد علی شامل ہیں،علامہ منظور احمد فیضی،مولانا نیر صاحب کے ہم سبق تھے۔پیر مولانا فیض احمد اویسی علامہ کی برادی لاڑ سے تعلق رکھتے ہیں علامہ نیر اکثر کہا کرتے تھے کہ ہماری لاڑ اولاد حضرت عباس برادچری کی نجات علامہ اویسی کے طفیل ہوگی مولانا خدا بخش اظہری آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔عظیم عالمی مبلغ اسلام الحاج حضرت خواجہ محبوب الٰہی نسیم مدظلہ العالی علامہ نیر صاحب سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں خود علامہ نیر صاحب متعدد بار دربار عالیہ وادی عزیز چنیوٹ حاضر ہوتے رہے ایک مرتبہ علامہ نیر صاحب نے حضور خواجہ محبوب الٰہی سے بیان کیا کہ فقیر کے اب دن کم رہ گئے ہیں تو خواجہ سرکار نے فرمایا علامہ صاحب آپ کیسی بات کرتے ہیں آپ نے تو ابھی بہت کام کرنا ہے عالم اسلام کو ابھی آپ کی بہت ضرورت ہے مولانا شفیع اوکاڑوی،پیر شاہ تراب الحق،حاجی حنیف طیب،مفتی غلام حسن،مفتی امام بخش اعظمی،حافظ سعید احمد کروڑی،مولانا اقبال باروی،مولانا محمود الرحمٰن نظامی،مفتی غلام مصطفٰی رضوی،مولانا عارف نوری،مولانا قاضی منظور احمد، پیر جلال الدین اویسی مولانا عنایت اللہ سانگہ ہل،مولانا عبدالخالق نقشبندی عزیزی،پیر سید گامن شاہ بخاری،سید خورشید شاہ بخاری،مولانا اللہ بخش کوثر کے علاوہ سینکڑوں جید علماء ومشائخ جن کا تذکرہ یہاں نہ ہوسکا آپ کے جگری یاروں میں سے ہیں قائد ملت علامہ شاہ احمد نورانی،مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی اگرچہ علامہ صاحب کے والد کے ہمعصر تھے تاہم علامہ صاحب نے ان کی قیادت میں جمعیت علماء پاکستان میں کافی عرصہ کام کیا۔

المختصر علامہ اللہ بخش نیر نے اپنی ساری زندگی احیائے دین کے لئے وقف کر رکھی تھی آپ نے صرف جید عالم دین بلکہ زاہد عابد صوفی اور مرددرویش تھے آپ کے دو صاحبزادے حضرت علامہ احمد رضا اعظمی المجددی اور حضرت علامہ محسن رضا ہیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو علامہ صاحب کے مشن پر چلائے علامہ نیر صاحب کے پوتے حافظ حامد رضا نے آخیر عمر میں مولانا صاحب کی جو کدمت کی ہے وہ بھی بھلائے جانے کے قابل نہیں۔

دعا ہے کہ علامہ نیر صاحب کا آستانہ ہمیشہ قائم و دائم رہے اور اس کا فیض جاری و ساری رہے۔

علامہ اقبال کا یہ شعر آپ کی تحقیق و تجسس کی غمازی کرتا ہے

وہی ہے صاحب امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہر فردا

80- عظیم باپ نیر ملت

ازقلم:۔ جانشین نیر ملت حضرت علامہ مولانا محقق اہلسنت مناظرہ اہلسنت صاحبزادہ والاشان پروفیسر مفتی محمد احمد رضا اعظمی نیری آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ لیہ

گزر تو جائیگی تیرے بغیر بھی لیکن
بڑی اداس بڑی بے قرار گزرے گی

لرزتے ہاتھ میں قلم پکڑے ہوئے کافی دیر سے سوچ رہا ہوں کہ کیا لکھوں کیا میں پڑھنا اسی لئے سیکھا تھا کہ اپنے باباجی کے لئے تعزیتی کلمات لکھوں گا دوستوں کی طرف سے تعزیتی الفاظ کی فرمائش دوستوں کی سنگ ولی کہوں یا دل کا بوجھ لکا کرنے کا بہانہ، بہرحال میرے والد کریمؒ کی شخصیت ایسی ہمہ جہت ہے کہ جس میدان میں قدم رکھا اپنا لوہا منوایا ہے۔

جب میں اپنے بابا کی زندگی پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے ان جیسا کوئی نظر نہیں آتا کسی میں کوئی ایک یا دو صفالت ہوں گی لیکن میرے بابا کو اللہ تعالےٰ نے ہمہ صفت موصوف تخلیق فرمایا۔ جب ان کی خطابت کو دیکھتے ہیں تو کراچی تا خیبر اور کوئٹہ تا لاہور آپ کی خطابت ک چرچے سنائی دیتے ہیں ان کی خطابت کا سورج نصف صدی تک نصف کی طرح چمکتا رہا۔ پاکستان کا کونسا شہر ہے جہاں آپ نے محبت رسول ﷺ پیغام نہیں پہنچایا ملک کے در و دیوار آج بھی اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ علامہ نیر صاحب نے عشق رسول ﷺ کے وہ راگ الاپے ہیں جن کی صدا آج بھی کونوں میں گونج رہی ہے۔

جب میں اپنے بابا کی تصانیف کی طرف نظر دوڑاتا ہوں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ کسی محقق نے زندگی کی عرق ریزی کے بعد ان کو تحریر کیا ہے 1960ء سے لیکر 2010ء تک جب بھی کوئی ایسا مسئلہ در پیش آیا جس میں اہل اسلام سے فیصلہ نہیں ہو رہا تھا تو آپ نے اس پر قلم اٹھایا اور اہل اسلام کی رہنمائی فرمائی۔ یوں تو آپ کی تصانیف و تالیفات کا سلسلہ پانچ صد تک پہنچتا ہے لیکن تفسیر نیر العرفان، سیرت نیر رسالت ﷺ فاتح کربا، مقالات نیر جلد اول دوم نیر صداقت، دلائل قویہ در حقانیت مذہب حنفیہ، نورانیت النبی سے وسلم، فتاوی نیر آپ کے فن تحریر کے عظیم شاہکار ہیں۔ جہاں آپ نے سپاہ مصطفیٰ کی بنیاد رکھ کر مجاہدانہ کردار ادا کیا وہاں آپ ایک شب خیز صوفی، تواضع و انکساری کا مجسمہ اور والدین یبیتون لربھم سجدا وقیاماً کی تفسیر نظر آئے تھے آپ کے مرشد عظیم غوث زماں حضرت بارو کریمؒ فرماتے تھے کہ علامہ نیر مریا مرید نہیں بلکہ میری مراد ہیں آپ نے اپنی دستار دو مرتبہ علامہ نیر کے سر پر باندھی۔ نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ کی اجازت مرحمت فرمائی آپ کے مرشد کریم آپ کو ایسا نیر تاباں بنایا کہ غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی نے آپ کو سلاسل اربعہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ بریلی شریف کے سجادہ نشین حضرت سبحان رضا سبحانی نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ برکانیہ کی جازت مرحمت فرمائی سید انور شاہ گیلانی، سدرہ شریف، مخدوم شمس الدین گیلانی اوچشریف نے بھی آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت فرمائی۔

آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو بالخصوص اور دیگر سلاسل کو بالعموم وسعت دی اور کافی سارے احباب طریقت نے آپ سے سلاسل طریقت کی اجازت حاصل کی ہے میں نے اپنے بابا کو کن الفاظ سے خراج تحسین پیش کروں کہاں سے الفاظ کا حسین گلدستہ لیکر آؤں جو ان کی شخصیت کا صحیح احاطہ کر سکے۔ کون نیر، تحقیق کے میدان کا شاہسوار قلم کا بادشاہ، فن خطابت کا تاجدار، آسمان طریقت کا چمکتا دمکتا سورج، جن کی حسین ورت دیکھ کر اللہ یاد آئے، ہزاروں کا استاد اور ہزاروں کا مرشد، بزرگوں عقیدت منداور عقیدت مندوں کا دوست، اپنے رسول کا سچا عاشق، اہلبیت رسول کا محب، صحابہ کرام کا پرستار، اولیا کرام کا خاکسار، مذہبی غیرت کا مجسمہ، غلط رسومات و بدعات کا قتل، درویشی و انکساری کی عظیم

مثال جس نے دولت کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا نہ کبھی دولت کو جمع کیا اور نہ کسی بینک میں اکاؤنٹ کھلوایا علم اعرفان کا یہ چمکتا دمکتا سورج 6 جولائی 2010ء بروز منگل بوقت 45:4 بے شام آپ وتاب کے ساتھ غروب ہو گیا۔

علم وعرفاں کا وہ سورج دور افق میں ڈوب گیا
جانے کتنی صدیوں تک اب لوگ سحر کو ترسیں گے

کبھی آرزو تھی مجھے زندگی کی
تیرے بعد جینا مگر بے مزہ ہے

81۔میرے مرشد میرے باپ

ازقلم:۔صاحبزادہ محمد محسن رضا اعظمی نیری خطیب دربار عالیہ نیریہ ہوت والا شریف جمن شاہ لیہ

کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

دنیا میں لاکھوں باپ دیکھے ہیں لیکن میرے مرشد میرے ابا عاشق رسول مناظر اعظم نیر ملت سرمایہ ملت واقف اسرار معرفت عالم باعمل مفسر قرآن شیخ الحدیث اسیر دیارِ حبیب ﷺ حضرت علامہ مولانا الحاج اللہ بخش نیر مجددی رضوی چشتی قادری نقشبندی باروی ان جیسا نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا کوئی مرشد ہے آپ ہر وقت ہر سٹیج محمد پر بیان فرمایا کرتے تھے۔ میں اچھے باپ کا بیٹا ہوں اور اچھے بھائیوں کا بھائی ہوں اور اچھے بیٹوں کا باپ ہوں اور اچھے بہنوں کا بھائی ہوں اور اچھے بھتیجوں کا چچا ہوں اور اکثر ہمیں فرمایا کرتے تھے میں فخر کے طور پر نہیں کہتا میں تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں اس فقیر سے اللہ رب العزت نے خود دین کا کام کرایا ہے ان میں سے سب سے بڑا عظیم کارنامہ آپ کے سامنے ہے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر لکھا کوئی آسان کام نہیں تفسیر وہ لکھا سکتا ہے جو چودہ علوم سے واقفیت رکھتا ہوں اور یہ بھی اکثر فرمایا کرتے تھے میری دل کی کوئی حسرت بھی نہیں رہ گئی جہاں میں نے اللہ کے حبیب کا ذکر نہ کیا ہوں کراچی سے لیکر خیبر تک حتیٰ کہ آزاد کشمیر ان کے علاوہ غیر مما لک میں بھی اللہ اور اسکے رسول کے تعریف سنائی ہے اور آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ جو میری قبر انور پر آئے گا وہ بھی خالی نہ جائے گا اس کو بھی اللہ اور اس کے رسول کی بات سناؤں گا مومن تو مر کر بھی زندہ ہوتا ہے مجھے مردہ مت کہنا میں اپنے اصلی گھر مین بھی اللہ رسول کا ذکر کروں گا زمانے میں ایسا باپ میں نے نہیں دیکھا جس نے اپنی اولاد کی تربیت صحیح طرح کی ہو آپ اکثر مجھے چوما کرتے تھے اور پیار بھی کرتے تھے جب آپ ملتا نشتر ہسپتال میں داخل تھے جب میں ان کے پاس آتا مجھے رو کر فرمایا کرتے کہ بیٹا میرے سینے سے لگ جاؤں پتہ نہیں کہ زندگی وفا کرے یا نہ کرے میرا ماتھا چومتے اور رخسار چومتے اور مجھے فرماتے بیٹا اب مجھ سے جو لینا ہے لے لے۔ آپ انشاء اللہ کہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا بخت لگائے گا کہ دنیا حیران رہ جائے گی جہاں تو جائے گا تجھ کو کامیابی اور فتح نصیب ہوگی۔

میں نے آج دن تک ایسا شخص ایسا انسان اور ایسا باپ نہیں دیکھا کہ جو ہر وقت وضو میں رہے اور نبی کریم ﷺ ایک ایک سنت پر عمل کرتا۔ جب کوئی مہمان آپ کو ملنے کے لئے آیا تو پہلے آپ فرماتے اس کو کھانا کھلاؤ اور چائے وغیرہ میں فرماتے تھے ایسا شخص میں نے نہیں دیکھا جو مہمان کے ساتھ اتنی خاطر مدارت کرے جو آپ فرمایا کرتے تھے جب کوئی آپ سے پوچھتا آپ کے بیٹے کتنے ہیں تو آپ فرماتے تھے جو میرا بڑا بیٹا ہے پروفیسر احمد رضا اعظمی نیری یہ صاحب علم ہے اس کو رب کریم نے بہت علم عطا فرمایا ہے میرے لئے اس طرح فرمایا کہ یہ درویش فقیر ہے ایسا باپ میں نے نہیں دیکھا جو اپنے بیٹوں کے بارے میں ۔۔۔ بات کہہ سکے اکثر کوئی تحریر لکھتے تو مجھے فرماتے کہ بیٹا اس کو پڑھ لو آپ کے علم میں اضافہ ہوگا اور اس طرح فرماتے پڑھنے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو آپ مجھے فرماتے کہ صبح کی نماز کے بعد کہ بیٹا جاؤ کہ کتب

خانے میں اس کتب میں حوالہ دیکھے۔ابتدا میں میرا نوٹ بھی لگا ہوگا ایسا شفیق باپ زندگی میں میں نے نہیں دیکھا جو اپنے بچوں کو اتنی پیار والی بات کرے اور اس معاشرے میں کوئی ایسا نہیں ہوسکتا جو اپنی اولاد کے ساتھ اتنی محبت کرے مجھے جہاں بھی آپ کا خطاب ہوتا تھا مجھے ساتھ لے جاتے تھے خاص کر ایک دفعہ تقریبا 1999ء کی بات ہے محکمہ اوقاف کی طرف سے داتا حضور کے سالانہ عرس کا دعوت نامہ ملا اس میں ابا جان کا خطاب تھا تقریباً تین منٹ کا تھا مجھ بھی ساتھ لے گئے تھے تقریباً ہم رات ساڑھے نو بجے نیو خان پر سوار ہوئے ہم لاہور صبح کے پانچ بجے پہنچ گئے ہم نے وہاں صبح کی نماز داتا حضور کی مسجد میں ادا فرمائی نماز میں فارغ ہونے کے بعد ہم داتا حضور کی مزار پُرانوار کی حاضری کے لئے آئے جب ابا حضور سلام پیش کرنے کے لئے گئے تو محکمہ اوقاف والوں نے آدمیوں کو کو الیا اور ابا حضور کو سلام پیش کرنے کے لئے کہا اور گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے تمام لوگ حیران تھے اس شخص پر داتا حضور کی خصوصی عنایت ہے اور تمام حاضرین سلام پیش کرنے والے ابا حضور کے ہاتھ پاؤں چومنے لگ گئے پھر ابا جی نے مجھے فرمایا بیٹا بیٹھ جاؤ میں اور ابا حضور نے داتا حضور کے آستانے پر بیعت فرمایا یہ ایسا آستانہ ہے جہاں سید معین الدین چشتی اجمیری نے آکر داتا حضور کے قدموں میں چلا کاٹا تھا اور ان کی زبان میں یہ شعر بھی نکلا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں رہنما

مجھے بھی ابا حضور نے اسی جگہ پر بیعت فرمایا تھا یہ شرف ابا حضور کے کسی مرید کو بھی حاصل نہیں جو شرف مجھے ابا جان نے عنایت فرمایا ہے اس لئے۔۔۔۔۔کہ میرا ابا میرا مرشد۔۔آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ہر مسلمان کو ایسا مہربان باپ اور ایسا شفیق مرشد عطا کرے اور ہمیں اللہ تعالی ہم دونوں بھائیوں کو دونوں جہانوں کی عزت عطا فرمائے بعد حضور اکثر یہی دعا اللہ رب العزت سے مانگا کرتے تھے اور ہمیں اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اتفاق دولت عطا فرمائے (آمین)

82۔حضور نیرؒ ملت کی یاد میں

ازقلم:۔حاجی غلام مصطفیٰ اجمل (جنرل سیکرٹری پی۔ای۔اے) گورنمنٹ مڈل سکول خلیل آباد (ای۔ایس۔ٹی) جمن شاہ لیہ

ادراک صرف اور صرف اسی کو ہوسکتا ہے جو اس دولت اور نایاب گوہر سے بہرہ ور ہوئے بغیر اس فانی دنیا سے رخصت ہوا اور بعد میں جانا ہے کہ دنیا کی اصل کیا ہے؟ حقیت کیا ہے؟ اس بات سے انکار ناممکن ہے کہ علم ایک ایسی دولت جس کو کوئی چور چرا نہیں سکتا۔اور اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی دولت نہیں کرسکتی۔رسول عربی سرکار مدینہ ﷺ ارشاد مبارک ہے کہ اے ابن مسعود! تمہارا گھڑی بھر کے لئے علم دین کے حلقہ درس میں اس حالت میں بیٹھنا کہ نہ کوئی قلم ہاتھ میں چھوڑ اور نہ ایک حرف لکھو تمہارے لئے ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے مزید ایک مقام پر ارشاد ہے کہ عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا خدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے مندرجہ بالا احادیث سے ایک عالم کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے علامہ پیر طریقت مولانا اللہ بخش نیر صاحب ایک ممتاز عالم دین تھے جو کہ آج ہم میں موجود نہیں ہیں اور اپنی گفتگو میں اکثر فرمایا کرتے کہ علماء مرتے نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوجاتے ہیں بالکل اسی کے مصداق موصوف 6 جولائی 2010ء بروز منگل بوقت پونے پانچ بجے اس دارفانی سے کوچ فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ 10 ستمبر 1938ء بمطابق 13 رجب المرجب کو ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم حضرت مولانا اللہ یار چشتی ایک جید عالم دین تھے جنہوں نے ہوش سنبھالتے ہی دین کی خدمت کی اپنا شعار بنالیا اور اپنے نقش قدم پر اپنے فرزندار جمند مولانا اللہ بخش نیر صاحب کو چلایا اور یہ بات حران کردینے والی ہے کہ آپ نے اپنی 72 سالہ زندگی میں سے بائیس سال میں اپنی تدریسی مکمل کی اور باقی نصف صدی پچاس سال دین کی خدمت میں صرف کئے علامہ نیر صاحب صرف ایک واعظم یا مقرر نہ تھے بلکہ آپ بیک وقت عالم دین، مفسر قرآن، محدث اور سپاہ مصطفیٰ کے سپہ سالار تھے۔خیبر سے مہران تک ارشمالی علاقہ جات تک آپ کے تدریسی وتبلیغ کا سلسلہ آپ کی زندگی کے آخری ایام تک جاری رہا۔آپ نے اپنے وصال کے روز بھی اپنی تصنیف کا آخری ورق (اولیائے نقشبند کے حالات) میں حضرت مجدد الف ثانی کے حالات لکھے علامہ صاحب کم وبیش پانچ سو کتب کے مولف ومصنف تھے جن میں آپ کی مشہور تصانیف (فاتح کربا) (مقالات نیر) ہیں آپ کی زندگی کا ایک پہلو نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے کی جانے والی

کوشش ہیں آپ نے ملک پاکستان میں مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے چلائی جانے والی ہر تحریک میں نمایاں طور پر شرکت کی اور اپنے مسلک حق اہلسنت کے لئے تبلیغ دین کے لئے حجاز مقدس میں حق کی خاطر قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا لیکن مسلک کی ان پر آنچ نہ آنے دی۔ آپ کا وصال عالم اسلام کے لئے ایک عظیم سانح ہے جس کا خلا سالوں تو نہیں بھرا جا سکتا۔

بقول شاعر

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

83۔اسیر دیار حبیب ولبیب ﷺ

ازقلم:۔حاجی نورالحسن نسیم (ایس۔ایس۔ٹی) گورنمنٹ ہائی سکول 162 لیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی جسمانی وروحانی اصلاح وبقاء کے لئے مختلف ذرائع بنائے ہیں۔راہ طریقت کی کچھ منازل ایسی ہوتی ہیں جو سنت یوسفؑ کی صورت میں قید و بند کی صعوبتون میں پایہ تکمیل تک پہنچتی ہیں۔اسی طرح مناظر اسلام شیخ الحدیث التفسیر عاشق رسول حضرت علامہ اللہ بخش صاحب نیر نے یہ منازل حجاز مقدس میں طے کیں۔

آپ 1982 کو اپنے مرشد حضرت خواجہ فقیر محمد کے زیر نگرانی ایک گروپ لیڈر کی حثیت سے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے تیسری بار روانہ ہوئے۔اسی سفر مبارک میں میرے والد صاحب، ڈاکٹر حاجی گلام رسول صاحب، شاگرد رشید مغز قرآن شیخ الحدیث تفسیر علامہ الحاج، محمد اللہ یار مناظر اسلام علامہ اللہ بخش نیر کے چچا زاد بھائی ہمراہ تھے۔انہوں نے اسیری کے تمام حالات بتائے مناظر اسلام علامہ اللہ بخش نیر صاحب کے حجاز مقدس میں کافی عقیدت مندر ہائش پذیر ہیں۔آپ کی آمد کا سن کر مختلف لوگوں نے محافل میلاد کا انعقاد کیا۔روزانہ دو دو تین تین پروگرام ہوتے تھے۔ پروگرام نہایت ہی جوش وخروش سے منائے جاتے تھے۔ان محافل کے دوران ایک دو افراد ایسے تھے جو عبداللہ بن ابی کی روش کو زندہ کر رہے تھے وہ محفل کی ساری روئداد ٹیپ ریکارڈ کی صورت میں چھاپ لیتے تھے اور خفیہ ذرائع سے حکومت وقت کو غلط طریقے سے آگاہ کرتے۔فریضہ حج کی تکمیل کے بعد آپ کی وطن واپسی سے دو یا تین روز قبل آپ کو آپ کے مکان سے گرفتار کیا گیا۔گرفتاری کے وقت وہ منافق فرد بھی پولیس کے ہمراہ تھے۔ان کی نشاندہی پر آپ کو گرفتار کیا گیا۔مخالفین نے آپ پر شرک وبدعت کے الزام عائد کئے۔عدالت میں قاضی صاحب سے اس موضوع پر بحث ہوئی۔

آپ کے مدلل جوابات پر ان کے عقائد میں شرک وبدعت ثابت نہ ہو سکی۔قاضی صاحب نے فیصلہ دیا فلاالزام علیہ فیصلہ تحریر ہو چکا تھا ملک فہد اس قت امریکہ تھے سعودی عرب میں موجد نہ ہونے کی صورت میں فیصلہ پر دستخط نہ ہو سکے جس سے معاملہ تاخیر میں پڑ گیا۔ادھر پاکستان میں آپ کی گرفتاری رمشائخ وعلماء پاکستان نے آپ کی رہائی کے لئے بھر پور کردار ادا کیا۔اس سلسلے میں علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالقادر خان نیازی جسٹس پر کرم شاہ، پیر سیال شریف، پیر سید حسن علی کے جی شریف، سید غلام دستگیر شاہ جی شریف، پیر احمد حسن سواگ شریف، خواجہ فقیر محمد صاحب، پیر بار شریف مرید محمد شفیع اکاڑوی، خدا بخش اظہر مفتی محمد رفیق، مفتی محمد اقبال سعیدی، قاری میاں نقشبندی حامدی اور دیگر مشائخ وعلی نے بھر پور حصہ لیا۔خان مشکور احمد خان سیکرٹری اسلام آباد نے اس سلسلے میں مرکزی کردار ادا کیا۔اس وقت پاکسان میں جنرل ضیاء الحق کی حکومت تھی جنرل صاحب نے بھی رہائی کی یقین دہانی کرائی۔ بیان میں مناظر اسلام کیساتھ پیش آنے والے واقعات میں سے چند ایک قلمبند کرنا اہم سمجھتا ہوں۔جیل میں امام ایک بنگلہ دیشی تھا آپ کو دیکھ کر مصلی چھوڑ دیا کہ حضور امام کے آپ لائق ہیں۔آپ نے جیل میں کافی لوگوں کو قرآن مجدی پڑھایا، جس دیوار کے ساتھ آپ کا بستر تھا اس سے خون بہنا شروع ہو گیا جیل میں ایک مدنی صاحب تھے۔وہ فرماتے تھے کہ حضرت آپ ایسے بے گناہین کہ دیواریں بھی آپ کے غم میں خون کے آنسو رو رہی ہیں۔جیل میں حضرت بارو کریمؐ کی زیادت نصیب ہوئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو استقامت بخشی اور آپ نے میری پگڑی کی لاج رکھ لی۔آخری رات والدگرامی خواجہ اللہ یار چشتی خواب میں تشریف لائے۔فرماتے ہیں۔میں نے پوچھا حضور آپ جیل میں کیسے؟ فرمایا میں آپ سے جدا کب ہوں میں تو پہلی رات سے آپ کے ساتھ ہوں۔آج تو آپ کو بتانے آیا ہوں کہ کل آپ باعزت بری ہونے والے ہیں۔مناظر اسلام جب جیل میں تھے آپ کے والدگرامی اللہ یار چشتی نے جب سید حسن علی شاہ گیلانی سے وہ نشین جی شریف سے دعا کے لئے عرض کی تو فرمایا۔میرا بھائی دستگیر بعد میں آئیگا۔میرا نیر پہلے آئیگا اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک میں اس کامل مومن کا چہرہ نہ دیکھ لوں اور ایسے ہی

ہوا۔علامہ صاحب پہلے آئے۔آپ نے سعودی عرب کی جیل میں 72 دن گزارے آپ خود فرماتے تھے کہ جو طریقت کی منازل رہتی تھیں، وہ قید میں جیل خانہ میں پایہ تکمیل تک پہنچ گئیں۔ 72 دن کی اسیری کے بعد آپ وطن واپس تشریف لائے۔آپکا سامان وغیرہ سعودی حکومت نے ضبط کرلیا تھا۔جب واپس تشریف لائے تو آپ کا والہانہ استقبال کیا گیا۔وہ ایک تاریخی منظر تھا جو نا قابل فراموش ہے جس طرح آپ اسیری کے بعد وطن عزیز آئے لاکھوں عقیدت مندوں نے استقبال کیا اور آج سفر آخرت میں لاکھوں عقیدت مندوں نے آنسوؤں اور سسکیوں کے ساتھ آپ کو اپنے سفر آخرت پر روانہ کیا۔اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں عالی مقام عطا فرمائے۔

یوں تو در حبیب پہ سب چیز تھی مگر
میں نے منبر طوق غلامی اٹھالیا۔

84۔میرے چچا علامہ نیئر صاحب کی چند یادیں

ازقلم:۔ڈاکٹر محمد اصغر پرنسپل پاکستان گرامر ہائی سکول ہوت والا شریف جمن شاہ لیہ

میرے چچا علامہ اللہ بخش نیر صاحب نے صرف پاکستان میں ہی نہیں بیرون ملک میں بھی آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب محمد ﷺ ذکر بلند کیا۔علامہ صاحب میں حب رسول اتنا تھا کہ اپنی جان کی پرو کئے بغیر دشمنان رسول ﷺ کے شہر میں بھی حضور اکرم ﷺ کے میلاد کا ذکر بلند کیا۔علامہ صاحب کی صحبت میں نے کافی عاصہ گزارا دن رات میلاد مصطفیٰ میں گزرے۔دن کو تین تین چار چار اور رات کو بھی دو دو تین تین پروگرام ہوتے تھے۔

حب رسول اتنا تھا کہ اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتے تھے آپ اکثر فرماتے تھے کہ موت تو آنی ہی ہے کیوں نہ ہو کہ محمد ﷺ کے نام پر جان کا نزرانہ پیش کیا جائے۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نواب بھرمی میں آپ کا پروگرام تھا میلاد مصطفیٰ کا جب آپ وہاں نواب بھرمی پہنچے میں بھی آپکے ساتھ تھا تو وہاں کے لوگ کچھ ایسے تھے جو میلاد مصطفیٰ کا پروگرام نہیں ہونے دیتے تھے ان کچھ شریر لوگوں نے آپ کو منع کیا تو آپ واپس چلے جائیں تو آپ نے جواب دیا کہ نواب بھرمی کے لوگو یہ آپ کا شہر کیا ہے میں نے سعودی عرب میں بھی نجدیوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد ﷺ کے میلاد کی گونجیں بلند کیں تو آپ نے فرمایا جب میں سعودی عرب میں میلاد مصطفیٰ ﷺ سدائیں بلند کرنے کے عوض جیل میں قید و بند تھا اسی دوران مجھے وہاں کے چیف جسٹس یعنی قاضی کے سامنے پیش کیا گیا کافی دیر تبادلہ خیالات کے بعد قاضی چیف جسٹس کو کہنا پڑا یا شیخ امت بری فلا الزاہ الیہ، کہ اے شیخ آپ بری ہیں آپ الزامات سے پاک ہیں آپ نے فرمایا نواب بھرمی کے لوگو مجھے ڈراؤ مت میں تو حضور ﷺ کے نام پر اپنی زندگی کو فروخت کر چکا ہوں۔

آپ کی جرآت کو سلام ان لوگوں کے منع کرنے کے باوجود بھی آپ نے وہاں میلاد مصطفیٰ ﷺ ذکر بلند کیا۔ایک واقعہ تونسہ شریف کے نزدیک بستی ہیروکا ہے وہاں علامہ نیر صاحب کا مناظرہ عبدالستار تونسوی کے ساتھ میلاد مصطفیٰ کے عنوان پر تھا آپ اتنے عاشق رسول تھے ایسے موقعوں پر آپ اکثر سب سے پہلے وہاں پہنچتے تھے حسب عادت آپ بستی ہیرو سب سے پہلے تشریف لے گئے باقی کافی علماء کرام بھی تشریف لائے عوام کا اتنا ہجوم تھا کہ تل دھرنے کی جگہ بھی نہ تھی سب لوگ آپ کے آس پاس جمع تھے پولیس کی بھی کافی نفری تھی عدالستار تونسوی بھی وہاں موقع پر آئے جب مناظرہ کا وقت مقرر قرب تھا تو وہاں کا انسپکٹر پولیس آپ کے پاس آیا اور کہا کہ حضرت حالات بہت نازک ہو گئے ہیں فی الحال آپ تشریف لے جائیں تو آپ نے فرمایا کہ ضروری تو نہیں مناظرہ عوام الناس کے سامنے کیا جائے ایک کمرہ میں مجھے اور تونسوی صاحب کو بلالو مناظرہ کے بعد جو حق سچ پر ہوگا وہ بری دوسرے کو اسلام کے اصولوں کے مطابق سزا مقرر کی جائے۔انسپکٹر کے بار بار اسرار پر علامہ صاحب نے فرمایا میں نے تو عشق رسول کا طوق گلے میں ڈال رکھا ہے مر مٹنے کی مجھے عادت ہے اتنے میں انسپکٹر واپس چلا گیا اور تونسوی صاحب کے پاس گیا اور حالات کے بارے میں بتایا ایسے میں تونسوی صاحب چند گھڑی گزارنے کے بعد واپس چلے گئے جب عوام الناس کا سیلاب ختم ہوا تو پھر آپ واپس تشریف لائے آپ نے فرمایا اگر میں واپس پہلے چلا آتا تو عوام کہیں گی کہ علامہ نیر صاحب ڈر گئے ہیں میں نے عشق رسول کی غلامی کا حق ادا کیا ہے۔

واقعات تو ہزاروں ہیں ایک اور واقعہ بھی آپ کی جرآت کا عرض کرتا ہوں ایک مرتبہ علامہ نیر صاحب کا دن کا پروگرام تونسہ شریف میں تھا اور رات کا پروگرام منگڑوٹھہ شرقی میں تھا میلاد مصطفیٰ ﷺ پروگرام عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوا تھا جب علامہ نیر صاحب وہاں تشریف لے گئے تو کچھ دیر بعد چند آدمیوں نے کہ باقی جو عالم بیان فرمائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن علامہ نیر صاحب کا بیان نہیں ہونے دینگے کیونکہ آپ میلاد مصطفیٰ کے ایسے دلائل پیش فرماتے تھے جن سے ان حضرات کو ٹھیس پہنچتی تھی ان لوگوں نے آپ کو جانی نقصان پہنچانے کی دھمکیاں بھی دیں۔علامہ نیر صاحب نے کسی کی پروا کئے بغیر اپنا خطاب فرمایا۔جب خطاب سے فارغ ہوئے تو اس وقت رات کے تقریبا دو بج رہے

تھے علامہ نیر صاحب نے مجھے فرمایا کہ گاڑی لے آؤ چلتے ہیں کیونکہ ان کا پروگرام جھنگ میں تھا جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ کے پیچھے دشمنان نے گاڑی لگا دی اس وقت میں گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا ان لوگوں نے ہماری گاڑی پر پتھراؤ بھی کیا اور فائرنگ بھی کی میں نے علامہ نیر صاحب سے کہا ایسا نازک وقت آپہنچا ہے گاڑی میرے سے آوٹ آف کنٹرول ہوگئی ہے اب کیا حکم ہے کیونکہ پیچھے سے فائرنگ ہو رہی تھی ایسے میں آپ نے فرمایا بیٹا جسے اللہ رکھا اسے کون چکھے ہم اپنے ذاتی مفاد کے لئے تو یہاں نہیں آئے تھے ہم تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ خاطر آئے تھے جس نے یہاں بھیجا ہے وہی حفاظت بھی کرے گا۔آپ یقین کریں ہماری اور ان کی گاڑی کا فرق اتنا تھا کہ ہم اگئے اور وہ ہمارے بالکل دو گز کے فاصلے پر تھے ان کے پتھر جن کا وہ برساؤ کر رہے تھے کبھی ہمار گاڑی کی چھت پر اور کبھی شیشے پر آلگتے تھے ان شریر لوگوں نے ہیڈ تونسہ بیراج تک ہمارا محاصر کیا اتنے میں آپنے فرمایا بیٹا! ہماری حفاظت کرنے والا اللہ اور اس کا رسول کافی ہے ایسے ہزاروں واقعات ہیں جو آپ کے ساتھ پیش آئے۔میں اس وقت بی اے کا سٹوڈنٹ تھا جس وقت میں نے آپ کے ساتھ گزارا میں نے کافی عرصہ آپ کے ساتھ گزارا دن رات تھاوٹ کے باوجود بھی آپ کے معمولات میں فرق نہیں پڑتا تھا میں نے آپ کو ہر قدسنت رسول ﷺ کے مطابق گزارتے ہوئے دیکھا ہے یہاں تک کہ آپ کی آخری عمر زندگی کے آخری لمحات بھی میں نے آپ کے ساتھ گزارا۔آپ نشتر ہسپتال ملتا میں تیرہ دن داخل رہے یہ تیرہ دن بھی میں نے آپ کی خدمت میں گزارے اتنی تکلیف کے باوجود بھی میں نے انکو نماز پنجگانہ،نماز تہجد ادا کرتے ہوئے دیکھا ان تیرہ دن کے بعد آپ بالکل صحت یاب ہوگئے۔صحت یاب ہونے کے بعد آپ گھر تشریف لائے گھر پر عقیدت مندوں،مریدوں،شاگردوں کا ہر وقت ہجوم لگا رہتا تھا آپ دن رات عقیدت مندوں کے ساتھ ایسے گزارتے تھے معلوم ہوتا تھا کہ آپ بیمار ہوئے بھی نہ ہو۔نشتر ہسپتال سے آئے ہوئے تقریباً پندرہ دن گزرے تھے حسب معمول آپ کے پاس لوگوں کا ہجوم تھا دوپہر کا کھانا بھی تناول فرمایا پھر کچھ آرام کے لئے سو گئے میں اس وقت بھی آپ کے پاس تھا میں نے پوچھا حضور کیا بات ہے بیدار ہو جائیں جب میں نے آپ کو اپنے بازوؤں سے اٹھایا تو آپ نے اس وقت فرمایا میرے ایمان کا گواہ رہنا اسی وقت آپ نے کلمہ شہادت کا ذکر فرمایا اور آپ کی روح جست عنصری سے پرواز کر گئی ۔(اناللہ وانا الیہ راجعون)

85۔مناظر اسلام محقق اہلسنت سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شوکت علی سیالوی خانیوال

بارشاد سید العالمین خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام علم روز بروز اُٹھتا چلا جا رہا ہے،مدت مدیدہ تک بالخصوص آنجناب پاکستان کو اپنے علم کے چراغ سے منور و روشن کرنے والی ایک عظیم شخصیت حضرت علامہ ابوالرضا محمد اللہ بخش نیر بھی (محمد علی سیالوی) کے حکم پر لبیک فرماتے ہوئے اپنے کریم رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔آپ جناب نے اپنی تمام زندگی علم دین و مسلک حق اہلسنت و جماعت کی تبلغ و اشاعت میں وقف رکھی ارساتھ ساتھ ترجمہ قرآن مجید تفسیر قرآن مجید اور علاوہ ازیں دیگر بہت سارے موضوعات پر اپنی تحقیقات سے اسلام کو تقویت پہنچائی۔

آپکے آئیے وصال اقدس سے پیدا ہونے والا خلا پُر نہ ہو سکے گا۔اللہ رب العزت کی بارگاہ اقدس میں دعا ہے کہ جہاں اپنے اس پیارے بندے وارث انبیاً علیہ السلام کے درجات بلند فرمائے وہیں آپکی خدمات جلیلہ کا فیضان جاری رکھے اور بالخصوص آپکی باقیاتِ صالحات میں سے خلف اکبر و خلف الرشید فوت علامہ قبلہ پرفیسر محمد احمد رضا صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اپنے سرمایہ فخر والد گرامی کے نقش قدم پر چلاتے ہوئے ہمیشہ سرمایہ ملّت بنائے رکھے۔ آمین یارب العالمین

راقم السطور بادل حزین وفگار

محمد شوکت علی سیالوی

03448539445